

درمندان علی مرتضیٰ

غلام شاہ

شیخان غفران

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الحمد لله رب العالمین

# خوار نکاح و متعہ

## صی سائبہ کرام

مسلمین اور عورتوں کے درمیان نکاح و متعہ کی کئی چیزیں ہیں مگر اس  
رسالہ میں ایسے کئے جو از حد کے کسی ثبوت کی محنت سے  
انکار نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس کو کسی حدیث میں  
چیلنج کر سکتے ہیں۔

ہمارے شعبہ تبلیغ کی

انیسویں پیش کش

شیخ الاسلام علامہ محمد رفیع علی شاہ مروان

از قلم علامہ محمد رفیع علی شاہ مروان



## فہرست مطالب

- ۱۔ مستوحہ کے حلال ہونے کی پہلی دلیل ۱۰
- ۲۔ دلیل قرآن پاک ہے ۲۳
- ۳۔ اسد بخاری علیہ السلام کی گواہی کہ آیت فصا ۱۱
- ۴۔ مستوحہ جو از مستوحہ میں ہے ۲۵
- ۵۔ وکلاء صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ ۱۲
- ۶۔ ابتدا اسلام میں مستوحہ جائز تھا ۱۳
- ۷۔ وکلاء صحابہ کا اپنا اقرار کہ ۱۳
- ۸۔ مستوحہ بھی نکاح ہے ۲۹
- ۹۔ وکلاء صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ آیت ۱۴
- ۱۰۔ مستوحہ منسوخ نہیں ہے ۳۰
- ۱۱۔ آیت مستوحہ میں صحابہ نے الی اجل کی ۱۵
- ۱۲۔ پڑھ کر حکیت مستوحہ کو ثابت کیا ۱۶
- ۱۳۔ عبداللہ بن مسعود کی الی اجل میں ۱۷
- ۱۴۔ کے بارے گواہی ۳۲
- ۱۵۔ ابی بن کعب کی الی اجل میں ۱۸
- ۱۶۔ کے بارے گواہی ۳۳
- ۱۷۔ سنی علماء کا حدیث سے مقابلہ اور ۱۸
- ۱۸۔ آیت مستوحہ کے بارے بھانت ۱۹
- ۱۹۔ بھانت کے اقوال اور ان کے جواب ۱۹
- ۲۰۔ ابن عباس نے آیت مستوحہ میں الی ۱۰
- ۲۱۔ اجل میں پڑھ کر جو از مستوحہ کا اعلان ۱۱
- ۲۲۔ کر لیا ہے ۳۷
- ۲۳۔ ابن عباس کی اجل والی روایت کی ۱۱
- ۲۴۔ حاکم نے تصحیح کر دی ہے ۳۸
- ۲۵۔ بقول ابن عباس و دوسرے صحابہ ۱۲
- ۲۶۔ بھی اجل میں پڑھتے تھے ۳۸
- ۲۷۔ حاکم سنہوں میں چوتھی حدیث کا ۱۳
- ۲۸۔ مجدد ہے ۳۹
- ۲۹۔ حاکم کی تفسیر الصحیح التامیر ہے ۴۰
- ۳۰۔ امام حاکم کا احسن ہے ۴۱
- ۳۱۔ قرأت مشافہہ پر امام اعظم کے نزدیک ۱۶
- ۳۲۔ عمل کرنا جائز ہے ۴۲
- ۳۳۔ آیت مستوحہ کے منسوخ ہونے کا ۱۷
- ۳۴۔ جھوٹا دعویٰ اور اس کے ۱۸
- ۳۵۔ دندان شکن جوابات ۴۴
- ۳۶۔ مستوحہ کے سات مرتبہ حلال اور ۱۸
- ۳۷۔ حرام ہونے کا دعویٰ ۴۶
- ۳۸۔ دعویٰ نسخ کو احباب جھٹلاتے ۴۷



- ۲۸ اور اصحاب بقول اہل سنت کے  
ہدایت کے ستارے ہیں
- ۲۹ رازی کا صحابہ کے لئے نسیاں والا  
طلحہ سفید جھوٹ ہے ۵۸
- ۳۰ متعہ کے بارے میں حضرت علیؑ کا  
اور جابر کا جھٹلانا ۳۹
- ۳۱ رستی علما کا اقرار کہ متعہ شیعہ نہیں  
ہوا بلکہ عمر نے منع کیا ہے۔ ۵۰
- ۳۲ صحابہ کی گواہی کہ متعہ منسوخ  
نہیں ہوا بلکہ عمر نے منع کیا ہے ۵۱
- ۳۳ متعہ کے حلال ہونے کی دوسری  
دلیل کہ حضرت ابو بکر کی بیٹی اسامہ  
نے متعہ کیا ہے اور کتب  
۵۲ سے ۱۳ عدد ثبوت ۵۳
- ۳۴ سند ابو اؤد کی روایت کے تمام  
راوی معتبر ہیں۔ ۵۴
- ۳۵ خدمت اسلام کی خاطر ابو بکر کا گھر  
متعہ کا بہت بڑا مرکز بن گیا ۵۵
- ۳۶ ابن عباس صحابی کی گواہی کہ متعہ  
اسلام کی ہی طرح پہلی انگلیشتی ہے  
ابن زبیر کی ماں نے دشمن کروائی ہے
- ۳۷ سنی عالم کی گواہی کہ پہلی انگلیشتی  
متعہ میں آل زبیر کے گم کروائی ۵۶
- ۳۸ بنت ابی بکر اپنے بیٹے کو نصیحت  
کہ متعہ متعہ میں ابن عباس سے  
چھڑ چھاڑ نہ کرنا ۵۸
- ۳۹ عوسجہ کی دو چادریں اور غلیظہ  
زاوی کو متعہ کا عمل ہونا ۵۹
- ۴۰ حضرت عائشہ متعہ کو حلال بھانپتی  
تھی اپنی بہن کی طرح ۶۰
- ۴۱ شیعہ سنی علما کا متعہ متعہ میں  
اشعار میں مقابلہ ۶۱
- ۴۲ لعنہ کا تماشہ اور غیرت معارف  
زندہ ہاؤز زندہ ہاؤز زندہ ہاؤز ۶۲
- ۴۳ کتب سپاہ صحابہ میں زنا کی فضیلت  
اور زمین عدد کتب سے ثبوت ۶۳
- ۴۴ متعہ کے حلال ہونے کی تیسری دلیل  
عمر کا یہ اعلان ہے کہ ناعدصالت میں  
دو متعہ حلال تھے اور بارہ عدد  
کتب اہل سنت سے ثبوت ۶۴
- ۴۵ بقول رازی عمر کا اقرار کہ متعہ  
راشدہ رسالت میں حلال تھا ۶۸



- ۳۷ اور میں حرام کرتا ہوں ۳۸ تفسیر کبیر امام داؤدی سے انجیل کے لیے مقام تفسیر میں اظہار کفر کے
- ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
- ۳۷ اور میں حرام کرتا ہوں ۳۸ تفسیر کبیر امام داؤدی سے انجیل کے لیے مقام تفسیر میں اظہار کفر کے
- ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰



- ۵۵۔ خاموشی مفتی کی خوف کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ ۱۰۰
- ۵۶۔ سنی علماء کا فیصلہ کہ ہر بات کو ظاہر نہیں کیا جاسکتا۔ ۱۰۱
- ۵۷۔ سنی علماء کا اپنا فیصلہ کہ سکوت صرف بھی کریمؐ کا حجت ہے۔ ۱۰۲
- ۵۸۔ سنی علماء کا دوسرا فیصلہ کہ خاموشی صرف کنواری کی اور نبی کریمؐ کی حجت ہے۔ ۱۰۳
- ۵۹۔ متع کے حلال ہونے کی چوتھی دلیل صحابہ کی گواہی کہ متع سے شہرے ہی سب سے پہلے منع کیا ہے۔ ۱۰۵
- ۶۰۔ متع کے حلال ہونے کی پانچویں دلیل صحابی رسولؐ عبد اللہ بن عباسؓ بھی بنت ابی بکرؓ کا طرح متع کو حلال جانتا تھا۔ ۱۰۷
- ۶۱۔ بارہ عدد سنی کتب کا ثبوت ملاحظہ ہو۔
- ۶۲۔ ابن عباسؓ کے متع کو حلال کہنے کی شعراء نے خوب تعریف کی ہے۔ ۱۰۹
- ۶۳۔ منکرین متع پر پیچہ زب سے کاؤں۔ ۱۱۰
- ۶۴۔ ابن عباسؓ کا اولاد زبیر کو مشورہ دینا کہ متع متعہ ماں سے پوچھو۔ ۱۱۱
- ۶۵۔ ابن عباسؓ کا فیصلہ کہ شہرے متعہ جڑا کر کے لوگوں کو نفاق کا محتاج کر دیا ہے۔ ۱۱۲
- ۶۶۔ ابن عباسؓ کا فیصلہ کہ متعہ رحمت خداوندی ہے اور شہرے اس کو روکا ہے۔ ۱۱۳
- ۶۷۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی گواہی کہ ابن عباسؓ متعہ کو حلال جانتا تھا۔ ۱۱۴
- ۶۸۔ ابن عباسؓ کو حلال جانتے تھے۔ ۱۱۵
- ۶۹۔ ابن عباسؓ کے متعہ کو حلال جاننے کی بابت وطلحہ صحابہ کے لشکرے عذراوران کے جوابات۔ ۱۱۶
- ۷۰۔ ابن عباسؓ نے متعہ کے حلال ہونے کے فتویٰ سے مرتے دم تک رجوع نہیں کیا۔ ۱۱۷
- ۷۱۔ متعہ کے حلال ہونے کی چھٹی دلیل صحابی رسولؐ عمر بن حصینؓ بھی اسلام بنت ابی بکرؓ کا سند متعہ کو حلال جانتا تھا اور اس عدد کتب ثبوت ملاحظہ ہو۔ ۱۱۹
- ۷۲۔ احمد ثعلبی کی توشیح رب تعالیٰ نے امام قشیرؒ کے سامنے فرمائی ہے۔ ۱۲۲



۴۹. مستح کے حلال ہونے کی ساتویں

دلیل۔ صحابی رسولؐ جابرؓ بھی

بیت الی بکر کی مانند مستح کو

حلال جانتے تھے اور ۹ حد و کتب

المستندت سے ثبوت ۱۲۳

۵۰. روایت مسلم پر ابن قیم کی

مفصل بحث جو کہ نہایت ہی

جواز مستح میں مفید ہے۔ ۱۲۶

۵۱. جابر کی جواز مستح والی روایت

کے بارے میں علامہ کے جہانت

جہانت کے عذر اور ان کے

دوران شکن جوابات ۱۳۰

۵۲. صحیح مسلم کی وہ روایات جن سے

حرمت مستح ظاہر ہوتی ہے اور

خود ہی علماء کا ان کے روایت کے

جھوٹے ہونے کا اقرار ۱۳۳

۵۳. قول صحابی کہ ہم نے ایسی کرای کے زمانہ

میں یہ کام کیا ہے۔ سنی علماء کے نزدیک

یہ قول حدیث مرفوعہ کا حکم رکھتا ہے

۵۴. صحابی کے یہ حکم مفسوخ کی زمانہ

شیخین میں بقا کا خبر دیا جائے گا

۵۵. مستح کے حلال ہونے کی آٹھویں

دلیل عبداللہ بن مسعودؓ بھی سنت

الی بکر کی مانند مستح کو حلال جانتے تھے ۱۳۷

۵۶. صحیح مسلم و بخاری سمیت آٹھ عدد

کتب المندت سے ثبوت

۵۷. مستح کے حلال ہونے کی نویں دلیل

صحابی رسولؐ ابو سعید خدریؓ بھی

اسما کی طرح مستح کو حلال جانتا تھا ۱۳۸

۵۸. مستح کے حلال ہونے کی دسویں دلیل

کہ معاویہؓ بھی اسما کی طرح نبیؐ

کے بعد مستح کو حلال جانتا تھا ۱۳۹

۵۹. معاویہؓ اپنی مستح معافہ کو

بیت المال سے وظیفہ بھی دیتا تھا ۱۴۰

۶۰. مستح کے حلال ہونے کی گیارہویں دلیل

حضرت علیؓ بھی مستح کو حلال جانتے

تھے۔ حد و کتب المندت سے ثبوت ۱۴۱

۶۱. حدیث مستح کی بارہویں دلیل ابن

جاس کا صاحب بھی مستح کو حلال

جانتے تھے۔ حد و کتب سے ثبوت ۱۴۲

۶۲. یوزیہ مستح ابن جابرؓ اور

عطا کے فضائل ملاحظہ ۱۴۳



۸۷. مستور کے حلال ہونے کی تیسری دلیل

دلیل امام اہلسنت ابن جریر نے

ستر عورت سے خود مستور فرما کر سورج

عمر کو ثواب پہنچایا ہے ۱۲۸

۸۸. مستور کے حلال ہونے کی ۱۳ ویں دلیل

سعید بن جبیر نے مکہ میں خود

مستور فرمایا تھا ۱۳۹

۸۹. مستور کے حلال ہونے کی ۱۴ ویں دلیل

اہل مکہ مستور کو حلال جانتے تھے

حدود ثبوت - ۱۵۱

۹. سنی علماء کا فیصلہ کہ اگر ایک مفتی

منشی کو حلال کہتا ہے اور دوسرا حرام

تو دونوں حق پر ہیں - ۱۵۲

۱۰. مسئلہ مستور میں فتاویٰ کا اختلاف

است کے لئے رحمت ہے ۱۵۵

۹۲. مستور کی حیثیت کی ۱۹ ویں دلیل

مسلم بن امیہ شمام ارا کہ سے

مستور کیا ۱۵۷

۹۳. مستور کے حلال ہونے کی ۲۰ ویں دلیل

فقہ ہندی میں مستور کو حلال جانتے

تھے ۱۵۸

حیثیت مستور کی ۱۸ ویں دلیل

امام مالک نے بھی حیثیت مستور کا فتویٰ

دیا ہے ۲۵۷ و ثبوت ۱۵۵

مستور کے حیثیت کی ۱۹ ویں

دلیل کہ کئی حدیثی علماء مستور کو حلال جانتے تھے

حیثیت کی ۲۰ ویں دلیل کہ احمد بن حنبل

مستور کو حلال جانتا تھا - ۱۶۱

۲۱ ویں دلیل حیثیت مستور کی کہ ابن

عمر مستور کو حلال جانتا تھا - ۱۶۵

مستور کو حرام کہنے والوں کے دلائل

دلیل اول مستور میں یہت برائیاں

ہیں اور اس کا جواب ۱۶۸

دلیل دوم مستور منکر زنا ہے

اور اس کے دندان شکن جواب ۱۷۱

مولوی محمد علی جہا تہا ز کے مستور اور

زنا میں مماثلت کے چند دعوے

زنا اور مستور میں اوجہ تشکیک

اور اس کا دندان شکن جواب ۱۷۵

دوسری دلیل اور اس کا جواب ۱۷۹



۱۰۳. دعویٰ کا زنا اور مستعد میں تعین  
وقت ضروری ہے اور اس کا ثبوت  
۱۰۴. جواب ملاحظہ ہو ۱۰۷  
۱۰۵. دعویٰ کا زنا اور مستعد میں تنہائی  
ضروری ہے اور اس کا جواب ۱۱۲  
۱۰۶. دعویٰ کا زنا اور مستعد میں عورتوں  
کی تعداد معین نہیں اور اس  
کا جواب ملاحظہ ۱۰۹  
۱۰۷. دعویٰ کا زانیہ اور مستعد دونوں  
بے عجب ہوتی ہیں اور اس کا  
دندان شکن جواب ۱۰۹  
۱۰۸. دعویٰ کا زنا اور مستعد دونوں میں طلاق  
نہیں ہے اور اس کا جواب ۱۱۰  
۱۰۹. زنا اور مستعد دونوں میں وراثت نہیں  
ہے اور اس کا دندان شکن جواب ۱۱۱  
۱۱۰. دعویٰ کا زنا اور مستعد میں خرمچہ  
سرمہ کے ذمہ نہیں ہوتا اور اس کا جواب  
۱۱۱. فیض احمد اسی کے مکرّم مستعد کے  
بارے خرافات اور ان کا جواب  
۱۱۲. حرافہ اول کہ مستعد میں شکل زنا عدت  
نہیں ہے اور اس کا جواب ۱۱۳  
خرافہ نکاح میں ہم سے زیادہ عورتیں  
جمع نہیں ہو سکتیں اور اس کا جواب ۱۱۵  
مستعد اور زانیہ کو میراث نہیں  
ملتی اور اس کا جواب ۱۱۶  
نکاح مستعد میں عورت اپنے شوہر  
کی طرف منسوب نہیں ہوتی اور اس  
کا دندان شکن جواب ۱۱۶  
کوئی شریف یہ نہیں کہتا کہ میں ولد  
مستعد ہوں اور اس کا جواب  
حسن صبر و ریزی کے خرافات اور  
ان کے جوابات ۱۱۸  
خرافہ مستعد کی غرض محض  
تضاء شہوت کا ہے اور ان کے  
دندان شکن جوابات ۱۱۹  
خرافہ ۱۱۹. ۱۲۰. ۱۲۱. اور ان کے جواب ۱۲۰  
حرمیت مستعد کی تیسری دلیل کہ مستعد  
عورت نہ ہی زوجہ اور نہ ہی کنیز ہے ۱۲۲  
جواب مستعد زوجہ ہے اور مستعد  
نکاح اور ثبوت کسی کتب سے ۱۲۳  
سنی محدثین نے بھی مستعد کو  
زوجہ تسلیم کیا ہے ۱۲۴



- ۱۲۰۔ اعتراض قرآن میں زنا کا اطلاق  
اس حرمت پر ہوا ہے جس کا نکاح  
وانہی ہو اور اس کا جواب  
۱۲۱۔ من نكح بغيته کا جواب ۱۹۷  
۱۲۲۔ مولوی محمد علی کی ایک شرکی  
اور اس کا دندان شکن جواب ۱۹۸  
۱۲۳۔ اعتراض ازواج صرف ۴ میں  
مختصر ہیں۔ اس کا دندان شکن  
جواب کہ ازواج نبی ۹ تھیں ۱۹۹  
۱۲۴۔ حرمت متعہ کی چوتھی دلیل کہ  
متعہ کے لئے نوازم زوجیت  
ثابت نہیں ہیں اور اس کا جواب ۲۰۲  
۱۲۵۔ زوجیت عرض مفارق ہے  
اسی طرح میراث زوجہ عرض  
مفارق ہے مفصل بحث ۲۰۴  
۱۲۶۔ اعتراض متعہ پر حرمت  
طلاق ظہار ایلا۔ لعان نہیں ہے  
اور اس کا مفصل جواب ۲۰۷  
۱۲۷۔ اعتقادات ابن بابویہ کی  
عبارت اسباب حمل ۴ میں اس پر ۲۰۷  
اعتراض اور اس کا جواب مفصل ۲۰۹
- حرمت متعہ کی پانچویں دلیل متعہ  
میں احسان نہیں ہے اور اس کا جواب ۲۱۱  
۱۲۸۔ احسان کئی معنوں میں مشترک ہے ۲۱۳  
سنی علماء کا فیصلہ کہ آپ متعہ میں  
احسان کا معنی ہے یا کداسنی ۲۱۵  
حرمت متعہ کی چھٹی دلیل کہ نکاح اور  
ملک نسین کی اجازت کے ساتھ  
قرآن میں متعہ کی اجازت نہیں ملی ۲۱۶  
اگر بالکل حرام ہے متعہ تو مسلم اور  
یہاں کے حلیت متعہ کی حدیث کیوں نہیں ہے؟ ۲۱۷  
۱۲۹۔ حضرت ابن عباس کی گواہی کہ متعہ اشہد  
اسلام میں حلال تھا۔ ۲۱۸  
سنی علماء کا جھوٹ کہ حرمت متعہ  
قرآن میں ہے اور اس کا جواب ۲۲۱  
جو حرمت متعہ قرآن سے دکھائے  
دس ہزار انعام وصول پائے ۲۲۲  
مشہد متعہ میں سنیوں کی توپ کا  
ساتواں گولہ کہ متعہ روز خیر حرام ہوا  
ہے اور اس کا مفصل دندان شکن جواب ۲۲۳  
اس کے ۴ جواب اور حضرت علیؑ کا  
سفر کی بہن حضرات سے متعہ کرنا۔ ۲۲۴



۱۳۸. صاحب تحفہ نے روزِ خمیس حرمت  
مشورہ والی روایت کو اپنی کتب  
سے پیش کیا ہے اور اس کا ذمہ  
مفصل جواب ملاحظہ ہو ۲۳۸
۱۳۹. چٹا جواب کہ سفی علماء کا اپنا  
اقرار کہ روزِ خمیس مشورہ کا حرام  
ہونا غلط ہے۔ ۲۳۹
۱۴۰. سفیوں کی توپ کا آنکھوں  
گولہ کا ماننے ابنِ عیمر کے سوال کے  
بعد مشورہ پھیر لیا ۲۳۲
۱۴۱. اس کے تفصیل سے ۳ عدد  
جوابات ملاحظہ۔
۱۴۲. مخالف کی توپ کا لٹواں گولہ  
کو فروغ کافی میں لکھا ہے کہ مشورہ  
نہ کرو یہ بے حیائی ہے ۲۳۵
۱۴۳. اس کا مفصل جواب اور ان سفی  
بے شرموں کی فہرست جو مشورہ  
کو حلال لکھ گئے ہیں ۲۳۶
۱۴۴. توپ کا دسواں گولہ مشورہ زیادہ  
کرنے سے منع کیا گیا ہے۔
۱۴۵. اس کا مفصل جواب ۲۳۸
۱۴۵. سفیوں کی توپ کا گیارہواں گولہ  
کہ مشورہ عقداً سدید ہے۔ اور  
انہی صفحات پر مشتمل اس کا  
دندان شکن جواب ملاحظہ ہو ۲۴۱
۱۴۶. شیعوں کے خلاف سفیوں کی توپ کا  
ہار پہاں گولہ کہ آیت فتحا  
استمتمت مشورہ کے بارے  
میں زل نہیں ہوئی ہے اور اس کا  
دندان شکن جواب ۲۵۰
۱۴۷. سفیوں کی توپ کا ۱۳واں گولہ  
کہ آیت مذکورہ کو مشورہ پر حمل  
کرنا تعلم قرآن کے خلاف ہے  
اور اس کا مفصل جواب ۲۵۱
۱۴۸. مخالف کی توپ کا ۱۴واں گولہ کہ  
آیت میں الی اجل مسمیٰ قرأتِ شاہ  
ہے اور اس کا مفصل جواب ۲۵۲
۱۴۹. مخالف کی توپ کا ۱۵واں گولہ کہ  
الی اجل کا تعلق استماتع سے ہے  
نہ کہ عقداً ہے۔ اور اس کا جواب ۲۵۵
۱۵۰. مخالف کی توپ کا ۱۶واں گولہ کہ  
حدایات حرمت مشورہ پر لاکھ کر رہی ہیں ۲۵۹



- ۱۵۹۔ اور اس کا جواب  
۱۶۰۔ شیعوں کے خلاف مخالف کی  
توپ کا ۲۲ واں گولہ کہ اگر آیت  
یہ مستحرام دلیا جائے تو ۲۲۔۱۶۰  
تخریف قرآن ہے اور اس کا جواب  
۱۶۱۔ ۱۸ واں گولہ کہ مشیخہ بدعتی  
اور سنی ملکہ میں اور اس کا  
مفصل جواب ۲۶۱  
۱۶۲۔ ۱۹ واں گولہ کہ مشیخہ مستح  
روہ کرتے ہیں ۲۶۳  
اور اس کا مستور جواب  
۱۶۳۔ ۲۰ واں گولہ کہ ذکر متو سے  
استقام ہوتا ہے اور اس کا  
مفصل جواب ۲۶۵  
۱۶۴۔ شیعوں کی توپ کا ۲۱ واں گولہ  
مستحرم یعنی نکاح موقت ایذا اسلام  
میں جائز تھا اور اس کا جواب ۲۶۶  
۱۶۵۔ صحابہ شیعوں وال مستحرم جائز جانتے تھے ۲۶۷  
۱۶۶۔ سو دوری وغیرہ کا فیصلہ کہ  
حرمت مستحقرآنہ سے  
ثابت نہیں ہے ۲۶۸  
۱۵۹۔ مخالف کی توپ کا ۲۲ واں گولہ کہ  
مستحرم میں سو دوری کی ذلت ہے ۲۶۲  
اور اس کا دندان شکن جواب  
شیعوں کی توپ کا ۲۳ واں گولہ  
اور اس کا ٹھوس جواب ۲۶۴  
شیعوں کے خلاف مخالف کی توپ کا  
۲۴ واں گولہ کہ مستحرم غریب لوگوں  
کی ماں بہن کیلئے ہے اور اس کا جواب ۲۶۵  
مخالف کی توپ کا ۲۵ واں گولہ اور  
اس کا دندان شکن جواب ۲۶۶  
شیعوں کی توپ کا ۲۶ واں گولہ کہ  
شیخہ اپنی لڑکیاں مستحرم کے لئے  
سینوں کو پیش کریں اور اس کا  
دندان شکن جواب ۲۶۷  
مخالف کی توپ کا ۲۷ واں گولہ کہ  
مستحرم ولی کا درجہ ملتا ہے  
اور اس کا دندان شکن جواب ۲۶۸  
شیعوں کی توپ کا ۲۸ واں گولہ کہ  
مشیخہ مستحرم کے محل کا اپنے گھر کی  
خواتین سے استباح کریں۔  
اور اس کا دندان شکن جواب ۲۶۹



- ۱۷۱۔ مسنی مولانا خلیفۃ بنات کے محل میں اپنے گھر کی خواتین سے ابتدا کریمہ ۲۸۸
- ۱۷۲۔ مسنیوں کی توپ کا ۳۱ واں گولہ کہ مشورہ کرنا رجعت سے اور اس کا جواب کہ صحابہ کا فیصلہ ہے کہ مشورہ صحت ہے ۲۹۸
- ۱۷۳۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۷۴۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۷۵۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۷۶۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۷۷۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۷۸۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۷۹۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۸۰۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۸۱۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۸۲۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۸۳۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۸۴۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۸۵۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۸۶۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۸۷۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۸۸۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۸۹۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹
- ۱۹۰۔ مسنیوں کا یہ ہے مثلاً مسنی مذہب ۱۷۲ مسنی فقہ میں ہے کہ میاں بیوی کے میں مسنی پاک ہے - ۲۸۹



امام مالک سے عورتوں

سے نواطر کرنا بجا بواز ثابت

ہے

سنی علماء کی گواہی کہ عورتوں

سے نواطر شیعہ مذہب میں مکروہ

ہے۔

عورتوں سے نواطر کرنا شیعہ

علماء کے مذہب میں حرام ہے

مولوی جانناز کے بزرگ

نواطر کر داتے تھے۔

خلفاء بنو مروان کا دادا حکم

میں عامی خود نواطر کر دلاتا

تھا۔

قاضی یحییٰ سنی تھا اور نواطر

کرواتا تھا۔

امام اعظم کا شاگرد عبداللہ بن

مبارک بھی نواطر کرواتا تھا۔

قتل عثمان کا بدلہ نواطر دیا

معاویہ کی خاطر

نواطر کی سعادت

عیدان نواطر کا ایک پیرا پہنچا

رشتہ میں معاویہ

عشت راہم مسجد کا تحفظ

قریت مروان کا بزرگان دین

پر نواطر کروانے کا دھڑی

سنی علماء کا ایک بہانہ کہ

شیعہ مذہب میں نہ پایا بجز جانناز ہے

اور اس کا مفصل جواب

سنی توپ کا ۳۲ واں گولہ اور

اس کا جواب

ناہی ملاں کا بہانہ کہ شیعہ

مذہب میں محارم نکاح حرام ہے

اور اس کا جواب

سنی فقہ میں اذخالی ذکر و در

دین زن حبانہ ہے۔

اہانت کی طرف سے شیعوں

کو تحفظ

کرنے مقوی ذکر و شیعوں

کی طرف سے سنی بھائیوں کو تحفظ

سنی مقوی دہر

وکیل آل محمد پر کاتلا زحلمہ

حالات متضیف ایکے اپنے

نظم سے



## غرض تالیف سالہ ہذا

مذہب شیعوں خیر البریہ وہ کھرا مذہب ہے کہ جس کی پہچان کا  
ڈنکا پورے عالم اسلام میں بک رہا ہے اور اعتقادی مسائل میں  
وکلانے شلشہ کی مجال ہی نہیں ہے کہ وہ شیعوں کے سامنے بات کر  
سکیں اور جب بھی خلافت شلشہ پر شیعوں سے بات کی ہے تو  
پھر دم دبا کر بھاگنے کے علاوہ ان کو کوئی راستہ ہی نظر نہیں  
آیا اور پھر مار جانے کی رسوائی کا داغ مٹانے کی خاطر اعتقادی  
مسائل کی توپ کو چھوڑ کر فقہی مسائل کے میزائل مارتے ہیں  
خلافت کی پٹھری کو مستعد کے ستون کا سہارا

آری انصار فقہی مسائل میں اہلیت دوستوں کا خود اپنا اتنا اختلاف  
ہے کہ اسلام کو انہوں نے قیل و قال کا اچار بنا دیا ہے۔ اور  
ارکان اسلام مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل میں  
ان کا بہت ہی اختلاف ہے نیز نکاح کے مسائل میں ان کے  
چار اماموں کا خوب جھگڑا ہے۔ اور مثلاً مستعد جو کہ نکاح کی ایک قسم  
ہے اس میں بھی ان کے ہستما اختلاف رکھتے ہیں مثلاً حضرت امام مالک  
سفیل کے چار اماموں میں سے ایک ہے اور مستعد کو حلال جانتا ہے اور  
صحابہ کرام اور تابعین میں سے مثلاً جناب عبداللہ بن عباس اور  
جاہرا بن عبد



جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید خدری، عمران بن حصین اور عطاء بن رباح  
اور سعید ابن جبر متہ کو حلال جانتے تھے اور فقہائے مکہ مکرمہ اور بعض علماء  
اہلحدیث اور امام احمد وغیرہ بھی متہ کو حلال جانتے تھے۔ اور  
علماء اہلسنت میں سے ابن جبریح، عاکف، عورت سے خود  
متہ فرمایا ہے اور جناب ابو بکر کی بیٹی اسماءؓ نے بھی خود متہ  
کیا ہے اور زندگی بھر اس کو حلال سمجھا ہے اور ابو بکر کی دو بھری  
بیٹی حضرت عائشہؓ نے بھی متہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا ہے  
اور معاویہؓ بھی متہ کو حلال جانتا تھا۔ اباب انصاف جب اتنے  
لوگ خود اہلسنت میں متہ کو حلال جانتے ہیں تو پھر اگر شیعہ خیر البریہ بھی  
متہ کے حلال ہونے کا نظریہ رکھ لیں تو کیا حرج ہے۔

## متہ کے خلاف وادیلہ کی ایک خاص وجہ

آریا انصاف عرض کر چکا ہوں کہ متہ فقہ کا مسئلہ ہے اور فقہیہ مسائل  
میں اہل اسلام کا آپس میں بہت زیادہ اختلاف ہے نکاح حلالہ  
اور نکاح متہ علماء میں عرصہ دراز سے میدان جنگ بنے ہوئے ہیں اور  
نکاح متہ کے اختلاف کو سنی علماء صرف اس لئے اچھالتے ہیں تاکہ  
شیعہ علماء اس طرف مصروف رہیں اور خلاف ثلاثہ پر تحقیق نہ کر سکیں  
اور جن سنی علماء نے مسئلہ متہ کے بارے میں مذہب شیعہ خیر البریہ پر  
کچھ اچھا لا وہ ہیں تو بے شمار گمراہوں کے طور پر ہم ان میں سے  
بعض کا ذکر کر رہے ہیں تاکہ ہماری کتب پڑھنے والوں کا دل مطمئن ہو جائے



## مسئلہ متوعہ کے بارے شیعہوں پر کیچڑ اچھالنے والے سنی علماء میں سے بعض کا ذکر

۱. حرمت متوعہ از محمد علی بن جامعہ ابراہیم صمدی سیالکوٹی علیہ ما علیہ
  ۲. تحقیق حلال و حرام در جواب متوعہ اور اسلام از مولانا اللہ یار خان علیہ ما علیہ
  ۳. کیا متوعہ حلال ہے از قاری حبیب الرحمن صدیقی علیہ ما علیہ
  ۴. حرمت متوعہ از حسن الدین سہروردی علیہ ما علیہ
  ۵. تحقیق متوعہ از مفتی بشیر احمد سہروردی علیہ ما علیہ
  ۶. متوعہ یا زنا از فیض احمد اوسی علیہ ما علیہ
  ۷. ہم سنی کیوں ہیں از مہر محمد میاں توالی علیہ ما علیہ
  ۸. کیا شیعہ مسلمان ہیں از قاری اظہر ندیم علیہ ما علیہ
  ۹. آفتاب ہدایت - ملاں کرم دین علیہ ما علیہ
  ۱۰. تحفہ اشاعت شریعہ از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ ما علیہ
- مذکورہ علماء نے اپنی اپنی کتاب اور رسالہ میں مذہب شیعہ خیر البریہ کے خلاف بہت سی جھوٹ بولے ہیں اور جتنا کیچڑ وہ شیعہوں کے خلاف اچھا ل سکتے تھے وہ اچھا لا رہے۔ اور حدود انصاف کی جتنی وہ خلاف ورزی فرما سکتے تھے انہوں نے فرمائی ہے۔ چونکہ انہوں نے ہمارے مذہب کو رسوا کرنے کے لئے اپنے رسالوں میں ہمارے خلاف جھوٹا پراپیگنڈہ فرمایا اور دفاع کا حق ہر انسان کو ہوتا ہے۔ پس ہمیں مسئلہ



مستقر میں اپنے مخالف کے اعتراضات اور شکوک و شبہات  
 کے دفاع کی ضرورت محسوس ہوئی اس لئے دفاع کی خاطر  
 قلم اٹھایا ہے اور راہ انصاف کو ملحوظ رکھا اور قدم قدم  
 پر قرآنی آیات اور احادیث رسول اللہ کو اور اقوال صحابہ  
 اور فرامین علماء کو پیش کیا ہے اور اس رسالہ کی تالیف میں  
 ہم نے کتاب نزہۃ اشنا عشریہ در جواب تحفۃ اشنا عشریہ  
 جلد ۹، باب مستقر اور کتاب تشیید المظاہرین جواب باب ۱۴ ہم  
 تحفۃ اشنا عشریہ سے مدد لی ہے۔ یہ دونوں کتابیں تاصبیت  
 کے ثابوت میں آخری مسخ ہے۔ حق تعالیٰ ان کے مؤلفین  
 کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ ہم نے اکیس سو  
 رواداری اور محبت کی فضا کو مکدر نہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی  
 ہے۔ اور رب تعالیٰ سے ہماری یہ عاجزانہ التجا و دعا ہے کہ  
 اس رسالہ کو رب پاک اپنی مخلوق کے لئے وسیع بہانہ بنادے

اور مذہب اہلبیت پر فحاشین کے حلوں کا اور شیعہ مذہب کے  
 خلاف زیریے پر اپگنڈے سے کامیں مقدور مہر دفاع کر رہا ہوں  
 اللہ پاک سے اور خاندان نبوت سے اپنی اس فیصل خدمت  
 کے صلہ اور انعام کی دنیا اور آخرت میں کراہتا ہوں۔ میں نے  
 اپنے اس مشن کو جتنی بھی یرد کہ کر موت اور زندگی کو برابر سمجھ  
 چلایا ہے اور یہ مشن اللہ کی خاص رحمت اور مولا علیؑ کے  
 نظر کرم سے چل رہا ہے۔ اور اللہ کا لاکھ شکر ہے کہ اس نے



## متعہ کیا پھیر ہے ؟

متعہ بھی شریعت پاک میں نکاح ہے اور جس طرح نکاح دائم سے بعض عورتیں مرد کے لئے حلال ہو جاتی ہیں اسی طرح نکاح متعہ سے بھی بعض عورتیں مرد کے لئے حلال ہو جاتی ہیں اور تمام امت محمدیہ کا اس بات میں اتفاق ہے کہ نبی پاکؐ کے زمانہ میں نکاح متعہ حلال ہوا تھا اور بعد میں اس متعہ کی بابت اہل اسلام میں اختلاف ہے۔ اہلسنت علماء میں سے زیادہ تعداد علماء کی یہ فرماتی ہے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں حلال ہوا تھا اور بعد میں اس نکاح متعہ کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اور شیعہ خیر البریہ اور کچھ عدد علماء اہلسنت فرماتے ہیں کہ جس طرح نکاح متعہ زمانہ رسالت میں حلال ہوا تھا اب بھی وہ نکاح متعہ حلال ہے اور شریعت پاکؐ نے اس کو نسخ اور منسوخ نہیں کیا قرآن پاک میں حلیت متعہ کی صراحت ہے اور منسوخیت متعہ کی ثابت نہیں ہے اور جناب عمر کا متعہ کو حرام کرنا یہ تشریع اور بدعت ہے اور خود ان کا اس متعہ کو منسوخ کرنا یہ فعل حرام ہے۔

## متعہ کس طرح کیا جاتا ہے ؟

متعہ مثل نکاح ہے جس طرح نکاح میں ایجاب و قبول کے حصے ہیں اسی طرح متعہ میں ایجاب و قبول کے حصے ہیں۔ جس طرح نکاح متعہ میں حق مہر ہوتا ہے اسی طرح نکاح متعہ میں حق مہر ہوتا ہے اور



نکاح دائم میں نکاح کی مدت معین نہیں کی جاتی اور نکاح متعہ میں مدت معین کرنا ضروری ہے، صیغہ متعہ حق ہے ہر متعہ مدت متعہ کے بارے میں بہت مسائل ہیں پس علماء کرام اور شیعہ فقہ کی کتابوں کی طرف مزید معلومات کے لئے رجوع کیا جائے۔

## متعہ کس قسم کی عورت سے جائز ہے

متعہ مثل نکاح ہے اور حین عورتوں سے نکاح حلال ہے اور حین شرائط کے ساتھ حلال ہے متعہ بھی انہیں عورتوں سے کرنا حلال اور جائز ہے مثال کے طور پر شادی شدہ عورت سے نکاح کرنا سخت گناہ ہے اسی طرح اس کے ساتھ متعہ کرنا بھی گناہ ہے اور اس بابت بہت سے مسائل ہیں تفصیلات کے لئے شیعہ علماء کرام اور شیعوں کی کتب فقہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

## اولاد متعہ کس کی شمار ہوگی

اولاد متعہ اور اولاد نکاح میں کوئی فرق نہیں ہے چونکہ نکاح دائمی اور نکاح متعہ دونوں شرعاً عورت کے حلال ہونے کا سبب بنتے ہیں پس نکاح دائم یا نکاح متعہ سے جو بچے پیدا ہوں گے وہ اس مرد اور عورت کی صحیح اور جائز اولاد ہوگی والدین اس اولاد کے ارث میں حصہ لیں ان والدین کے وارث ہوں گے



ممتوعہ عورت پر کیا نکاح کے تمام احکام جاری ہوتے ہیں

جواب۔ جی ہاں ممتوعہ عورت پر نکاح کے احکام جاری ہوتے ہیں  
 مثال کے طور پر منکوحہ عورت سے دوسرا مرد نکاح نہیں کر سکتا  
 اسی طرح ممتوعہ سے دوسرا مرد ممتوعہ نہیں کر سکتا اور جس طرح منکوحہ  
 کے لئے مرد سے جدائی کے بعد عدت واجب ہے اسی طرح ممتوعہ عورت  
 کے لئے بھی مرد سے جدائی کے بعد عدت واجب ہے نکاح دائم  
 والی عورت اور نکاح ممتوعہ والی عورت کے بعض احکام میں اسی  
 طرح اختلاف ہے جس طرح نکاح دائم والی عورتوں کے احکام میں اختلاف  
 ہے مثال طور نکاح دائم والی عورت بالغہ ہے یا نابالغہ ہے یا غیر مطلقہ  
 ناشدہ ہے یا غیر ناشدہ ہے اپنے شوہر کی قاتلہ ہے یا غیر قاتلہ ہے آزاد  
 ہے یا کسی کی کنیز ہے۔ ان اقسام میں نکاح دائم والی عورت کے  
 احکام میں اختلاف ہے اسی طرح ممتوعہ والی عورت کے احکام  
 میں بھی اختلاف ہے اور یہ سب فقہ کے احکام ہیں اور احکام فقہیہ میں  
 شیعہ سنی علما کا چودہ سو سال سے اختلاف ہے کئی چیزیں ایسی ہیں کہ  
 اہلسنت کے ایک امام کے نزدیک وہ حلال ہیں اور دوسرے کے نزدیک  
 حرام ہیں۔ مثال طور۔ مور اور ہر پرندہ کی فقہ حنفیہ میں حلال ہیں اور  
 ان کی فقہ شافعیہ میں حرام ہیں اور مطلقہ حنفیہ میں حرام ہے اور فقہ  
 شافعیہ میں اور مالکیہ میں حلال ہے۔ کتاب فقہ حنفیہ میں حرام  
 ہے مائتھی میں حلال ہے۔ گیسٹر حنفیہ



حنفیہ میں حرام اور مالکی اور حنبلی میں حلال کتاب فقہ غلط  
 مذاہب الاربعہ میں مسائل نکاح پر دیکھیں اور فقہی مسائل میں  
 سنی علماء کا اختلاف دیکھیں پس جب سنی سنی علی کو اسلام کی خاطر  
 بڑے بڑے اختلاف مضہم ہیں تو مسئلہ متوعہ میں شیعوں سے اختلاف  
 بھی مضہم ہونا چاہیے جبکہ خود اہل سنت کا ایک امام مالک صاحب  
 بھی شیعوں کی طرح متوعہ کو حلال جانتے ہیں۔ اہل سنت نے  
 مسئلہ متوعہ کو عرصہ دراز سے محاذ جنگ بنایا ہوا ہے اور مذہب  
 شیعہ خیر البریہ پر طنز و تشنیع کی گولہ باری فرما رہے ہیں۔ اور  
 مرجع مصلحہ لگا کر مسئلہ متوعہ کا تمسخر اور مذاق اڑاتے ہیں۔ کبھی  
 فرماتے ہیں یہ متوعہ زندگی بازی ہے یہ چکلہ ہے یہ زنا ہے۔ یہ  
 بے غیرتی ہے۔ یہ بے حیائی ہے۔

جاہل ملاں کے منہ میں جو آتا ہے وہ فرماتا ہے ہمارا مقصد  
 اس رسالہ سے یہ ہے کہ اپنے سنی بھائیوں کو دعوت دی جائے  
 کہ بھائی جان بقول آپ کے متوعہ ایک خراب شے ہے جب یہ  
 ایک بے غیرتی تھی تو ہمارا یہ سوال ہے کہ یہ بے غیرتی اللہ پاک  
 نے اجتہاد اسلام میں صحابہ کرام کی ماں بہن کے لئے حلال اور  
 جائز کیوں فرمائی تھی اور ہم ہرگز یہ مطالبہ نہیں کرتے کہ  
 اس وقت خواتین جناب اسماء بنت ابی بکر کی سنت پر  
 عمل کر کے متوعہ کریں بلکہ اس مسئلہ میں جھگڑا صرف اس



بات کا ہے اگر کوئی شخص بوقت ضرورت متفقہ کرے تو اس نے زنا نہیں کیا اور اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔ اور شیعوں پر جو متفقہ باز کا کے بارے کچھ پڑا اچھالا جاتا ہے۔ وہ سب ہمارے سنی بھائیوں کے خرافات ہیں۔

سنی بھائیوں کو دیانت اور انصاف کی اسلئے دعوت تکر

ارباب انصاف مولانا محمد علی جانناز جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ والے اور مولوی محمد عسلی جامعہ رسولیہ لاہور کے چار مسلمان ہیں۔ اور اختلافی مسائل سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور مسائل متفقہ پر دونوں بزرگوں نے اپنے اپنے خوب علمی جوہر دکھائے ہیں۔ اور ان دونوں کو کچھ دیگر سنی علماء کے دیانت اور انصاف کا واسطہ رکیر ہم دعوت تکرار دیتے ہیں۔ کہ شیعہ مسلک میں متعدد مثل نکاح ہے۔ اور مباح ہے اور قرآن پاک اور نسران رسول اللہؐ اور اقوال صحابہ کرام کی روشنی میں ہم نے مسئلہ متفقہ کی اجابت کی وضاحت کی ہے اور اپنے ہر دعویٰ کو سنی کتب کے حوالہ جات سے مضبوط کیا ہے لہذا متفقہ کو زنا کہنا اور اس پر رخنہ لگا کر اور تک مخرج لگا کر شیعوں پر کچھ پڑا چھالنا اور فقہ جعفریہ والوں کو برا بھلا کہنا یہ ہمارے سنی بھائیوں کی بہت بڑی بے انصافی ہے اور اس میں صحابہ کرام اور ان کی خواتین یعنی انکی ماں بہن کی سخت توہین ہے کیونکہ متفقہ اگر زنا ہے۔ تو ابتداء سے اسلام میں یہ زنا صحابہ کرام اور انکی مستورات کیسے خدا اور رسولؐ نے حلال اور مباح کس طرح فرمایا تھا۔



## متنعہ کے حلال ہونے کی پہلی دلیل قرآن پاک سے

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَلَهُنَّ أَجُورُهُنَّ فَسَرِيفَةٌ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ  
فِيمَا قَرَأْتُمْ مِنْهُ بَعْدَ الْفَرِيفَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ہرگز نہاد ایک  
تو جھڑپ ہاں جن عورتوں سے تم نے متنعہ کیا ہو تو انہیں جو مہر مہر معین  
کیا ہے دیداد اور مہر کے مقرر ہونے کے بعد اگر آپس میں (کم و بیش پر) راضی ہو  
بھاؤ تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں ہے شک خدا پر چیرے سے واقف ہے  
اور مصلحتوں کا پہنچانے والا ہے

نوٹ:۔ اور باب التماثل جس طرح صوم اور مسلوۃ حج اور زکوٰۃ کو م شائع  
میں اپنے معنی کی تشریح میں استعمال ہوتے ہیں، اسی طرح لفظ استمتاع بھی  
کھلم خلم میں اپنے معنی شرمی میں استعمال ہوا ہے اور اس کا معنی شرمی ہے  
متنعہ کرنا ہے

اور اس کا مؤید یہ امر بھی ہے کہ جب اصحاب نے اپنی ازدواج سے زیارہ  
و در رہنے کی شکایت کی تو سنن ابن ماجہ اور صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ بنی پاک کے پاکیزہ  
دہن سے یہ الفاظ نکلے، فاستمتعوا من هذا النسا۔ کہ تم ان عورتوں سے متنعہ  
کو۔ اور عرب و علماء اہل سنت و کلام صحابہ کی گواہی بھی موجود ہے کہ مذکورہ  
آیت سے مراد نکاح مشروع ہے

پس اگر کوئی مولا نامف مانے کہ متنعہ کا قرآن میں ثبوت نہیں ہے، تو  
مولانا اپنے ہی مذہب کے دار علماء کو جھٹلا رہا ہے، جسے ان کے  
سامنے مذہب کا جھوٹا ہونا ثابت ہو گا



# علماء اہل سنت کی گواہی کہ ایت مذکورہ مقدمہ کے جواز کے بارے میں نازل ہوئی

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص ۲۲۲ آیت ۲۲۲۔ النساء
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۲۲۲ آیت ۲۲۲۔ النساء
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۹۷ ر ۵۔
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدر ص ۲۱۲۔
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۱۶ ر ۵۔
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۳۰۔
- ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ص ۲۲۲ بر حاشیہ خازن۔
- ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۲۲۲، ایت متعہ
- ۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۵ ر ۲۴۔ النساء
- ۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در مشورہ ص ۱۳۰ ایت متعہ
- ۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۲۲۲ آیت ۲۲۲۔ النساء
- ۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۴ آیت ۲۲۲۔ النساء
- ۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر احکام القرآن ص ۱۴۵ آیت متعہ
- ۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ص ۱۹۷ آیت متعہ
- ۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر حقانی ص ۲۲۲ مؤلف شیخ عبدالحق حقانی
- ۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر احمدی ص ۲۲۲ مؤلف ملا بیچون
- ۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر جامع البیان ص ۱۲۲ معین الدین محمد شافعی



تفسیر ابن کثیر  
کی عبارت

عنہ جہاد قالے نزلت فی المتعة، اذ اہل سنت  
جہاد فرماتے ہیں کثایت نکاح متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے،

فتح القدیر اور قرطبی قالے الجمع ہوا ان المراد بهذه الآية نکاح المتعہ الذی

کی عبارت ملاحظہ فرمائیے کہ انہوں نے صمد الاسلام جہاد اہل سنت  
کی تحقیق سے کہ کثایت نکاح متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے،

خازن کی المراد منہ حکم الایۃ ہو نکاح المتعہ، سینوں کے امام خازن کی  
عبارت تحقیق ہے کہ کثایت متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے،

معالم التنزیل ہے ہو المتعہ وہو ان ینکح امراة الفی مدۃ

کے عبارت ہے اس آیت سے مراد نکاح متعہ ہے جو مدت معین تک ہوتا ہے

در منثور کی علامہ سیوطی نے بسند عالی ثواب حدیث روایات صحابہ اور

عبارت تابعین سے نقل کی ہیں کہ کثایت سے متعہ ہے،

تفسیر حقائق آیت سے متعہ مراد ہے جو ابتداء اسلام میں جائز تھا

کی عبارت اس کو رند ہی باندھی کہنا فضول ہے،

تفسیر کبیرہ راہ اعران بن حصین فافہ قالے نزلت آیۃ المتعہ فی

کی عبارت کتاب اللہ ولہم تنزل آیۃ بعد ما فتنہا وامرہا

رسول اللہ و تعصنا بہا و فوات ولہم یقہتا عنہ ثم قالے رجلہ ہوا

ما شمار میری ان حدیثیں

اور صحابی رسول اللہ عمران بن حصین فرماتا ہے کہ قرآن پاک میں آیت متعہ نازل ہوئی

ہے، اور اس کی ناسخ آیت نازل نہیں ہوئی ہے اور متعہ کرنے کا نبی پاک نے نہیں حکم دیا

ہے، اور ہم نے متعہ کیا ہے اور رسول پاک نے اپنی وفات سے پہلے متعہ کرنے

سے منع بھی نہیں کیا، پھر ایک مرد نے اپنی ذات سے کہنے سے جو اس کی مرضی تھی کہا



اور عمران کی مُراد اس مرد سے حضرت عمرؓ ہے،

و کلا و صحابہ) عمران بن حصین صحابی کی مُراد آیہ مُتَعَدِّی سے متعہ  
کا اعتراض ہے (الحج سے ذکر متعہ النساء)۔

وکیل آل محمد کا (امام رازی نے آیت فَمَا اسْتَفْتَحْتُمْ کی تفسیر میں عمران  
جو اس سے (بن حصین کے قول کو ذکر فرمایا ہے پس مراد عمران  
کی آیت مُتَعَدِّی سے متعہ النساء ہے،

سَلِّمُوا تَتْلُوا سَمَاءَ بَنَاتٍ اُولٰٓئِكَ مُتَعَدِّیْنَ كَاوِاسِطَةٍ بَيْنَ يَدَيْكُمْ

ہم شیعہ غیر البربر یہ کہتے ہیں کہ اقرار العقل و علی انفسہم مقبول، کہ  
جب کوئی عقل مند بغیر کسی مجرری کے کسی مقدمہ میں اپنے مخالف  
کے سامنے اقرار کرتا ہے تو اس کو چکڑا جاتا ہے، اور اگر ہزار مرتبہ  
وہ بعد میں انکار کرے اور اپنے آپکو جو مسدود سے تو اس کی کوئی قیمت  
نہیں ہے ہم کہتے ہیں، ایسی عدول و کلا و صحابہ نے یہ اقرار کیا ہے کہ قرآن  
پاک میں آیت فَمَا اسْتَفْتَحْتُمْ سے مُراد متعہ النساء ہے، اور یہ  
اقرار علماء اہل سنت کا مخالف متعہ کو زایل کرنے کیلئے کان، اور  
بحرستی مولانا فرماتا ہے کہ متعہ تو زنا ہے، متعہ کا ثبوت قرآن پاک  
میں نہیں ہے۔

مذکورہ ۱۹ عدول علماء اہل سنت کا اقرار اس مولانا کو جھوٹا کرنے کیلئے  
بھی دیا ہے اور اگر بعد میں وہ ایسی عدول علماء اس اقرار سے انکار کریں  
اور اپنے آپکو جھٹلاتے ہیں تو پھر ان کذابین کے کسی بھی قول کا کوئی اعتبار  
نہیں ہے۔



## و کلام صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ ابتداء اسلام میں متعدد جائز تھیں

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر بیچ ۱۹۵ آیت متعہ
  - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر بیچ ۲۷۲ النساء آیت متعہ
  - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ج ۵ پارہ ۵
  - ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ج ۱۶ پارہ ۵
  - ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل بیچ ۲۶ النساء
  - ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معارف القرآن ج ۲۶ النساء
  - ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر محاسن التأویل ج ۱ النساء، تاکی
  - ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مراغی بیچ ۵ م احمد مصطفیٰ مراغی
  - ۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ مولانا عبدالحی ج ۱
- تفسیر کبیر م واتفقوا علی ان المتعہ کانت مباحۃ فی ابتداء الاسلام  
کی عبارت اسنی علماء کا اتفاق ہے کہ متعہ ابتداء اسلام میں جائز تھا،  
عبارت لا واندی یجب ان یعتد علیہ فی هذا الباب ان تقریرنا لا  
اتخرف انکون المتعہ کانت مباحۃ م اسم رازی سنہ یہ بھی لکھا  
ہے کہ متعہ کے مباح ہونے سے ہم انکار نہیں کرتے  
ابن کثیر لا شک ان المتعہ کانت مشروعۃ فی ابتداء الاسلام  
کی عبارت اس میں شک نہیں ہے کہ متعہ ابتداء اسلام میں حلال تھا  
تفسیر مراغی اسکاں مرخصی فی ابتداء الاسلام کہ متعہ ابتداء اسلام  
کی عبارت میں جائز تھا،  
اسی کی عبارت اسکاں مشروعۃ فی ابتداء الاسلام



## و کلام محمدیہ کا اپنا آقاؐ ار کہ متعہ بھی نکاح ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ج ۱۲ ص ۵۵۰ النساء آیت ۲۴  
 ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ج ۹ ص ۵۹۰ النساء  
 ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر جامع البیان ج ۱۲ ص ۱۲۲  
 ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مراغنی ص ۱۰۰ پارہ ۵  
 قرطبی کی (وقال الجمهور المراد بنکاح المتعہ الذی کان فی صدر الاسلام  
 عبادتاً) سننوں کا امام فرماتا ہے کہ جمهور اہل سنت کہے نزدیک آیت  
 فاستمتعتم به من أزواجکم من بعد ما أحل الله لکم منہن ما فرغ الله من  
 تعلیہم بیضاوی (نزلت الذیۃ فی المتعہ وھی بنکاح الموقت بوقت الرضا  
 کی عبادت یا متعہ بنکاح موقت ہے۔

## و کلام محمدیہ کو دیانت کا واسطہ دیکر دعوت فکر

علماء اہل سنت سے ۱۹ عدد علماء کی گواہی پیش کی ہے کہ آیت فَمَا  
 اسْتَمْتَعْتُمْ مِنْہُمْ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اور نو عدد علماء کی گواہی ذکر کی  
 ہے کہ متعہ ابتدا اس میں حلال تھا اور ۵ عدد علماء کی گواہی ذکر کی ہے کہ متعہ  
 پہلی نکاح ہے، ہم شیعہ خیر البشر یا اپنے سنی بھائیوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر  
 متعہ زنا اور بے غیرتی ہے تو کیا نبی کریمؐ کے زمانہ میں یہ ہے غیب ہوتا حلال تھی؟  
 کیا آنجنابؐ نے اسی زمانہ کی اپنے صحابہؓ کو اجازت دے رکھی تھی؟ کیا  
 سنی علماء نے زنا کے حلال ہونے کی گواہی دی ہے؟



## و کلا در صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ آیت متعہ منسوخ نہیں ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	فتح القدیر ج ۱ ص ۲۱۴	آیت متعہ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	خازن ج ۲ ص ۲۲۲	الفاء ۱۴
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	معالم القارئین ج ۱ ص ۴۲	بر حافیہ خازن
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	طبری ص ۵	طبری ص ۵
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	کشاف ج ۱ ص ۵۶	آیت متعہ
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	غرائب القرآن ص ۵	ص ۵
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	کبیر ج ۱ ص ۱۹۵	آیت متعہ
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر	منار ج ۱ ص ۵۱	مر رجبہ منار

فتح القدیر | وقد روی عن ابن عباس انه قال وانها باقیۃ امر  
کی عبارت | تنسخ، ابن عباس سے روایت کی گئی ہے کہ وہ آیت  
متعہ یعنی اس کا حکم باقی ہے نسخ اور کنسلی نہیں ہوا،

و حالہ کی | وکان ابن عباس یذهب الی ان الایۃ محکمہ ویرخص فی نکاح  
عبارت | المتعہ۔ ابن عباس کا مذہب یہ ہے کہ آیت متعہ محکم ہے اور متعہ محال ہے،  
تفسیر کبیر کی | نزلت آیت المتعہ فی کتاب اللہ ولم ینزلت بعدھا ایۃ تفسخہا،  
تبدار ہے | آیت متعہ ہی قرآن میں آئی ہے اور اس کی ناسخ آیت نہیں آئی  
نور ہے، | ارباب انصاف ہر شخص کو مرزا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہم  
شیعہ یہ کہتے ہیں کہ آیت نما استنعم بقول و کلا صحابہ متعہ کے بارے میں آئی ہے،  
اور متعہ ابتدا اسلام میں حلال تھا اور متعہ بھی ایک نکاح ہے، اور آیت متعہ



# آیت متحرک صحابہ سے الٰہی اجل مسمیٰ پر مد کر قرآن کے حلال ہونے کی گواہی دیتی ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ج ۱ ص ۱۸۹ النساء آیت ۲۴
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ج ۱ ص ۱۸۹ النساء
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ج ۱ ص ۱۸۹ النساء آیت
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ج ۱ ص ۳۱۴ النساء آیت
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ج ۱ ص ۳۱۴ النساء
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ج ۵ ص ۵۰۰ النساء
- ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص ۲۰۰ النساء
- ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر منہج ج ۲ ص ۲۰۰ النساء
- ۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر احکام القرآن ج ۱ ص ۱۸۹ النساء
- ۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ص ۲۲۳ بر حاشیہ قرآن
- ۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مستدک حاکم ج ۲ ص ۳۰۵
- ۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المصاحف لابن جریر سجستان ص ۹۲
- ۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مراحب الرحمن ص ۵ پارہ ۵
- ۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر حق ج ۱ ص ۲
- ۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب جامع البیان ج ۱ ص ۱۱۱
- ۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر القرآن الشعاعی ج ۱
- ۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج ۱ ص ۱۵۲ کتاب النکاح
- ۱۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ج ۱ ص ۱۲۰



عبداللہ بن مسعود نے آیت متعہ فمما استمتعتم فیہ الی اجل مسمى پر حکم

متعہ کے حلال ہونے کا اور عثمان کے قرآن میں کمی کرنے کا اعلان کیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر منار ج ۵ مؤلف رشید منار ،

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر جامع البیان ج ۲ حاشیہ ۱۵۸

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ج ۱ ص ۵۵

کتاب النکاح وفی قرائن عبد اللہ بن مسعود فمما استمتعتم الی اجل مسمى

ترجمہ عبداللہ بن مسعود نے آیت فمما استمتعتم فی الی اجل مسمى، پڑھا ہے،

نوٹ ، ارباب انصاف ہم عنقریب ہی تحریر کے حساب سے حوالہ جات

پر مشی کریں گے کہ ابن عباس اور ابی بن کعب بھی الی اجل مسمى آیت متعہ میں

پڑھتے تھے اور الی اجل مسمى، کو ملا کر آیت کا ترجمہ یہ بنتا ہے، کہ جن

عورتوں سے تم نے مدت معین تک متعہ کیا ہے، انکو ان کی اجسرت

دسے دو اور یہ صاف نکاح متعہ کی حکایت اور حوازی کا بیان ہے،

پس شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ الفاظ آیت میں شامل نہیں ہوئے

تھے تو ابن مسعود اور ابن عباس اور ابی بن کعب کو بلا تقیہ اور اجبار کیا مصیبت

پڑی تھی کہ انہوں نے الی اجل مسمى والا جھوٹ بولا ہے، اور دیکھا رہا ہے کہ

مجبوری تھی کہ جب ان کے مذہب میں تقیہ نہیں ہے، تو بلا کسی مجبوری کے

صحابہ کے اس جھوٹ کو اپنی کتابوں کی زینت بنا رکھا ہے، اور عثمان کے

قرآن میں کمی کرنے کے جرم کو فاش کر کے مذہب صحابہ کو شیعوں کے سامنے



نماز تراویح کے پہلے امام ابی بن کعب کی گواہی کہ قرآن میں آیت متع

میں الی اجل مستحق تاراج ہو رہا ہے، اور صحابہ ابن کعب کے اس اعلان پر خاموش رہے

تفسیر کبیر الطریق الثالث انہ تقولے هذه الآية مقصورة على  
کی عبارت بیان نکاح المتعة و بیان من رجوع الی اولی ماروی ان  
ابی بن کعب کان یقرأه فما استمتع بهم منهن الی اجل مسمی  
فالو من اجورهن وهذا هو قرار ابن عباس والامة ما انکروا  
علیهما فی هذه القرارة فصار ذلک اجماعاً من الامة علی صحة هذه  
القراءة وتقریرہ ما ذکر تمویہ فی انہ عمر لما منع من المتعة والجماع  
ما انکروا علیہ کان ذلک اجماعاً علی صحیحہ ما ذکر فکذا اھمنا فاذا ثبت  
بالاجماع صحیحہ هذه القراءة ثبت المطلب

ترجمہ طریق ثانی یہ ہے کہ یہ آیت نکاح متع ہی کے لئے آئی ہے اور اس  
کے بیان میں پہلی وجہ یہ ہے کہ ابی بن کعب آیہ متع میں الی اجل مسمی پڑھتا تھا  
اور ابن عباس بھی اسی طرح پڑھتا تھا اور امت نے انکو اس طرح پڑھنے  
سے روکا نہیں ہے

پس الی اجل مسمیٰ پر امت کا اجماع ہو گیا کہ یہ صحیح ہے پس دلیل یوں  
ہے کہ عمر نے متع سے روکا اور اصحاب نے اس پر یکسر نہیں کی تم نے کھما  
کہ یہ قول عمر اجماعی ہے اسی طرح اصحاب نے ابن عباس اور ابی بن کعب کو الی اجل  
مسمیٰ سے روکا نہیں ہے پس اس قرأت کی صحت پر اجماع ہو گیا اور اسی سے متع  
کا حلال اور جائز ہونا ثابت ہو گیا



اہل سنت علماء کا خدا تعالیٰ سے مقابلہ اور آیت جواز متد کے رد کے

بارے بھانت بھانت کے اقوال، اور وکیل آل محمد کے دندان شکن جواب  
 وکلاء صحابہ (۱) آیت متد کے نزول میں دو قول ہیں پہلا یہ آیت متد کے  
 کا اعتراض (۲) بارے نازل ہوئی، اور دوسرا کہ یہ آیت نکاح کے بعد نازل ہوئی  
 وکیل آل محمد (۳) بھائی اگر آیت متد کے بارے نازل ہوئی ہے تو بھی متد مراد  
 کا جواب (۴) ہے اور اگر نکاح کے بارے نازل ہوئی ہے تو حوالہ جات گزر چکے  
 ہیں کہ متد بھی نکاح ہے، اور یوں سمجھیں کہ نکاح کی ایک قسم ہے متد،  
 وکلاء صحابہ (۵) آیت کا متد کے بارے نازل ہونا قول مرجوح اور قول شاذ  
 کا اعتراض (۶) اور نکاح کے بارے نازل ہونا یہ قول ارجح اور مشہور ہے،  
 وکیل آل محمد (۷) رجحان قول مشہور نہیں لیا جاتا، حضرت عمر اور افسح کے بارے  
 کا جواب (۸) بھی ایک قول مشہور ہے مگر اہل سنت اس کو نہیں لیتے،  
 ۲۔ اگر وکلاء صحابہ کا مقصد مرجوح اور شاذ سے یہ ہے کہ متد بحکم خدا بھی  
 بھی حلال نہیں ہوا تو پھر ۱۸ سال زمانہ رسالت میں صحابہ کرام اور ابو بکر کی بیٹی  
 اسماء یہ سب متد کرتے رہے ہیں، کیا یہ معاذ اللہ، سب کرنا ہوتا رہا، یہ  
 جتنا اور بے شرمی کا دور دورہ رہا؟ معاذ اللہ،  
 جواب ۳۔ نفاسیر میں قول مشہور یہ ہے کہ آیت فہا استغتفر، متد کے  
 بلا نازل ہوئی ہے، تو

جواب ۴۔ اقرار عقلاء علی انفسہم مقبول، اہل سنت کا اپنی کتابوں میں  
 یہ لکھنا کہ یہ آیت متد کے بارے نازل ہوئی ہے، انکو التزام دینے کے لئے  
 کافی ہے اور اگر بعد میں دیکھ کر ہو گئے ہیں تو بیچ بیچ کر شکر ہوتا ان کی پرانی عادت ہے



وکلاد صحابہؓ | علماء اہل سنت کا متعہ کے جواز اور عدم کے بارے میں دونوں  
 کا اعتراف ہے | قولوں کو کھنڈارہ انکی دیانت داری ہے ،  
 وکیلائے آل محمدؐ | سنی علماء کا کچھ باتیں اپنی کتابوں میں شیعوں کے موافق  
 کا جواب | لکھنا اور کچھ باتیں شیعوں کے مخالف لکھنا تاکہ دونوں  
 مذہب قیامت تک آپس میں لڑتے رہیں مسلمانوں کو آپس میں لڑانے والے  
 اس سازش کو دیانت داری سمجھنا مارا فی ہے ، البتہ اگر وہ علماء کا ہمارے  
 سامنے متعہ کے جواز کا اقرار کرنا یہ ہم شیعوں کی فتح مبین ہے اور ہمارے  
 مولیٰ علی کی گرامت ہے ،

اعتراض و کلام | اقوال شاذہ اور مرجوحہ شیعہ کتب میں بھی آتے ہیں ، پس  
 صحابہ کا | اگر کتب اہل سنت میں بھی یہ آئے ہیں تو کیا حرج ہے ؟  
 جواب وکیل | قرآن پاک میں متعہ حلال لکھا ہے اس کے خلاف  
 آل محمدؐ کا | کھنڈارہ قول شاذ نہیں ہے بلکہ مخالفت قرآن اور فعل حرام  
 ہے ، اہل سنت علماء نے حرمت شیعہ کا قول اختیار کر کے فعل حرام کیا ہے  
 جواب | شیعوں پر قول سنت کے امام اور بادشاہ سر زمانہ میں ظلم کرتے  
 رہے ہیں ، اور شیعوں کی تعلیمات اور تبلیغات میں رکاوٹ پیدا کرتے رہے  
 ہیں اور شیعوں میں جواز فقیر کا مسئلہ ہے اور ہر زمانہ میں انہوں نے اسی کے  
 ذریعہ اپنی جہان بچا لی ہے ، پس

پس اگر قول شاذ اور مرجوحہ شیعہ کتب میں ابھرانے تو کیا حرج ہے  
 ان کی مجبوری واضح ہے اور اہل سنت میں فقیر حرام ہے ، پس ان کے  
 علماء کو کیا مصیبت تھی کہ انہوں نے اپنے مذہب کے خلاف جھوٹی باتوں  
 سے اپنے مذہب کی کتابوں کو بھر دیا ہے ،



اعتراض | اگر کسی مذہب کی کتاب میں صرف ایک روایت یا کوئی  
و کلام صحابہ | قول آجائے موجب تک اس مذہب والے اس پر عمل  
نہ کریں اور اس کے صحیح ہونے کا اقرار نہ کریں تو اس حلیت کی کوئی قیمت  
نہیں ہے جیسا کہ شیعہ کتب میں کئی روایات ہیں اور وہ ان کے صحیح  
ہونے کا اقرار نہیں کرتے اسی طرح ہم سنیں بھی ہماری کتابوں میں حلیت  
متعد کی جو روایات ہیں ہم ان کو درست نہیں مانتے۔

وکیل آل محمد | بات کسی عام کتاب کی نہیں ہے بلکہ کتاب خدا قرآن پاک  
کا جواب | میں متعدد صلاں سکھا ہے اور ۱۸ سال تک زمانہ رسالت  
میں صحابہ کرام نے اور جناب ابو بکر کی بیٹی اسامہ نے متعدد کیا ہے اگر متعدد زنا  
ہے تو کیا زمانہ رسالت میں ۱۸ سال تک صحابہ کو حضور پاک نے زنا کی  
اجازت دے رکھی تھی۔

۲، شیعہ کتابوں میں جو روایات اور اقوال شاذہ ہیں تو شیعہ لوگ  
ان کو تفسیر پر عمل کر کے ٹھکرا دیتے ہیں، اور اہل سنت کے مذہب میں اگر  
تفسیر نہیں ہے، پس ان کے علماء کو کتنا مصیبت اور مجبور کی تھی کہ انہوں نے  
اپنی کتابوں کو بھانت بھانت سکھ اقرار اور جھوٹ سے بھر دیا ہے،  
و کلام صحابہ | ہم اہل سنت میں متعدد حرام ہے اور یہی قول مشہور ہے  
کا اعتراض | پس ہم قول مشہور کو چھوڑ کر غیر مشہور پر کس طرح عمل کریں،  
وکیل آل محمد | حرمت متعد کو قول مشہور رکھنا غلط ہے کیونکہ یہ مشہور  
کا جواب | لہذا اصل یہ بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دینے ملو کہ  
مسئلہ متعد میں بادشاہ سلامت حضرت عمر نے خدا سے اختلاف کیا ہے،  
اہل سنت نے عمر کا ساتھ دیا ہے اور بھاری شیعوں نے اللہ کا ساتھ دیا ہے،



ابن عباس سے آیت متعین الی اجل مسمى پڑھ کر متعین کے جائز نہ ہونے کا اعلان کر دیا

معالم التنزیل (روای عن ابی نصرہ قال سکت ابن عباس عن المتعین کی عبارت) فقالت اما تقرء فی التورۃ النصار فیما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمى قلت لا قرأہا ہکذا قال ابن عباس ہکذا انزل اللہ ثلاث مرات ابن عباس سے ابی نصرہ نے متعین کے بارے پر پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ سورہ نسا کی آیت تو نہیں پڑھتا تھا استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمى کہ تم مدت معین تک جن عورتوں سے متعہ کرو ان کا اجل ان کو دے دو، ابی نصرہ نے کہا کہ میں اس طرح اس آیت کو نہیں پڑھتا، ابن عباس نے کہا یہ آیت اسی طرح اللہ نے نازل کی ہے،

معالم کی روایات پر ابن تیمیہ نے صحت کی مہر لگا دی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ ص ۱۲۵ البیان السادس من التبیح الثانی من الفصل الثالث من فصول الكتاب من ابن تیمیہ نامی ذکر تفسیر ثعلبی میں لکھتا ہے کہ اگرچہ غالب احادیث مذکورہ در تفسیر ثعلبی صحیح ہیں مگر اس میں کچھ صحیح بھی ہیں اور ابو نعیم الحسین بن محمد بغوی سے جب تفسیر ثعلبی کا خلاصہ کیا ہے تو جو کہ بغوی علم حدیث کا ثعلبی سے بڑا عالم تھا، اس سے بغوی نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں ثعلبی کی ذکر کردہ احادیث میں سے صرف احادیث صحیحہ کو ذکر کیا ہے، نوٹ، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے معالم التنزیل میں درج شدہ روایات پر صحت کی مہر لگا کر متعہ کے حلال ہونے کی تصدیق کر دی ہے کیونکہ اجل مسمى والی روایت ابن عباس کی معالم التنزیل میں درج ہے اور یقیناً ابن تیمیہ صحیح روایت ہے۔ پس متعہ کی حدیث پر صحیح روایت ہے،



## ابن عباس کی الی اہل مسیحی والی روایت کی حاکم نے تصحیح کر دی

در مشورہ (۱) اخرج عبد بن حمید وابن جریر وابن الانباری فی الصحاح  
کی عبارت (۱) والحاکم وصحیح من طریق عن ابی نصرہ قالے قرأت علی  
ابن عباس فما استمتعتم به منہن فاتوهن أبودھنہ فریضۃ قال ابن عباس  
فما استمتعتم به منہن الی اہل مسیحی، فقلت ما تقرہا کذا لک فقالے ابن  
عباس واللہ لا تقرہا اللہ کذا اللہ۔

ابن نصرہ کہتا ہے کہ میں نے ابن عباس کے سامنے آیت متعہ کو پڑھا  
عباس نے کہا اس میں الی اہل مسیحی بھی پڑھو میں نے کہا ہم اس طرح نہیں پڑھتے ابن عباس نے  
تین مرتبہ خدا کی قسم کھا کر کہا کہ الی اہل مسیحی کے ساتھ خدا نے آیت کو نازل کیا ہے،

## ابن عباس کے بقول دوسرے صحابہ بھی آیہ متعہ میں اہل مسیحی پڑھتے تھے

در مشورہ (۱) و اخرج البیہقی والبیہقی بسند عن ابن عباس قالے کانت المتعہ  
کی عبارت (۱) اولھا الاسلام وکلوا یقرؤن هذه الآية فما استمتعتم به منہن الی اہل مسیحی  
اہل سنت کے علماء نقل کرتے ہیں کہ بقول ابن عباس متعہ ابتداء اسلام میں تھا  
اور اصحاب آیت متعہ میں الی اہل مسیحی پڑھتے تھے،  
نوٹ، وکلاء صحابہ جو صحابہ کی عظمت کی ڈگڈی بجاتے ہیں، ہم انکو دعوت  
فکر دیتے کہ آپ کے صحابہ تو متعہ کو حلال جانتے تھے اور تم ابن عباس جیسے  
جلیل القدر صحابی کو متعہ کے مسئلہ میں جھٹلاتے ہو اگر متعہ نہ ناسی ہے تو کیا ابن عباس  
اس زنا کے حلال ہو سننے کی قسمیں کھا کر گواہی دیتا تھا،



روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اہل سنت حاکم نے اپنی مستدرک  
میں صحیح تسلیم فرما کر وکلاء و صحابہ کے جواز متعدد سے بھاگنے کے تمام درجہ کو

ابو عبد اللہ حاکم نے وکلاء و صحابہ کے پوپ پال سے اپنی کتاب مستدرک صحیح  
میں روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اہل سنت حاکم نے اپنی مستدرک  
میں صحیح تسلیم فرما کر وکلاء و صحابہ کے جواز متعدد سے بھاگنے کے تمام درجہ کو  
صاف کہہ دے کہ صحابہ کرام مسئلہ متعدد میں صاف جھوٹے تھے

شاہ ولی اللہ کے عقیدہ میں حاکم نیشاپوری سینوں میں جو تھی صدی کا بھڑکے

اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء ج ۲ فصل ۱  
محدث شاہ ولی اللہ لکھتا ہے کہ ہر صدی کے آخر میں ایک مجدد ہوتا ہے  
پہلی صدی کا مجدد امام اہل سنت عمر ابن عبد العزیز ہے  
دوسری صدی کا مجدد امام اہل سنت محمد بن ادریس شافعی ہے  
تیسری صدی کا مجدد امام اہل سنت ابو الحسن اشعری ہے  
چوتھی صدی کا مجدد امام اہل سنت ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری ہے  
پانچویں صدی کا مجدد امام اہل سنت ابو حامد غزالی طوسی ایرانی ہے  
چھٹی صدی کا مجدد امام اہل سنت امام فخر الدین رازی ہے

نوٹ: ارباب انصاف و کلام صحابہ کا گرد گشتاں حاکم نیشاپوری ابو الحسن اشعری  
ام شافعی کے درجہ کا عالم ہے اور متعدد کو حلال قرار دیتا ہے اور ان کو مجدد کا  
مرتبہ بھی ایسے ملے گا کہ اہل سنت کو متعدد کا صحیح مسئلہ بتایا ہے



## شاہ ولی اللہ کا فیصلہ کہ حاکم نیشاپوری کی تفسیر اصح التفسیر ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن ص ۱۹۸  
 شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ اس فتح الرحمن کی تدوین میں جہاں اصح التفسیر میں ان سے  
 بدل گئی ہے، وہ اصح یہ ہیں کہ تفسیر بخاری کی تفسیر مسلم اور تفسیر ترمذی  
 اور تفسیر حاکم، اس حاکم کی عظمت کے لئے اتنا کافی ہے، کہ اس کی تفسیر  
 امام بخاری کی تفسیر کے برابر ہے۔

ہم شیعہ خیر البریہ یہ لکھتے ہیں کہ صحت متعہ اور اجل مستی کا ذکر ابن  
 عباس کی روایت سے تفسیر حاکم میں آیا ہے اور چونکہ تفسیر حاکم اصح التفسیر ہے  
 پس روایت صحت متعہ بھی اصح الروایات ہے۔

## حاکم کی تصحیح کو ابو بکر کے حق میں شیعوں نے چوم کر آنکھوں پر رکھا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اشاعہ شریعہ ص ۲۹۲ مطاعن ابو بکر طبع  
 میں لکھا ہے کہ جو رکاباں ہاتھ ابو بکر نے روایت کا مٹا ہے اور اس کو طیرانی  
 اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا کہ یہ صحیح و سناد ہے،  
 نوٹ، اگر حاکم کی تصدیق سے ابو بکر کو فائدہ پہنچے تو اس کی تصحیح حجت  
 ہے اور اس کو شیعوں کے خلاف بھی پیش کیا جاسکتا ہے اور اگر حاکم کی  
 تصحیح سے شیعوں کو نفع پہنچے تو پھر بخاری سے حاکم کی تصحیح کا کوئی قیمت  
 نہیں ہے، صحت متعہ کی روایت کو حاکم نے اپنی اصح التفسیر میں لکھ کر پھر  
 یہ بھی لکھا ہے کہ یہ صحیح ہے شرائط مسلم پر، پس ہماری طرف سے وکلاء  
 صحابہ کو دعوت فکر ہے۔



ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری ایرانی پکا عثمانی اور اہل سنت ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیفہ اثنا عشریہ ص ۸۳ کہہ لا رہیں لکھا ہے کہ اہل سنت کس طرح دشمنان اہل بیت کو دوست رکھ سکتے ہیں، جبکہ اہل سنت کی کتابوں میں یہ حدیث لکھی ہے، کہ من سے ماتہ وهو مبغض لکے محمد و خلیۃ انصار و انصار و صلوات، کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ آل محمد سے دشمنی رکھتا ہو تو وہ شخص آگ میں داخل ہو گا اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو، اس روایت کو طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے و کلام صحابہ ہمیں بی بی اسما عائشہ کی بہن کے متعدد واسطہ انصاف اور

ارباب انصاف ابن عباس سے آیت متعد میں اور اہل بیت کی پڑھا ہے چکا مطلب یہ ہے کہ آیت فاستمتعتم نکاح متعد کے بارے نازل ہوئی ہے کیونکہ مدت معین صرف متعد میں ہوں اور اہل بیت سے کا مطلب بھی مدت معین ہے، اور ابن عباس کی روایت کی تصحیح پر شیخ عالم حاکم نے نص فرمائی ہے اور حاکم کی اس تصحیح پر علامہ سیوطی نے اس تصحیح کو نقل کر کے خاموشی فرمائی ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ سنی علماء کے نزدیک متعد حلال ہے اگر حلال نہیں ہے تو سیوطی نے خاموشی کیوں اختیار فرمائی ہے؟ جس طرح سنی بھائی صحابہ کی خاموشی سے کئی چیزوں پر دلیل لاتے ہیں اسی طرح ہم بھی یہ سیوطی کی خاموشی کو جواز متعد پر دلیل بناتے ہیں،

خود وہ و کلام صحابہ یا متعد کو حلال مانیں اور یا جماعت صحابہ کو جھوٹا مانیں،



آیت میں اگر اہل اہل سنت، قرأت شاذہ ہے تو

بھی شیعوں کے امام اعظم کے نزدیک اس پر عمل کرنا جائز ہے

۱۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۲۲۲ نو ۲۷  
 اہل سنت کی معتبر کتاب عمدة القاری شرح بخاری ص ۱۹۱ از تہذیب الطاعی  
 اہل سنت کے معتبر کتاب مسلم الثبوت ص ۴۴ بحسب الشرح بخاری  
 اتقان کی التبیہ الخامس اختلاف فی العمل بالقرآن الشاذہ، و ذکر  
 عبارت (القاضیان ابو الطیب والحین والروایف والرافع  
 العمل بہما نہ یزالہ من فرقہ الاحاد و علیہ ابو حنیفہ ایضاً و اسحق علی  
 وجوب التتابع فی سورہ کفارۃ الیمین بقراءة متابعات  
 ترجمہ قرأت شاذہ پر عمل کرنے میں اختلاف ہے قاضی ابو طیت اور قاضی  
 حسین اور دیگر علماء نے قرأت شاذہ کو خیر واحد کا درجہ دیتے ہوئے اس پر عمل کو  
 جائز قرار دیا ہے اور امام ابو حنیفہ کا بھی یہی مذہب ہے انہوں نے کفارۃ الیمین کے  
 دونوں میں وجوب التتابع کا فتویٰ دیا ہے قرأت متابعات کے باعث  
 عمدة القاری اختلاف اصحاب الاصول فیما نقل احاداً ومنہ قرأت شاذہ  
 کی عبارت (کصحف ابن سعد وغیرہل ہر حجتہ اور لا یشہ ابو  
 حنیفہ و ابو علیہ وجوب التتابع فی سورہ کفارۃ الیمین ما نقل من  
 مصحف ابن سعد من قولہ ایام متابعات،  
 ترجمہ، خیر واحد کی حیثیت میں اختلاف ہے اور اسی کی قسم ہے قرأت  
 شاذہ امام ابو حنیفہ نے قرأت شاذہ کی حیثیت کو ثابت کیا ہے۔



اور ابو حنیفہ سے اسی جہاز پر شہل قرأت شاذہ پر ہمارا بھی ہے وجود تہاج  
کی کفارہ ہیں کہ روزوں میں کیونکہ مصحف ابن مسعود میں آیت پاک کے  
لفظ ایام کے بعد لفظ متتابعات، نقل ہوا ہے۔

## علامہ سیوطی اور عینی کے بعد محب اللہ بہاری کا اعلان کہ قرأت شاذہ حجت

اہل سنت کی سب سے بڑی کتاب مسلم القشیرت ص ۱۹۱ از تشیید المطامین ص ۱۹۱  
مسألة التراتب الشاذہ حجة ظنیة لنا مسموع عن النبی وکلاما کان مسموعاً  
منہ فهو حجة ، امام اہل سنت محب اللہ بہاری فرماتے ہیں قرأت شاذہ  
شاذہ حجت نفعی اور حجت ہے اور دلیل اس کی حجیت کی یہ ہے کہ یہ  
قرأت شاذہ بھی نبی کریم سے شروع ہے اور جو بات نبی کریم سے شروع  
ہو وہ حجت ہے۔

## وکلاد صحابہ تمہیں ماں کے روبرو کا واسطہ انصاف کرو

قرآن پاک سے اور کتب اہل سنت کی تحقیقات ہم نے منع کے بعد  
ہونے کو ثابت کر دیا ہے اور یہ بات بھی روشن ہو گئی کہ مسئلہ منع میں خدا  
تعالیٰ اور اہل سنت میں اختلاف ہے، اللہ پاک فرماتا ہے کہ منع حلال ہے  
اور امام غنیمت صاحب اور ان کی پارٹی فرماتی ہے کہ منع حرام ہے،  
جو شخص منع کو حلال نہیں سمجھے گا اور اللہ پاک کا ساتھ نہیں دے گا  
وہ اس آیت کا مصداق بنے گا، ومن لہد حکم بما انزل اللہ فاولئک ہم  
الکافرون، جو شخص اللہ پاک کی نازل کردہ آیت کے مطابق حکم نہیں کرے  
گا وہ کافر ہے۔



## وکلایہ صحابہ کا متعہ کو زنا ثابت کرنے سے عاجز ہونا اور متعہ کے منسوخ ہونے کا بھوٹا دعویٰ کر کے جان چھڑانا

اہل سنت کی مشہور کتاب تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۱۹۷ الشارح  
والذی یجب ان یعتد علیہ فی هذا الباب ان نقول انا لا ننگو  
ان المتعہ كانت مباحة انما الزی نقولہ انہا صارت منسوخة  
ترجمہ: امام برازی صاحب فرماتے ہیں کہ متعہ کے باب میں چل چپ نہ پر  
اعتماد واجب ہے وہ یہ ہے کہ متعہ کے مباح ہونے سے ہم انکار  
نہیں کرتے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ متعہ منسوخ ہو گیا ہے۔

وکلایہ صحابہ کا دعویٰ منسوخیت ہی متعہ کو حلال ثابت کرتا ہے۔

اہل سنت کا متعہ کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنا ہی متعہ کے حلال سے  
ہونے کو ثابت کرتا ہے کیونکہ منسوخ حکم شریعت ہی ہوتا ہے اور اگر متعہ حلال  
حکم شریعت نہ ہوتا تو اس کے نسخ کا کوئی مطلب نہیں ہے اور امام صاحب کے قول  
سے وہ سنی کرانا بھوٹے ثابت ہو گئے جو متعہ کو آنکھ بند کر کے زنا کہہ دیتے ہیں  
نیز آیت غما استمتعتم کا متعہ سے اختصاص ثابت ہو گیا کیونکہ بقول ان کے جو اس  
آیت کو نکاح دائم کے بارے میں اور بقول امام صاحب کے کہ یہ آیت منسوخ  
ہے ان دونوں کا نتیجہ یہ ہے کہ نکاح دائم منسوخ ہے پھر جب نکاح متعہ  
اور نکاح دائم منسوخ ہیں تو پھر رہ کیا گیا۔



## وکلای صحابہ کی متعدد بارے دعویٰ نسخ والی وادعیا اور اس ڈھول کے پول کی وہ چیر پھاڑ کہ بعد میں جسکی سلامتی نہ ہو سکے

وکلای تثلیث یہ فرماتے ہیں کہ آیت متعدد یہے شک قرآن میں ہے مگر پارہ ۱۸ سورہ مؤمنون کی چھٹی آیت اور یہ آیت سورہ معارج پ ۲۶ میں بھی ہے کہ الا علی ازواجہم او ما ملکت کہ مؤمنین وہ ہیں جو اپنی فروع کی (مقام شرم) کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی ازواج اور کنیزوں کے بارے ان کو ملامت نہیں ہے یہ آیت، آیت متعدد کی تائید ہے۔  
نوٹ: اب ہم اس کا جواب پیش کر کے معاف کو دعوت فکر دیتے ہیں۔

مکی آیت کو مدنی کا نسخ بنانا وکلای صحابہ کی علمی کسبوری ہے۔

پورے عالم اسلام کا اس اسرور اتفاق ہے کہ نسخ بعد میں آتا ہے۔ اور مسئلہ متعین وکلای عمر فاروق کچھ ایسے بدحواس ہوئے ہیں کہ بچا رہے اپنی ہی سلامات سے انکار کرتے ہیں آیت متعدد نما استغفر سورہ ناس کی آیت ہے اور یہ سورہ مدنی ہے اور آیت الا علی ازواجہم سورہ مؤمنون کی اور سورہ معارج کی آیت ہے اور یہ دونوں سورتیں مکی ہیں بس یہ کس طرح ہو گیا ہے کہ نسخ پہلے آگیا اور نسخ بعد میں یہ تو اس طرح ہو گیا کہ بس طرح شارح عریضی فاروقی عثمانی نے لکھا ہے کہ ماورایر شام کو حمل پہلے ہو گیا تھا اور نکاح اس کا بعد میں ہوا ہے۔



و کلاء صحابہ کا یہ دعویٰ کہ متعہ سات مرتبہ حلال اور حرام ہوا ہے  
ان کے دعویٰ النسخ کو جھٹلاتا ہے کیونکہ زیادہ اختلاف جھوٹکی دلیل ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی جلد ۵ ص ۱۸۱ ایضاً متعہ طرق الاحادیث  
فیہا انہا تقتضی التحلیل والتحریر لیس مبیع مبرات علامہ قرطبی عمر صاحب  
کی وکالت فرماتے ہوئے کہیں ہیں احادیث متعہ میں اتنا اختلاف ہے کہ طلاق کا  
اختلاف یہ تقاضا کرتا ہے کہ متعہ سات مرتبہ حلال ہوا ہے اور سات مرتبہ حرام  
ہوا ہے اور عمرہ صاحب کا دوسرا دلیل شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۲۱ تہ  
بحث الاماتہ میں لکھتا کہ کثرة الاختلاف فی شئی دلیل کذبہ کہ کسی شئی کے  
دعویٰ میں زیادہ اختلاف اس دعویٰ کے جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے۔  
ہم شیخہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ مسئلہ متعہ میں و کلاء صحابہ کے بھانت  
بھانت کے اقوال ہیں اور علامہ قرطبی اور علامہ شاہ عبدالعزیز کے  
بیان کو ملا کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ متعہ رسول اللہ  
کے زمانہ میں بی بی عائشہ کی گڑیوں کی طرح ایک کھیل تھا جو معاذا اللہ  
خدا اور رسول کھیل رہے تھے کہ جب صحابہ کرام پر شہوت کا غلبہ ہو گیا  
تو انہوں نے متعہ خدا اور رسول سے حلال کروایا اور جب صحابہ کرام کی  
مستی اتر گئی تو اس کو حرام کر دیا گیا اور اسی طرح یہ بیع حلال - حرام  
حلال - حرام سات مرتبہ کھیلا گیا ہے اور اس متعہ سے زیادہ فیض  
بناب ابو بکر کی بیٹی اسماء نے حاصل کیا ہے۔



و کلام صحابہ کے دعویٰ نسخ کو ایک صحابین اور آٹھ صحابہ

اور یمن تابعین نے جھٹا کرستی مذہب کی پچالی پر پانی پھیر دیا۔

اہل سنت کی معتبر کتاب المکن ص ۱۰۰ لابن حزم۔

اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار جلد ۲ ص ۲۵۱ باب نکاح النکح۔

نیل الاوطار کی عبارت | وقد روی ابنہ الحزم فی المعنی عن جماعة

من الصحابة فقال وقد ثبت علی توالیها بعد رسول الله من الصحابة اسما بنت ابی بکر وجابر بن عبد الله وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عباس و

معاوية وعمر بن الخطاب والوسعيد وسليمان۔

ترجمہ: نبی اکرم کے بعد بھی متہ کو جو حلال سمجھتے رہے ہیں صحابہ کرام میں سے ان کے مبارک نام یہ ہیں: اسما و بیٹی ابوبکر کی اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور مسٹر معاویہ اور عمر بن خطاب اور ابوسعید اور سلمہ امیہ کے بیٹے۔

وقال بها من التابعين طاؤس وعطاء وسعيد بن جبیر وسافر فقهائ

مکہ۔ متذکر تابعین میں حلال جاننے والے یہ ہیں طاؤس اور عطاء اور سعید بن جبیر۔

نوٹ: جو کلام عمر یہ کہتے ہیں متہ منسوخ ہو گیا ہے اور نسخ کے بعد

اب یہ زنا ہے ان کو ہم دعوت نکردیتے ہیں کہ اس زنا کو حضرت عائشہ کی

بہن اور صحابہ کرام اور تابعین عظام حلال سمجھتے تھے شاید یہ لوگ سنی مذہب سے مرتد ہو گئے تھے۔



## رازی کا صحابہ کیلئے نسیان والا عزیز پیش کرنا بھی سفید بھوٹ ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد ۱ ص ۱۹۶ سورۃ نساء۔

قلنا فعل بعضهم سمعہ ثم نیدہ ثم ان عمر لھا ذکر ذالک

فی الجمع العظیم تذکرو و عوفوا صدقہ فسلعوا لہ۔

ترجمہ: شاید کچھ صحابہ نے ناسخ کو سنا تھا پھر بھول گئے تھے پھر عمر نے جب بڑے جمع میں اس ناسخ کا ذکر کیا تو ان کو یاد آگیا اور عمر کے بیچ کو انہوں نے پہچان کر اس کو تسلیم کیا۔

نوٹ: رازی کے اس عزیز پر ہم شیعوں راضی نہیں ہیں اور اب ہم اس عزیز کی پیروی نہ کر کے وکلاء عمر کو دعوت دے دیتے ہیں۔

زندگی بھر صحابہ کرام مسئلہ متہ میں حضرت عمر کو جھٹلاتے رہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۱۹۵ النسا د آیت متہ۔

عن علی بن ابی طالب انه قال لو لائن عمر نہی عن المعثۃ مازنی

الاشقی و رواہ محمد بن عبید بن الطوسی فی تفسیر۔

ترجمہ: امام ابی ہدی حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اگر عمر صاحب متہ سے منع نہ کرتے تو سوائے شقی کے اور کوئی زندہ نہ کرتا۔

نوٹ: دعویٰ نسخ میں وکلاء صحابہ اور وکلاء عمر کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے مولیٰ علیؑ کا مذکورہ فرمان کافی ہے اور عبداللہ بن عباس سے بھی عمر کو جھوٹا کرنے والا یہ قول تفسیر درخشوز ج ۲ ص ۱۱۱ میں مروی ہے۔



## دعویٰ نسخ میں وکلاء صحابہ کو حضرة جابر صحابی جھٹایا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد جلد ۲ ص ۱۵۱ ذکر فتح مکہ۔

فان قيل ما تضمنون بهار واد مسلة في صحيحه عن جابر بن عبد الله  
قال كنا نستمع بالقبضة من التمر والدقيق الايام على عهد رسول الله  
وابي بكر حتى نهنا عنها عصر في شان عمرو بن حريث۔  
ترجمہ: اگر دعویٰ نسخ کرتے والوں سے پوچھا جائے کہ تم اس رپوٹ  
کے بارے کیا کرو گے جو امام مسلم نے اپنی صحیح میں درج کی ہے کہ صحابی  
رسول اللہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے زمانہ میں ابو بکر کے  
زمانے میں مٹھی بھر آٹا اور کھجور پر ہم متعہ کرتے رہے ہیں حتیٰ کہ عمر فاروق  
نے عمر بن حریث کے کہیں میں متعہ سے نسخ کیا۔

نوٹ: اگر نسخ متعہ درست ہے تو جابر صحابی کو یہ جھوٹ بولنے کی کیا  
عبوری تھی کہ ابو بکر کے زمانہ میں ہم متعہ کرتے تھے نسخ نبی کریم کے زمانہ میں  
ہو تاکہ تو کیا متعہ کے بہانہ ابو بکر کے زمانہ میں زنا ہوتا تھا۔

ابن قیم جوزیہ ابن تیمیہ کے شاگرد کی تحقیق کہ متعہ نسخ نہیں ہوا بلکہ عمر نے نسخ کیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد جلد ۲ ص ۱۵۱ ذکر فتح مکہ۔

اناس في هذا الطائفتان۔ طائفة تقول ان عمرو هو الذي حرمها  
ونهي عنها وقد امر رسول الله باقباغ ما سئد الخلفاء الوامشيدون  
ولم توطئ الطائفة تصحيح حديث سيرة بن سعيد في تحريم المتعة  
عام الصحيح فانه من رواية عبد الملك بن الربيع۔



## روایت نسخ متعہ صحیح نہیں ہے اور متعہ عمر نے حرام کیا ہے

زاوالمعارج ۲ ص ۱۵۳ عربی گزر چکی ہے کہ اہل سنت متعہ کے مسئلہ میں دو گروہ ہیں۔ ایک یہ کہتا ہے کہ متعہ سے عمر نے ہی منع کیا تھا اور نبی کریم نے خلفاء راشدین کی پیروی کا حکم دیا ہے فتح مکہ وقت متعہ کو حرام بتانے والی روایت سہرہ بن جبہ کی ان کے نزدیک صحیح روایت نہیں ہے کیونکہ اس کا روای عبد اللہ بن الریح اور اس کی حجیت میں ابن معین نے کلام کیا ہے اور امام بخاری نے اس کی روایت کو بوجہ ضرورت کے اپنی صحیح بخاری میں نہیں لکھا۔ اگر یہ حرمت متعہ والی روایت صحیح ہوتی تو امام بخاری اس کو اپنی صحیح میں ضرور درج فرماتے۔

اگر نسخ متعہ والی روایت صحیح ہوتی تو حضرت عمر اور جابر اس کی مخالفت ذکر کرتے اگر متعہ نبی کریم نے منع کر دیا تھا تو اصحاب ابوبکر کے زمانہ میں کیوں کیا

اہل سنت کی معتبر کتاب زاوالمعارج ۲ ص ۱۵۳ ذکر فتح مکہ۔

ترجمہ: ولو صحیح الخ اگر حدیث سہرہ صحیح تھی تو ابن مسعود سے کس طرح وہ پوشیدہ ہوگی۔ نیز اگر صحیح تھی تو عمر نے کیوں کہا کہ متعہ تو نبی کریم کے زمانہ میں تھا اور میں اس کو منع کرتا ہوں اور متعہ کرنے والے کو سزا دوں گا۔

ولو صحیح لم تفعل علی عهد الصدیق وهو عهد خلافة النبوة حقاً۔

اگر نسخ متعہ والی روایت صحیح تھی تو ابوبکر کے زمانہ میں متعہ کیوں ہوا ہے جب کہ وہ زمانہ خلافت نبوت والا شمار ہوتا ہے۔



## علامہ سیوطی کا اعلان کہ آیت متعہ منسوخ نہیں ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمشور جلد ۲ ص ۲۱۲ الشفاء

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۱۰۶ الشفاء

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قطبی ص ۱۰۰

**درمشور کی عبارت** | اخراج عبدالمزاق وابو داؤد فی تاج محمد وابن جریر

عن المحکم انه سئل عن هذا الایة اُمتسوخة قال لا وقال علی بن ابی طالب ان غصن  
نہیں العتہ ما زنا الا شتی۔

ترجمہ: اہل سنت کے اماموں سے منقول ہے کہ حضرت حکیم بن ابی یاسر  
کہ کیا یہ آیت متعہ منسوخ ہے اس پر حکم نہیں اور حضرت علی نے فرمایا ہے کہ  
اگر عمر متعہ سے منع نہ کرتا تو سوائے شتی کے کوئی زمانہ کرتا۔

نوٹ: علامہ سیوطی قریب صدی میں اہل سنت کا مجدد ہے اور خطبہ  
کتاب میں وعدہ کیا ہے کہ بشرطی اس تفسیر میں روایات کو لکھے گا۔

صحابی رسول عمران بن حصین کا عقیدہ کہ آیت متعہ منسوخ نہیں ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۱۶ پ

وما عسران بن الحصین فانه قال نزلت آية المتعة في كتاب الله  
ولم ينزل بعدها آية تمنعها وأمرنا بها رسول الله وتحتنا  
معها ومات ولم ينهنا عنها ثم قال رجل يرويه ما شاء يريد أن  
عمره نهي عنها۔



ترجمہ: صحابی رسول اللہ عمر بن مسعود نے فرمایا ہے کہ کتاب خدا میں آیت متعہ نازل ہوئی ہے اور اس کے بعد اس کے حکم کو نسخ کرنے والی کوئی آیت نہیں اتری ہیں نبی کریم نے متعہ کی اجازت دی اور ہم نے متعہ ان کے ہمراہ کیا ہے اور رسول خدا نے وفات پائی اور ہم کو متعہ کرنے سے منع نہیں فرمایا پھر اس کے بعد جناب عمر نے اپنی ذاتی رائے سے جو چاہا کہا اور متعہ کو منع کیا۔

### وکلاد صحابہ آپ کو ماں کے دودھ کا واسطہ تم انصاف کرو

ہم نے دیانت داری سے اہل سنت بھائیوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور جس نتیجہ پر پہنچے ہیں اس کو دیانت داری سے اہل اسلام کے سامنے پیش کیا ہے کہ آیت صما استمتعتم بش انسا دنکاح متعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ نکاح ابتداء اسلام میں اجماع امت سے ثابت ہے اور متعہ بھی نکاح ہے اور یہ نکاح متعہ جس طرح اصحاب رسول نے گواہی دی ہے کہ رسول اللہ کے زمانہ میں حلال تھا ہم کہتے ہیں کہ اب بھی یہ اسی طرح حلال ہے کیونکہ شریعت پاک نے اجازت کے بعد اس نکاح متعہ سے منع نہیں فرمایا اور اس بابت کہ متعہ سے اسلام میں منع نہیں ہے اصحاب کی گواہیاں پیش کی ہیں۔ اعتراض متعہ سے منع اور متعہ کا فسخ ہونا اصحاب سے منقول ہے جواب ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اصحاب نے گواہی دی ہے کہ متعہ منع نہیں ہوا اور اگر اپنے ہی فرمان کے خلاف اصحاب نے کوئی بیان دیا ہے تو افسوس ہے کیونکہ کسی کو کچھ بتانا اور کسی کو کچھ بتانا یہ ۲۰۰ لوگوں کا کام ہے اور اصحاب کی شان بڑی



متحدہ کے حلال ہونے کی دوسری دلیل جناب عائشہ کی  
سکنی بہن اور نبی اکرمؐ کی سالی اور حضرت ابو بکرؓ کی حقیقی

بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا کا متحدہ کرنا ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مشاہیر دواؤں جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ الطیالسی سلم
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب متن الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ باب تعدد نسائی
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری جلد ۲ صفحہ ۱۷۷ الشاوشنا و الشارح عثمانی
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب معانی الآثار جلد ۲ صفحہ ۱۶ الطحاوی عثمانی
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۱۵۲ باب المتعد الشوکانی
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہج المجتہد ترتیب مشرانی دافودج صفحہ ۱۲۹
- ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تخیص المجتہد جلد ۲ صفحہ ۱۵۹ لابن حجر ابو بکر
- ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المحلی ص ۱۵۹ حزم ناجی مروانی
- ۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ بعد ربہ مالکی
- ۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الحا فزات جلد ۳ صفحہ ۲۶۲ الحداد۱۴ راغب اصفہانی
- ۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذهب جلد ۲ صفحہ ۱۵۷ ذکر معاویہ بن زید
- ۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح موطا زرقانی جلد ۲ صفحہ ۱۵۲
- ۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح حدیدی جلد ۲ صفحہ ۶۷۵ ذکر اخبار ابن زبیر
- ۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب جامع الاموال ص ۱۵۷



## عائشہ کی بہن اسماء کی متعہ کے بارے اپنے ذاتی تجربات کی رپورٹ

مسند ابوداؤد کی عبارت | حدثنا یونس قال حدثنا ابوداؤد قال حدثنا شعبہ عن مسلم القرشي قال وحدثنا علي اسماء بنت ابی بکر فأناناها عن متعة النساء فقالت فأناناها علي عهد النبي صلى الله عليه وآله وسلم ترجمہ : راوی فرماتا ہے کہ ہم خلیفہ زادی جناب اسماء بنت ابی بکر کی خدمت میں آئے اور اس مختصر سے ہم نے متعہ النساء کے بارے سوال کیا اسکی نیک نیت بی بی نے فرمایا کہ زماۃ رسول اللہ میں ہم نے یہ متعہ خود کیا ہے۔

یہ روایت درجہ کے لحاظ سے صحیح ہے اس کے تمام راوی معتبر ہیں۔

- ۱۔ یونس بن حبیب بن عبدالقادر العیسیٰ ثقفی ہے بڑی شان والا ہے مات ۲۶۷ھ
  - ۲۔ ابوداؤد سلیمان بن داؤد بن المبارود الحافظ البکیر وثقة احمد مات ۲۴۰ھ
  - ۳۔ شعبہ بن حجاج بن وزد الشکلی امیر المؤمنین فی الحدیث ثقة حافظ۔
  - ۴۔ مسلم قرشی بن خرقان العبیدی ابوالاسود البصری تابعی وثقة نسائی۔
  - ۵۔ اسماء بنت ابی بکر زوجہ زبیر بن عوام۔ عائشہ کی بہن، بنی پاک کی سالی مات ۳۷ھ
- نوٹ : اس بی بی کی عظمت کو ہزاروں سلام اس نے امت کی بھلائی کی خاطر اپنے متوعہ ہونے کا اور اپنے خاندان کی دوسری عورتوں کے متعہ کرنے کا اقرار فرمایا ہے فعلت جمع مشکم کا صیغہ ہے۔ اگر متعہ زنا ہے تو کیا سعادۃ اللہ خلیفہ زادی ابوبکر کی بیٹی اسماء عائشہ کی بہن حضور پاک کی سالی نہا کرتی تھی۔



## خدمت اسلام کی خاطر جناب ابوبکر کا گھر متعہ کا بہت بڑا مرکز تھا

تفسیر مظہری کی عبارت | وروی تحلیلها عن جماعة من الصحابة روى النسائي

والطحاوی عن اصماء بنت ابی بکر قالت تعلناها عن عهد رسول الله ﷺ

ترجمہ: صحابہ کرام کی ایک جماعت سے بنی کریم کے بعد بھی متعہ کا حلال ہونا روایت کیا گیا ہے اور امام اہل سنت نسائی اور طحاوی نے اسناد بنت ابی بکر سے روایت کیا ہے کہ اس محترمہ نے یہ اقرار کیا ہے کہ بنی کریم کے زمانہ میں ہم نے متعہ کیا ہے۔

پہلی متعہ ہونے کا فخر ابوبکر کی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا کو ہے۔

ارباب اثناف جو غوی اور نفیست کسی میں ہو اس کا قبول کرنا ہر مسلم کا فریضہ ہے جو لوگ آغاز اسلام میں مسلمان ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو یہ تکلیف بھی شدید تھی کہ ان کی اپنی عورتوں نے ان سے بائیکاٹ کر دیا تھا اور ہمارے مسلمانوں کی اس ضرورت کو جناب ابوبکر کے خاندان کی عورتوں نے بڑی فراخ دلی سے پورا فرمایا ہے کیونکہ جناب ابوبکر کی بیٹی اسماء نے اپنی رپوٹ میں صیغہ تعلناھا کا استعمال کیا ہے اور یہ صیغہ جمع کا ہے جس کا زیادہ پر اطلاق ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ جناب ابوبکر کی بیٹی اسماء کے ہمراہ ان کے خاندان کی اور زیادہ لڑکیاں بھی متعہ کر کے خدمت اہل اسلام کرتی تھیں۔



## صحابی رسول اللہ جناب ابن عباس کی گواہی کہ خدمت اہل

اسلام کی خاطر پہلی انگلیٹھی حضرت ابن زبیر کی ماں نے روشن کروائی ہے۔

الحیاضات کی عبارت [صحیح ۲۱۲] الحدیث عبد اللہ بن زبیر عبد اللہ بن عباس

تخلیفة المتعہ فقال له سئل امك كيف طلعت الحیاض بنتها زین ابی

فألها فقامت ما ولدتک الا فی المتعہ

ترجمہ: عبد اللہ بن زبیر نے ایک مرتبہ ابن عباس کو اس کے متعہ کو حلال  
جاننے کا طعن دیا ابن عباس نے جواب میں فرمایا کہ تم یہ مسئلہ اپنی ماں سے  
پوچھو کہ کس طرح ان میں اور تیرے باپ میں انگلیٹھی روشن ہوئی تھی عبد اللہ نے  
اپنی ماں اسماء بنت ابی بکر سے پوچھا تو اس خاتون نے بتایا کہ میں نے تم کو متعہ سے جنا ہے

عائشہ کے بیٹے لقب صدیقہ اسماء بنت ابی بکر کو دیا جائے

نوٹ: ارباب انصاف جس حقیقت کا حضرت اسماء بنت ابی بکر نے اسلام کی  
بھلائی کی خاطر اقرار کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بی بی بکر صدیقہ و صفا تھی اور  
عائشہ کے بیٹے لقب صدیقہ بھی اسی اسماء کا حق بنتا ہے سہ اور عمار کے سنی  
علماء مسئلہ متعہ کو جس طرح مروج یہاں لگا کر بیان فرماتے ہیں ان کو اپنی خلیفہ زادی  
بنت ابی بکر صدیقہ عائشہ کی سنی بھٹی کی عزت کا خیال بھی کرنا چاہیے۔ اگر متعہ  
بقول سنی علماء کے کج فہمی بازی اور چٹکا ہے تو کیا جناب ابو بکر کا کج فہمی بازی تھا  
معاذ اللہ کیا خلیفہ صاحب کد و خستہ نے چٹکا کھولا ہوا تھا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ



## پہلی انگلیٹھی متعہ میں آل زبیر نے روشن اور گرم کروائی ہے

عقد الفرید کی عبارت | وخطب عبد اللہ بن الزبیر بعد موت الحسن

والحسین فقال ایہا الناس ان فیکم رجلاً قد اعمى قلبہ کما اعمى  
بصرہ قاتل ام المؤمنین وحواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وانتی بتزویج المتعہ وعبد اللہ بن عباس فی المسجد فقام وقال  
لعکرمۃ اقم وجہی نحوہ یا عکرمۃ ثم قال ...

واما المتعہ فانی سمعت علی بن ابن طالب یقول سمعت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص نیہا فانی سمعت بہا -  
واقول مجسر مطع فی المتعہ یجسر آل الزبیر -

ترجمہ: عسین شریفین کی وفات کے بعد سہرا الشریح زبیر نے  
خطبہ دیا۔ اور کہا اسے بندگانِ خدا تم میں ایک ایسا مرد رہتا ہے کہ خدا نے  
جس طرح اس کی آنکھوں کو اندھا کیا ہے اسی طرح اس کے دل کو بھی اندھا کیا ہے  
اور اس لئے متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا ہے اس خطبہ کے وقت عبداللہ  
بن عباس مسجد میں موجود تھا اس نے کھڑے ہو کر عکرمہ سے کہا کہ میرا رخ  
ابن زبیر کی طرف کر دے پھر ابن عباس نے فرمایا کہ متعہ کے حلال ہونے کے  
بارے میں نے حضرت علی سے سنا تھا پس میں نے بھی اس کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا  
ہے اور پہلی انگلیٹھی متعہ کی جو روشن ہوئی ہے وہ آل زبیر میں روشن ہوئی ملو  
یہ ہے کہ پہلا متعہ اسلام میں ابن زبیر عبداللہ کی ماں نے ابو بکر کی بیٹی اور  
عائشہ کی بہن اسماء نے کیا ہے۔



# اسماء بنت ابی بکر کی اپنے بیٹے کو نصیحت کہ مسئلہ متعہ میں ابن عباس سے چھیڑ چھاڑ نہ کرنا

شرح حدید کی عبارت واما المتعة فقل امك اسماء اذا تولت عن بردی  
موسجہ ....

قلعاً عا دابن الزبير ال <sup>اصحاب</sup> ما لها عن بردی موسجہ فقالت الم انهلكت  
عن ابن عباس وعن ثنی هاشم فانهم كعم الجواب اذا بدوا فقال  
بن وعديتك فقالت يا بنی احذ هذا الا عصى الذی ما اطاعتته  
الانس والجن واعلم ان عنده فضائح قریش وغازیها باسرها  
فایاک وایاه آخر الدهور۔

ترجمہ : ابن عباس نے متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا اور ابن زبیر نے  
اس پر نوٹس لیا تو ابن عباس نے کہا تو جاکر مسئلہ متعہ اپنی ماں اسماء سے پوچھ  
کہ جب وہ موسجہ کی چادریں لپٹنے کے لیے متعہ کرنے پر اتر آئی تھی جب عبداللہ  
بن زبیر واپس ماں کے پاس آیا تو موسجہ نامی شخص کی چادروں کا قصہ پوچھا  
اسماء نے فرمایا کہ بیٹا میں نے تم کو کیا منع نہیں کیا تھا کہ بنی ہاشم اور ابن  
عباس سے چھیڑ چھاڑ نہ کر کیونکہ یہ ٹھوس جواب دیتے ہیں جب پوچھتے  
ہیں ابن زبیر نے کہا ہاں اماں مگر مجھے سے اس امر کی مخالفت ہو گئی ہے۔  
اسماء نے کہا اہی بیٹا اس اندھے سے پنج کر رہنا اشارہ ابن عباس کی طرف  
تھا کیونکہ بنی اس اندھے سے بحث کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس کے پاس قریش  
کو شرم سار کرنے والی باتوں کا علم ہے زندگی بھر اس سے پنج کر رہنا۔



## عوسجہ کی دو چادریں اور خلیفہ زادی کو متعہ کا حمل ہونا

عالم اسلام کی کتاب شہاب الفاضلین ص ۲۲۸ از تقریر حیدریہ ص ۲۲۸۔  
 قال ابن زبیر جاثنا عمن اعين الله قلبه ليحل المتعہ وهي الزنا  
 المحض .... قال ابن عباس وانك من المتعہ فامثلك من يودي  
 عوسجہ۔ قال ابن الزبير يا اما اخير مني عن يودي عوسجہ۔ قال قلت  
 اسماء ان ابائك كان مع رسول الله وقد اهدى له رجل يقال له  
 عوسجہ يودي فاعطاها اياه فصنع بها فعلق بك وانك من متعہ  
 ترجمہ: ایک مرتبہ ابن زبیر نے فرمایا کہ ہمارے پاس ایک انصحا آیا ہے  
 کہ خدانے جس کے دل کو بھی انصحا کیا ہے۔ یہ اشارہ تھا عبداللہ بن عباس کی  
 طرف کیونکہ وہ آخر عمر میں تاپینا ہو گئے تھے۔ اور وہ انصحا متعہ کے حلال  
 ہونے کا فتویٰ دیتا ہے اور یہ متعہ تو خالص زنا ہے۔ جناب ابن عباس  
 نے فرمایا کہ تو خود متعہ کی پیداوار ہے تو اپنی ماں سے عوسجہ کی دو چادروں  
 کا قصہ تو پوچھ لے۔ عبداللہ بن زبیر گھر آیا اور ماں سے عوسجہ کی دو چادروں  
 کا قصہ معلوم کیا اس نے کہا تیرا باپ زبیر رسول اللہ کے پاس  
 تھا اور ایک مروجہ جس کا نام تھا عوسجہ اس نے رسول اللہ کو  
 دو چادریں پہری دیں اور نبی پاک نے پھر وہ دونوں چادریں تیرے  
 باپ کو دیں اور اسی نے وہ دو چادریں مجھے حتیٰ بہر میں دے کر  
 میرے ساتھ متعہ فرمایا پس مجھے متعہ سے تیرے باپ نے حل کیا اور  
 تو متعہ سے پیدا ہوا ہے۔



جناب ابوبکر کی دو نامور بیٹیوں نے متعہ کو حلال ثابت کر دیا ہے

جناب اسامہ عمل کر کے اور عائشہ نے فتویٰ دے کر متعہ کو جائز ثابت کیا ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی جلد ۱ ص ۴۲ تکاح متعہ  
الاطلاقہ بسيرة من السلف قلہ روی عن ابن عباس وعائشة

و بعض السلف ایاحتہ۔

ایک جماعت اہل سنت کے بزرگوں کی متعہ کو حلال جانتی ہے اور جناب ابن  
عباس اور حضرت عائشہ اور بعض سلف سے متعہ کی حکایت مروی ہے۔

عائشہ اور اسامہ نے متعہ کے جواز کا فتویٰ دیکر پچاسے شیعوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے

ہمارے مئی بجائی جب مسئلہ متعہ پر اپنے جوش ایمانی کا اظہار فرماتے  
ہیں تو اس طرح گل ریزی گلشن کھام میں فرماتے ہیں کہ متعہ رنڈی بازی ہے  
متعہ بے شرعی اور بے غیرت ہے متعہ بے حیائی ہے متعہ کبھی پتا ہے  
ہم شیعہ خیر البریہ ان فضلاء دیوبند و بریل سے ان کی خدمت میں دونوں  
بات جوڑ کر نہایت ادب سے گزارش کرتے ہیں کہ متعہ کے جواز کا  
فتویٰ حضرت عائشہ نے بھی شیعوں کی طرح دیا ہے کیا وہ تمام صلواتیں  
جو متعہ کے بارے تم شیعوں کو ہدیہ کرتے ہو وہ حضرت عائشہ کی روح  
پر فتوح کو بھی پہنچیں گی یا نہیں نیز عائشہ کی بہن نبی کریم کی سالی اور حضرت  
ابوبکر کی سکن بیٹی نے متعہ خود کیا ہے اگر متعہ کرنا کبھروں کا کام ہے تو پھر  
ابوبکر کے بارے صحیح فیصلہ کرنا تمہارا اپنا کام ہے۔



ایک سنی عالم مسئلہ متعین اپنے علم کو ظاہر فرماتا ہے۔

اہل سنت کی متبع کتاب ذوالفقار صفیری ص ۱۱۱ از بنی بخش رسولگری

ہن دیوث اورو مرد ضروری جہناں غیرت ناہی

جلس آتش دوزخ اندر روز حشر دے تائیں

روح خنزیراں انہا لوکاں فرق نہ ہرگز کا ئی

دونوں نے سبے غیرت پورے باہم سکے بھال

نوٹ امتہ کو حلال کہنے واسے اس ملاں کی نگاہ میں مثل خنزیر ہیں۔

شیدہ عالم تنگ آکر سنی عالم کو متعہ کے بارے جواب دیتا ہے۔

اہل شیخ کی مایہ ناز کتاب ذوالفقار صفیری ص ۱۱۱ از بابا عنایت علی بیگلر

نہ کر تو بکواس زیادہ کر کہ خوف خدا وا

وانگ معاویہ گالیاں جلیوی ہریوں جنگ آمادہ

شیعاں نوں خنزیر بناویں ایں متعہ کے پاروں

قائل کل امام تشاؤسے ڈر سہی سرکاروں

چہرہ جلد تار سنج کا ملدی حاشیے اوتھے آیا

اک سو پینچھ ۱۵ صفحے دے آتے مسعودی لکھوایا

اسمار ہٹی ابو بکر دی دل اسدا لکھپایا

سنت آتے سماجت کر کے سکر زبیر بلایا

نال زبیر متعہ چاکیٹا ابو بکر دی جانی

ہو یا شوق دے داپورا سکھری آگ بھسائی



معاویہ نے ایک مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ ناجائز حالت میں پکڑ کر پھوڑ دیا  
معاویہ کی اس غیرت پر وکلاء و صحابہ کا ہمیشہ سرفخر سے بلند رہے گا

اہل سنت کی معتبر کتاب المستطرف ج ۱ ص ۱۹۰ باب شہاب الدین۔  
اہل سنت کی معتبر کتاب حیوة الحیوان ص ۱۸۲ ذکر فیل م کال الدین و میری۔  
اہل سنت کی معتبر کتاب محاضرات ص ۱۳۲ الحد ۱۲ الراغب اصفہانی۔  
حیوة الحیوان کی عبارت | طرطوش وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زمانہ معاویہ  
میں شہر دمشق میں ہاتھی آیا اور اہل دمشق نے پہلے ہاتھی نہیں دیکھا ہوا  
تھا پس لوگ اس کو دیکھنے کے لیے گھروں سے نکلے اور حضرت معاویہ  
بھی اپنے محل کی چھت پر چڑھ کر ہاتھی کا تماشا دیکھنے لگے۔ اسی دوران  
انہوں نے اپنے محل میں کسی طرح ایک مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ  
ناجائز حالت میں دیکھ لیا۔ فوراً اتر آئے اور اس حجرہ کے در پر آکر  
اس مرد کو پکڑ لیا اور اس سے پوچھا کہ میرے حرم میں آکر میری بیوی  
سے اس طرح اس چیز پر آپ کو کس طرح جرئت ہوئی ہے اس نے کہا  
حاصل علی یا امیر المؤمنین حاصل علی ذالک کہ جناب کے علم اور حوصلہ  
نے مجھے اس کی جرئت دلائی ہے۔ پھر معاویہ نے اس کو معاف کر دیا۔

نوٹ: وکلاء و صحابہ مسئلہ متعہ کے بارے میں بھاری شیعہوں کو بے غیرت  
اور بے شرم ہونے کے تحفے دیتے ہیں مگر ہم شیعہ غیر اہل بیت اپنے ان غیور حضرات کو یہابی  
اسناد بنت الی ہیکو کے متعہ کا واسطہ دیکر عرض کرتے ہیں شیعہ جیسا بھی ہو مگر تمہارے  
شیعہ معاویہ کی غیرت میں متاثر نہیں ہو سکتا۔ ہاتھی کا تماشا ان غیرت معاویہ زندہ باد



## فقہ علماء سپاہ صحابہ میں متعہ کی مذمت اور زنا کی فضیلت اس شرف سے ہمیشہ علماء دیوبند کا سر فخر سے بلند رہیگا

اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات جلد ۱ ص ۲۵۲ الحدیث الخامس راقب اصفہانی  
قال قد امد اولاد الزنا أنجب لادن الرجل یزنی بشهوة ونشاط  
فیخرج الدلد كاملا وما یكون عن حلال نعم تصنع الرجل الى المرأة  
حرمہ امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت قدامہ فرماتے ہیں کہ زنا سے پیدا  
ہونے والے بچے زیادہ اچھے ہوتے ہیں کیونکہ آدمی پوری شہوت اور جوش  
سے زنا کرتا ہے پس بچہ کامل پیدا ہوتا ہے اور جو حلال طریقہ سے اولاد  
ہوتا ہے وہ اس خوں سے محروم ہے۔

## دکلاء صحابہ آنکھیں کھولیں اور انہی کتابوں میں زنا کے فضائل پڑھیں

ارباب انصاف دکلاء صحابہ کو اپنے علم پر بہت ہی غرور ہے اور مسئلہ متعہ  
پر ان کی تحقیقات ان کے اپنے گمان میں مایہ ناز ہیں اور ہم شیعہ خیر البریہ  
ان کی خدمت میں اسما بنت ابی بکر کے متعہ کا اور امیر معاویہ کی غیرت کا  
واسطہ دیکر نہایت لوب سے گزارش کرتے ہیں کہ تم ترقی پذیر قوم ہو آپ کو  
بالکل متعہ نہیں کرنا چاہیئے آپ کو اپنے امام صاحب قدامہ کی تحقیق کو چوم  
کر آنکھوں پر رکھنا چاہیئے کیوں کہ اس تحقیق نے تمہارے دشمن رافضی کو شکست  
دی ہے وہ بچارا متعہ کو لیے پھرتا ہے آپ کے مذہب میں تو زنا کی وہ شان  
ہے جو رافضی اپنے مذہب میں نکاح کی نہیں دیکھ سکتا۔



وکلای صحابہ کی مایہ ناز تحقیق کہ متعہ سے بچے بدھو اور زنا سے  
بچے عقل نہاد سیاست دان پیدا ہوتے ہیں اور اس تحقیق پر عالم اسلام کو فربہ

اہل سنت کی معتبر کتاب نزہت القلوب ص ۱۸۱ استقصاء المقام ۵۱  
قال اولاد الزنا انجب لادن الرجل یزنی بشہوتہ و نسا طم ینخرج  
الولد کاملاً و ما یكون من الحلال فمن تضرع الرجل الی العیوۃ و لهذا کان  
عمود بن العاص شعاویۃ بن ابی سفیان من وعاۃ الناس۔

ترجمہ: امام اہل سنت قطب الدین محمد بن مسعود بن سلیح الشیرازی کہ جس  
نے ۱۰۷۶ء میں ۷۶ سال کی عمر میں شہر تبریز میں وفات پائی ہے اس وکلای صحابہ  
کے امام اعظم نے فرمایا ہے کہ اولاد زنا زیادہ اچھی ہوتی ہے کیونکہ زنا کرنے  
والا پوری شہوت اور جوش سے زنا کرتا ہے پس بچہ کامل پیدا ہوتا ہے جو  
اولاد حلال طریقہ سے حاصل کی جاتی ہے اس کے حاصل کرتے میں یہ جوش  
خسروش نہیں ہوتا اسی لیے حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص  
سیاست دان لوگوں میں سے تھے۔

نوٹ: ارباب انصاف جن وکلای صحابہ نے زنا کے فضائل بیان فرمائے  
ہیں ان کو ہم جناب اسامہ بنت ابی بکر کے متعہ کا اور امیر حاکم کی غیرت کا  
واسطہ سے دعوت انصاف دیتے ہیں کہ متعہ ابتداء اسلام میں بقول علماء  
اہل سنت جائز تھا اور متعہ بھی ایک قسم کا نکاح ہے اور یہ نکاح متعہ بقول  
صحابہ کرام منسوخ بھی نہیں ہوا اور جناب ابی بکر کی دونوں نامور بیٹیاں  
حضرت اسامہ اور حضرت عائشہ نکاح متعہ کو زندگی بھر حلال سمجھتی رہیں۔



و کلاماً صحابہ کا عقیدہ کہ زمانہ سے ہو تو بالابچہ امامت اور خلافت کے درجہ کو پاسکتا ہے۔ اگر یہ احوال غلط ہو تو کسی چوراہے میں مجھے کھڑا کر کے گول مار دی جائے

اہل سنت کی مشہور کتاب التوضیح والتاریخ فی فضائل اہل بیت علیہم السلام  
وقد فتاہد وند انوما اہل بیت علیہم السلام ولد الوشدۃ فی اسر الدین والدنیاء نیکوں  
دلیل علی ابن الحنفیہ علیہ السلام علی عمومہ ولہذا یشتمون ولد انوما جمیع الکفرات  
التي یشتمونها ولد الوشدۃ من قبول عبادتہ وشہادۃ وقضائہ وامامتہ  
وغیر ذلک۔

ترجمہ : امام اہل سنت علامہ سعد الدین نقاش زان فرماتے ہیں کہ ہمارا  
مشاہدہ ہے کہ دین اور دنیا کے معاملات میں اولاد سلالی سے اولاد حرام  
میں زیادہ سلامیت ہے۔ اور اسی لیے جن جن درجات پر اولاد سلالی  
نافع ہو سکتی ہے وہ درجات اولاد حرام کو بھی حاصل ہو سکتے ہیں مثلاً سرائی  
کی عیادت اور گواہی قبول ہے اور حرامی کا تاعین ہوتا اور امام ہونا بھی صحیح ہے  
وغیر ذلک۔ اس جملہ میں خلافت نبوت کی گنجائش بھی ہے۔

نوٹ : جو علماء کرام واجب الاحترام کتب بھر کر زبان نکال کر بھاری سے شیعوں کو  
کہتے ہیں اور انکو یہ طعن دیتے ہیں کہ ان کی کتب میں متعہ کی یہ فضیلت لکھی ہے کہ ایک مرتبہ  
متعہ کرنے سے آدمی حضرت حسنؑ کے درجہ کو پا سکتا ہے اور وہ مرتبہ کرنے سے حضرت  
حسینؑ کے درجہ کو پا سکتا ہے جو بالآخر غرض ہے کہ سنی مذہب کی کتب میں یہ لکھا ہے کہ اگر  
کوئی پھر زمانہ سے پیدا ہو تو امامت اور خلافت کے درجہ کو پاسکتا ہے اور اب بکر بھی نو سنی  
مذہب کے امام ہی تھے۔ پس ولما انزلنا باب امام ہو سکتا ہے تو اب بکر کے درجہ کو پاسکتا ہے



متن کے خلال ہوئی تھی یہی دلیل ہے کہ اس کے مرتبان  
تینہ سال میں حلال تھے: اہل اعلان و کلام کا یہ دوسرے بل عین کا ہے

- ۱: اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۷ الفہار پ ۵
- ۲: اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۹۳ باب المتعہ
- ۳: اہل سنت کی معتبر کتاب احکام القرآن ص ۱۵۲ البیضا
- ۴: اہل سنت کی معتبر کتاب المعاصرات ص ۲۱۲ الحد ۱۲
- ۵: اہل سنت کی معتبر کتاب المبسوط ص شمس الائمہ شری
- ۶: اہل سنت کی معتبر کتاب السنن الکبریٰ ص ۲۰۶ ب المتعہ
- ۷: اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص ۲۹۲ ذکر مطا عن عمر
- ۸: اہل سنت کی معتبر کتاب شرح تجرید ص ۱۰۸ ذکر مطا عن عمر
- ۹: اہل سنت کی معتبر کتاب ابکار الاذکار منقول از تشبیہ المظاہر  
ص ۱۹۸۳

- ۱۰: اہل سنت کی معتبر کتاب تشبیہ القواعد از تشبیہ المطا عن ص ۱۸۸۳
- ۱۱: اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۲۰۵ لابن قیم
- ۱۲: اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر تفسی ص ۱۰۲ الفہار



کنز العمال | ج ۲۹۳ عن ابی قلابہ ان عمر قال متعتان  
 کی عبادت | کانتا علی عہد رسول اللہ انا انہما و ضرب فیہما  
 ترجمہ: ابی قلابہ سے روایت ہے کہ جناب عمر نے کہا تھا کہ نبی کریم کے زمانہ  
 میں دو متعہ تھے اور میں ان سے منع کرتا ہوں اور نہ رکنے والے کو سزا دوں گا۔  
 احکام القرآن | روی ان عمر قال فی خطبتہ متعتان کانتا علی  
 کی عبادت | عہد رسول اللہ انا انہما و اعاقب علیہما  
 ترجمہ: جناب نے عمر کے اپنے خطبہ میں فرمایا تھا کہ زمانہ رسالت میں دو  
 متعہ تھے۔ اور میں ان سے منع کرتا ہوں اور نہ رکنے والے کو سزا دوں گا۔  
 سنن الکبریٰ | ص ۲۲۰ قال عمر - و انہما کانتا متعتان علی عہد  
 کی عبادت | رسول اللہ و انا انہما و اعاقب علیہما۔  
 عمر نے کہا کہ دو متعہ زمانہ رسالت میں تھے اور میں ان کو منع کرتا ہوں

## کیل صفائی کا اپنے تحفہ مسرد قرین عمر کی خاطر جھوٹ بولنا

شاہ عبدالعزیز عمر صاحب کے کیل صفائی اپنے تحفہ مسرد قرین باب طعن  
 عمر طعن ۱۱ میں فرماتے ہیں کہ کلام عمر میں یہ ثابت نہیں ہے کہ زمانہ  
 رسالت میں متعہ حلال تھا بلکہ یہ ثابت ہے کہ متعہ تھا۔  
 جواب | ہمارے مولیٰ علیؑ کی کرامت ہے کہ جس ملاں نے مذہب شیعہ  
 ملاحظہ ہوا اس کے خلاف عروج کی ہے وہ اپنے پیر بھائیوں کے ہاتھوں ذیل  
 ہوا ہے۔ ابن قیم نے زاد المعاد ج ۲ ص ۲۲۰ میں اعتراف کیا ہے کہ متعہ رسول اللہ  
 نے نہیں بلکہ عمر نے منع کیا ہے اور اس جگہ اس سنی عام ابن قیم نے اپنی سنی  
 بلندی کو خوب دیا ہے۔ شیعہ مناظرین کو تاکید کی جائے کہ زاد المعاد کو ضرور دیکھیں



بقول ازی عمر کا اقرار کہ متعہ زمانہ رسالت میں حلال تھا میں منع کرتا ہوں

**تفسیر کبیر** | روی ان عبد قال علی المنہر متعان کانتا مشروعتین  
**کی عبارت** | فی عہد رسول اللہ وانا انہی عنہما متعۃ النساء والحدیج  
روایت ہے کہ منہر پر جناب عمر نے فرمایا تھا کہ زمانہ رسالت میں دو متعے  
حکم شریعت اور حلال تھے اور میں ان کو منع کرتا ہوں۔

پھر زنی اسی عبارت کے بعد نکھڑے کلام میں یہ لایا کہ ان یقال کان مرادہ  
ان المتعۃ کانت مباحۃ فی زمن رسول اللہ وانا انہی عنہما۔  
کہ کلام عمر میں صرف یہ احتمال ہے کہ انہوں نے کہا کہ زمانہ رسالت میں متعہ  
حلال تھا اور میں اس حلال کو منع کرتا ہوں۔

**المراض** | قول عمر کہ میں متعہ کو منع کرتا ہوں یہ روایت  
صحیح نہیں ہے۔

**بہوایا** | قول عمر متعہ میں منع کرتا ہوں روایت صحیح سے  
ثابت ہے۔

**مبسوط کسر خسی** | وقد صح ان عمر قہی الناس عن المتعۃ فقال  
**کی عبارت** | متعان کاننا علی عہد رسول اللہ وانا انہی عنہما

یہ روایت صحیح ہے کہ عمر صاحب نے لوگوں کو متعہ سے منع کیا اور فرمایا  
کہ دو متعہ زمانہ رسالت میں حلال تھے اور میں ان کو منع کرتا ہوں۔

**المخاضرات** | ان الخبر الصحیح قد اتی انہ صعد المنبر وقال  
**کی عبارت** | خبر صحیح آئی ہے کہ جناب عمر نے منبر پر چڑھ کر

اعلان کیا کہ رسول اللہ نے تمہارے لئے متعان حلال کیے تھے اور میں حرام کرتا ہوں۔



عمر کے اس اعلان کے زمانہ رسالت میں تین چتریں حلال تھیں

اور میں انکو حرام کرتا ہوں بہتہ کا حلال ہونا ثابت ہوئے اور مخالف ہوا ہے

**شرح تحریر** منها اثنا عشر من المتعین فانه صعد المنبر وقال ايها الناس  
**کی عبارت** ثلاث كن على عهد رسول الله انا انهم عنهم و

احرم من واعاقب عليهم وهي متعة النساء ومتعة الحج وهي على  
خير العمل واجب... بان ذلك ليس مما يلزم قد غاب فان

مخالفة المجتهد لغيره في المسائل الاجتهادية ليس بقصد ح

ترجمہ: علاؤ الدین علی بن محمد قزوینی فرماتے ہیں کہ مطاعن عمر

میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے منبر پر چڑھ کر اعلان کیا کہ زمانہ رسالت میں

تین چیزیں حلال تھیں اور میں انکو حرام کرتا ہوں اور ان سے منع کرتا ہوں

اور نہ کہنے والے کو سزا دینا اور وہ تین یہ ہیں متعة النساء اور متعة الحج

اور خیر العمل اور انکا جواب یہ ہے کہ یہ چیزیں عمر میں نقص پیدا نہیں کرتی کیونکہ

ایک مجتہد کا دوسرے سے اختلاف مسائل اجتہادیہ میں اس مجتہد میں نقص کا

باعث نہیں ہے۔

**شرح مقاصد** روى عن عمر ثلاث كن على عهد النبي انا انهم عنهم

**کی عبارت** والجواب ان هذه مسائل اجتهادية

ملا تفتازانی بھی لکھتا ہے کہ عمر نے متعة کو حلال مانا اور پھر حرام کیا ہے

**تشیید القواعد** ومنها اثنا عشر من المتعین فانه صعد المنبر وقال

**کی عبارت** ايها الناس ثلاث كن في عهد رسول الله انا انهم عنهم

واحرم من واعاقب عليهم اعلى متعة النساء وهي على خير العمل



قریبی، شمس الدین محمود بن عبد الرحمن بن احمد اصفہانی نے بھی اپنی تشیید میں اعتراف کیا ہے کہ عمر نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ کے عین حلال حرام کے متعلق متعدد اور حمی علی خیر العمل اور جواب میں لکھ کر مجتہد طاہر فرما کر جان چھڑائی ہے اور ابوالحسن آندی نے بھی اپنی کتاب ابکار الافکار میں یہ روایت فرمائی ہے کہ عمر مجتہد تھا اور ایک مجتہد دوسرے سے اختلاف کر سکتا ہے۔

## متعد کی حلیت کو خدا نے عمر کی زبان سے ثابت کر دیا ہے

ارباب الصاف وکلا صحابہ کی کتابوں کی عبارات کو پیش کر کے ہم عالم اسلام کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ جناب عمر نے خود اقرار فرمایا ہے کہ دو متعے زمانہ رسالت میں حلال تھیں اور میں انکو منع کرتا ہوں نیز تین چیزیں زمانہ رسالت میں حلال تھیں۔ اور میں ان کو منع اور حرام کرتا ہوں اور یہ کہنے والے کو سزا دوں گا اور ان دو اور تین میں عمر نے متعدۃ النساء کو شمار کیا ہے۔ اور جناب عمر نے یہ نہیں فرمایا کہ اس متعدۃ النساء سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے بلکہ منع کی نسبت تقدیم مسد الیہ کے ذریعہ اپنی حرمت دی ہے کہ انا انہی عنہما میں منع کرتا ہوں۔

حضرت عمر کے اس مذکورہ بیان سے زمانہ رسالت میں متعدۃ کا حلال ہونا ثابت ہو گیا ہے اور ہمارا مدعی بھی یہی ہے کہ متعدۃ حلال ہے اور جناب عمر کا منع کرتا یہ کام انکا فعل حرام ہے اور گنہ گہیرہ ہے اور بدعت ہے ان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ جس چیز کو خدا اور رسول نے حلال کیا تھا وہ اس کو منع اور حرام کرتے، گویا جناب عمر نے مسئلہ متعدۃ میں خدا اور رسول کی مافرائی کی ہے اور اس آیت کی زد میں آگئے ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون



و کلا صحابہ کے مسئلہ متوع میں عمر کی صفائی میں بھائی کے عذر

اور شیطان علی کی طرف سے مینان سچائی پر تلے ہوئے جوابات

و کلا صحابہ | علامہ تفتازانی وغیرہ نے عمر کی صفائی میں یہ رونا بھی  
کا پہلا عذر | رویا ہے کہ بے شک زمانہ رسالت میں متوع  
حلال تھا مگر حضرت عمر بھی مجتہد تھے۔ اور ان کو اختلاف کا حق تھا۔  
شیطان علی | حضرت عمر کو بتہد کہنا اجتہاد کی تو حدیں ہے کیونکہ کتاب  
کا جواب | اہل سنت تفسیر در مشورہ میں لکھتے ہیں کہ جناب عمر  
نے بڑی مشکل سے بارہ سال میں قرآن کی سورۃ بقرہ کو سیکھا تھا۔ اور  
خوشی میں اونٹ نہر کیا تھا۔ پس ایسا کہ ذہن آدمی مجتہد نہیں ہو سکتا۔  
و متوع آیت قرآن اور رسول اللہ کے فرمان سے ثابت ہے اور عمر کا اجتہاد  
مقابل نص تھا اور یہ اجتہاد یقیناً باطل ہے۔

۳۔ عمر نے متوع میں خدا اور رسول خدا سے اختلاف کیا ہے۔  
اور عمر کے مقابلہ میں رسول اللہ کو مجتہد کہنا بے ادبی ہے۔ بخلاف عمر نے  
متوع کو خود حرام کیا ہے اور اس آیت کی زیر آگیا ہے۔

ومن لم يحكم بهما انزل الله فاولئك هم الفاسقون  
۴۔ تفتازانی وغیرہ کو یہ جرت نہیں ہو سکی کہ وہ قول عمر متعتان رنح  
سے انکار کر سکیں اس سے معلوم ہوا کہ جناب عمر کی یہ جہارت کہ متوع  
حلال تھا اور میں منع کرتا ہوں یا مر یقینی ہے۔ اور حضرت عمر کا یہ فیصلہ  
خدا تعالیٰ اور رسول اللہ کے خلاف کلمی ہوئی بغاوت ہے اور ایسا  
آدمی اس قابل نہیں ہے کہ اس کو صحیح خلیفہ تسلیم کیا جائے۔



اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں صاف لفظوں میں بتائے گا

اقرار کہ متعان زمانہ رسالت میں تھے اور امام احمد کی گواہی

۱: اہل سنت کی معتبر کتاب مستدرک ابن حنبل ص ۳۱۲ حدیث ۳۶۹

۲: اہل سنت کی معتبر کتاب اذاتہ الخلفاء ص ۳۸۲ کتاب الحج من فقہ عمر

مستدرک احمد فی مستدرک عمر بن خطاب علما و لی عمر قطب الناس فقال

فی بحارۃ ان القرآن هو القرآن وان رسول الله هو الرسول وانهما

کلام متعان علی عهد رسول الله اشدھا متعة الجمع والاخری متعة النسا

تس حبیب عمر حکم بتا تو اس نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا کہ قرآن

رہی قرآن ہے اور رسول خدا ہی رسول ہیں اور زمانہ رسالت میں دو متعہ

تھے ایک متعہ الحج اور دوسرا متعہ النسا

نوٹ: ہمارا مقصد اس روایت کے سمجھنے سے یہ ہے کہ زمانہ رسالت

میں متعہ النسا کا حلال ہونا ثابت ہے، اور جو چیز زمانہ رسالت

میں حلال ہے: وہ تاقیامت حلال ہے، اور جناب عمر کا متعہ کو منع

کرنا یہ قرآن پاک اور رسول پاک کے خلاف بغاوت ہے، اور حق تعالیٰ

کا نازل کردہ حکم کی صاف صاف مخالفت ہے اور اس طرح

کی مخالفت سے آدمی ان آیات کی زد میں آجاتا ہے۔

۱: ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون المائدة ۴۴

۲: ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون المائدة ۴۵

۳: ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون



## و کلا صحابہ کا عمر کی صفائی میں یہ عذر بھی ہے کہ مراد یہی ہے

علامہ تفتازانی اور کابلی نے انا الفی کی یہ تائید کی ہے کہ مراد عمر کی یہ نفی کہ میں اظہار کرتا ہوں اس میں اس کا جو نبی کریم نے متعہ سے فرمائی ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے کہ کلام عمر سے یہ مطلب ملتا زبان عربوں نے ہمیں سمجھا تھا اور ثبوت پیش کر کے اہل اسلام کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں

قاضی یحییٰ نے فیصلہ دیا کہ متعہ سے نبی کریم نے نہیں بلکہ عمر نے روک لیا ہے

اہل سنت کی مغیر کتاب المحاضرات ص ۲۱۲ الحد ۱۲

قاضی یحییٰ نے بصرہ میں ایک عرب شیخ سے پوچھا کہ جواز متعہ میں تو نے کس کی پیروی فرمائی ہے اس نے کہا حضرت عمر کی پیروی کی ہے۔

قاضی نے کہا وہ کس طرح؟ جناب عمر تو متعہ کے سخت مخالف تھے عرب

نے کہا۔ لان الخیر الصحیح قدانی انہ بعد المنار فقال ان الله ورسوله

احلکم متعین وانی امرهم ما علیکم واعاقب علیہم ما فقیلنا شہادۃ

ولم نقبل تحریرہن کہ خبر صحیح آئی ہے کہ عمر نے نہر پر یہ اعلان فرمایا

تھا کہ اے بندگان خدا تحقیق خدا اور رسول نے تمہارے لیے دو متعہ حلال

کیے تھے اور میں ان کو حرام کرتا ہوں اور نہ رکھنے والے کو سزا دوں گا، پس

متعہ کے حلال ہونے کے بارے میں ہم ان کی گواہی کو قبول کرتے ہیں۔ اور انہوں

نے اپنی طرف سے جو حرمت متعہ کا آدر دیا اس کو ہم قبول نہیں کرتے۔

نوٹس: رابع الصغفانی اور قاضی یحییٰ بن اگثم کا اس واقعہ کے

بارے خاموشی اختیار کرنا اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ شیخ بصری کا فیصلہ

درست ہے۔



## وکلای صحابہ کے اظہارِ نبی والے عذر کو حضرت عمرؓ خود بھی جھٹلایا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تائیدِ نسخ طبری ص ۲۷۴ سنہ ۱۲۳  
 اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء ص ۱۱۳ از تئید المطاعین ص ۱۱۳  
 تائیدِ نسخ طبری | عمران بن سوادہ لیشی بیان کرتا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ  
 کی عیبارت | حضرت عمرؓ سے کہا کہ عابت عیلت رعیلت اور بجا  
 کہ چار چیزوں کے بارے آپ کی رعیت نے تمہارے لیے عیب لگایا ہے  
 عمرؓ نے کہا انکو بیان کرو میں نے ان چار میں ان کو یہ بھی بتایا کہ  
 و ذکر والک متعت النساء وقد کانت رخصتہ من اللہ  
 نستمتع بقبضتہ قال ان رسول اللہ قد احلہا فی زمان ضرورۃ  
 و ریح الناس فی السعۃ ثم لم اعلم احد من المسلمین عاد الیہا  
 ولا عمل بہا فالآن من شاء لکم لقبضتہ ریح  
 کہ لوگ ذکر کرتے کہ تم نے متعت النساء کو حرام کیا ہے اور متعتہ  
 اللہ کی طرف سے اجازت تھی اور تم مٹھی بھر کھجور دے کر متعتہ کرتے  
 تھے حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول پاکؐ نے زمانہ مجبوری میں متعتہ کی اجازت  
 دی تھی اور اب لوگ زمانہ خوشحالی میں ہیں پھر مجھے معلوم نہیں ہے کہ  
 کسی نے مسلمانوں میں سے اس متعتہ کی طرف رجوع کیا ہو یا عمل کیا ہو اور  
 اب جو چاہے مٹھی بھر کھجور یا آم دیکر متعتہ کر سکتا ہے۔  
 نوٹ : اس قولِ عمرؓ سے معلوم ہوا کہ انکا عقیدہ یہ تھا کہ نبی کریمؐ  
 نے متعتہ سے منع نہیں فرمایا ورنہ یہ کہنا کہ اب جس کا جی چاہے متعتہ کرے  
 فرمانِ رسالت سے بغاوت ہے۔



حضرت عمر کی طرف سے اظہارِ نہی والے عذر کو خود و کلا صحابہ نے

جھٹلا کر حضرت عمر کی شرعیّت پاک کے خلاف بغاوت کی تصدیق کر دی

زاوالمعاد ص ۳۵۵ فان قيل: اگر یہ کہا جائے کہ جو روایت مسلم میں  
کی بغاوت جابر کی آن ہے کہ ہم زمانہ رسالت میں مسیحی بھڑاٹا یا  
بھجور دیکر متعہ کرتے تھے اور اسی طرح زمانہ ابوبکر میں بھی ہم متعہ  
کرتے تھے حتیٰ کہ عمرو بن حریث کے کیس میں خلیفہ عمر نے متعہ کو منع کر  
دیا اور یہ بات ثابت ہے کہ عمر نے اعلان کیا متعتان کانتا علی عہد  
رسول اللہ انا انہی عنہما متعتہ النساء و متعتہ الحج .

کہ دو متعہ زمانہ رسالت میں حلال تھے اور میں انکو منع کرتا ہوں  
ابن قیم کہتا ہے کہ اگر متعہ کو حرام سمجھنے والوں پر یہ اعتراض مذکور  
کیا جائے تو کیا بنے گا۔ پھر خود ہی جواب دیتا ہے۔

وکیل صحابہ کا اقرار کہ متعہ رسول اللہ نے منع نہیں کیا بلکہ خود عمر نے منع کیا

زاوالمعاد ص ۳۵۶ قول الناس فیہا طائفان طائفۃ تقول ان  
کی بحارۃ عمر هو الزی حرمہا و ذی عنہما و قد امر رسول اللہ

باتباع ما سئل الخلفاء الراشدون ولعمریٰ ہذا الطائفۃ تصحیح  
حدیث سبرہ بن معبد فی تحریم المتعۃ عام المتع فانہ من روایۃ  
عبد اللہ بن الربیع بن سبرہ عن ابيه عن جدہ وقد تکلم فیہ  
ابن معین و لم یزل البخاری اخرج حدیثہ فی صحیحہ مع شدة



الحاجة اليه وكوتاه اصله من اصول الاسلام ولو صححه  
لم يصبر عن افراجه والاحتياج به

ترجمہ: دو کلا صاحب کے در لٹے ہیں ایک ٹولہ یہ کہتا ہے کہ متعہ عمر  
نے خود حرام کیا تھا اور خود عمر نے متعہ سے نہیں فرمائی اور رسول پاک نے  
آڈر دیا ہے کہ ان کے قلعہ کی پیروی کی جائے اور اس ٹولہ کے نزدیک  
کچھ مکہ کے وقت متعہ کو حرام بنانے والی روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ  
یہ روایت عید المکاب بن زبیع بن بسرہ کی اپنے باپ دادا سے ہے۔ اور  
اس کے ثقہ ہونے میں ابن مہین نے کلام کیا ہے اور اس کو امام بخاری  
نے اس قابل نہیں سمجھا کہ اس کی حدیث کو اپنی صحیح میں درج کریں جبکہ اس  
حدیث کی ضرورت بھی شدید تھی اور انہی کتاب بھی اصل ہے اصول اسلام  
میں سے اور تحریم متعہ والی روایت صحیح ہوتی تو امام بخاری ضرور اس کو دلیل بنا

اگر تحریم متعہ نبی کریمؐ نے کیا ہوتا تو عمر صاحب امانہ کیوں کہتا

زاد المعاد | بی بیہ و بیع صحیقن عمر انہا کانت علی عهد رسول اللہ وانا  
کی عبارت | انہی عہد اعاقب علیہم حاجی کان یقول انہ صلی اللہ علیہ  
وصلہ خرمہا و نہی عنہا۔

ترجمہ: اگر متعہ کو حرام بنانے والی روایت صحیح ہوتی تو حضرت عمرؓ نہ کہتے  
کہ متعہ زمانہ رسالت میں حلال تھا، اور میں اسی سے نہیں کرتا ہوں اور نہ کہنے  
والے کو سزا دوں گا بلکہ جناب عمرؓ کہتے کہ متعہ نبی کریمؐ نے حرام کیا ہے  
اور انجناب نے اس سے نہیں فرمائی۔



اگر متعہ عہد رسالت میں حرام کر لیا گیا ہو تو الوبیکر کے ماننے والے اس سے منع کرتے

زاد المعاد | ولو صح لم تغفل عنی عمر بن الصریق وفعولہ عہد خلافت النبوة  
کی عبارت اگر متعہ کا زمانہ رسالت میں منع ہو جائے صحیح تھا، تو پھر یہ متعہ زمانہ  
ابوبکر میں اصحاب نے کیوں کیا جبکہ ابوبکر کا زمانہ خلافت نبوت کا زمانہ ہے۔

دکھلا کھماہ کو دیانت و انصاف کے واسطے سے دیوت فکر

امام اہل سنت فخر الدین رازک نے اپنی کتاب ترجیح مذہب شافعی میں لکھا ہے  
تخصیص الشی بالذکر بدل عدا نفی الحکم جماعاً عداہ کہ ایک شی کو باخصوص ذکر  
کرنا دلالت کرے کہ عداہ سے حکم کی نفی ہے۔

شیعان علی یہ کہتے ہیں کہ عمر نے نہی متعہ کو اپنے طرف نسبت دے کر  
اپنے ساتھ قائل کر لیا ہے اور انا انہی کے ذریعہ مسند النبیہ کو مقدم کر کے  
اس تخصیص کو اور مضبوط کر دیا ہے، اور باوجود ضرورت اور حاجت کے  
عمر صاحب نے خدا اور رسول کے منع اور نہی کو ذکر نہیں فرمایا اور بقول امام  
اہل سنت صاحب مجمع مسروقہ شاہ عبد العزیز کے کہ حدیث کا بعض حصہ ذکر  
نہ کرنا یہ چھوڑی ہے پس ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ عمر کا خدا اور رسول کی  
نہی کو ذکر نہ کرنا یہ اس نے چھوڑی کی ہے مگر دلیل عمر ابن قتیبہ نے اپنی کتاب  
زاد المعاد میں البایان ارشاد فرمایا کہ جسے امت فاروق کی قیامت تک  
سر مشرک و ندامت سے جھکا رہے گا، اس دلیل عمر سے حق تعالیٰ نے ہم  
شیعوں کے حق میں گواہی لکھوا دی کہ متعہ خدا اور رسول نے منع نہیں کیا بلکہ  
بلات خود عمر نے منع کیا ہے اور یہ گواہی ہم شیعوں کی فتح عظیم ہے۔



## متعدہ حرام کرنے کے بعد عمر کی صحابہ کرام نے ٹھٹھوک بجا کر مخالفت کی

یہ کہنا کہ صحابہ پر سب سے اور حرمت متعدہ میں عمر کی کسی نے مخالفت نہیں کی یہ دعویٰ بالکل غلط ہے، حرمت متعدہ کے مسئلہ میں جناب عمر کی مخالفت حضرت عبداللہ بن عباس صحابی رسولؐ سے کی ہے، اور عمران بن حصین اور عابد بن عبداللہ انصاری نے کی ہے اور امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے عمر کی مخالفت کی ہے بلکہ حرمت متعدہ کے مسئلہ میں حوالہ گزر چکا ہے کہ عمر نے خود بھی اپنے آپکو بھٹلایا ہے اور منع کے بعد اجازت دی ہے۔

## بالغرض اگر صحابہ خاموش بھی رہے ہیں تو انکی خاموشی انکی رضا کی دلیل نہیں ہے

اگرچہ صحابہ بالغرض خاموش رہے ہیں تو انکی اس خاموشی کی ایک نکتہ بھی قیمت نہیں ہے کیونکہ اکثریت جہنم ٹیلٹ کے سپارہ یوں کی عقلی اور ان کی خاموشی شیعوں کے نزدیک کوئی قیمت نہیں رکھتی کیونکہ حوالہ جات مذکور ہو چکے ہیں کہ اجماع سکوتی معتبر نہیں ہے، کتاب اہل سنت شرح منہاج بریضاوی میں صاف لکھا ہے، کبھی خاموشی خوف اور قہر کے باعث ہوتی ہے اور طبقات تافیقہ میں صاف لکھا ہے کہ ہر علم کو ظاہر نہیں کیا جاتا اور فتح الباری میں صاف لکھا ہے کہ نبی کریم کے علاوہ دینی مسائل میں خاموشی کسی کی حجت نہیں ہے اور امام اصل سنت ابن حزم نے محلی میں صاف لکھا ہے کہ خاموشی نصیہ کے باعث بھی ہو سکتی۔ خلاصہ ہم شیعوں کی برقعہ جہیں ہے کہ سنی علماء سچا ہے ہمارے سامنے مجبور ہو کر یہ اقرار کرتے ہیں کہ دینی مسائل میں خاموشی کی اگرچہ وہ صحابہ کی طرف سے کیوں نہ ہو اسکی کوئی قیمت نہیں ہے۔



## وکیل اہل سنت شاہ عبدالعزیز کا فیصلہ کہ اجماع سکوتی کی مخالفت جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۰۰ باب ۱۰ امامت و اجماع ظنی و مخالفت میتوان کرد مثل اجماع سکوتی۔  
ترجمہ: اجماع سکوتی کی مخالفت جائز ہے اور اسی طرح اجماع ظنی کی مخالفت بھی جائز ہے۔

۱۔ نوٹ: شاہ صاحب کے اس فیصلہ سے سکوت صحابہ و اہل بیت سے ہوا فحاش ہوگی  
۲۔ تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۰۰ مطاعن عمر طعن ۱۰ میں شاہ صاحب وکالت عمر اس طرح بھی کرتے ہیں کہ عمر کے سلسلے میں عورت نے حق مہر پر اعتراض کیا تھا اور عمر خاموش ہو گیا تھا۔ عمر اس لئے خاموش نہیں ہوا تھا کہ عورت کا اعتراض صحیح تھا بلکہ عمر اس لیے خاموش ہوئے کہ وہ دوسرے صحابہ کو اجتہاد کی رغبت دلانا چاہتا تھا۔ اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ عمر کے متعہ کو منع کرنے کے بعد صحابہ اس لیے خاموش ہو گئے تھے کہ وہ دوسرے لوگوں کو اجتہاد کی رغبت دلانا چاہتے تھے۔ اس لیے خاموش ہوئے کہ عمر کا فیصلہ صحیح تھا۔

## قرالین سنن کا فیصلہ کہ جواب جاہلان خاموشی ہوتی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب نور الکریمین ص ۱۰۰ تفسیر المطاعن ص ۱۰۰  
حضرت عمر کہ حق سیر والے مسئلہ میں عورت کے جواب سے خاموشی اختیار فرمائی  
درحقیقت یہی سکوت اس ناقص العقل عورت کا جواب تھا۔

نوٹ: جواب جاہلان خاموشی اسی کہتے ہیں۔ ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ ترک سنن کو رد کرتے ہوئے جناب عمر نے متعہ کو حرام کیا اور صحابہ نے اس ناقص العقل کے سامنے خاموشی کو اس کا صحیح جواب قرار دیا۔



وکلّ اصحابہ کا عقیدہ کہ ظالم کے خوف سے انبیاء کیلئے اظہار کفر

جائز ہے اور اس عقیدے سے نبی مذہب کا نہ فخر سے قیامت تک بلند ہو گیا

اہل سنت کی معتبر کتاب مشرح عقائد نفی ص ۹۸ و از تشہید المطاعن ص ۱۸۰

علامہ سعد الدین مسعود بن عمر قفازانی نے شرح عقائد نعم الدین عمر بن محمد نسفی میں ذکر میں عصمت انبیاء میں لکھا ہے کہیرہ اور صغیرہ گنہ کا حدید انبیاء سے منع کرتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ جو زوا اظہار اکفر تہیۃ کہ انہوں نے مقام تقیہ میں انبیاء کے لیے اظہار کفر کو جائز قرار دیا ہے۔

اسی شرح عقائد پر عاشیہ نے ناغل خیانی کا اور اس میں لکھا ہے۔

تقیۃ ای حقوقا.... پھر لکھا وہیہ بحث بھوز دفع خوف الہاک فی

بعض الصور یا عدم من اللہ ہے۔ کچھ لوگوں نے انبیاء کے لیے تقیہ کو ناجائز قرار دیا ہے ناغل خیانی نے انکے لیے لکھا ہے وہیہ بحث کہ عدم جواز تقیہ۔ انبیاء کیلئے کس طرح ہو سکتا ہے۔ جبکہ طاقت کے خوف کو دور کرنا انبیاء کے لیے جائز ہے بعض صورتوں میں اعلام الہی ہے۔

نوٹ: شمس الدین احمد بن موسیٰ خیال نے صاف اقرار کیا ہے کہ انبیاء اللہ کے لیے اظہار کفر جائز ہے۔ اور ہم شیعہ غیر البر یہ یہ کہتے کہ بقول اہل سنت جب مقام تقیہ میں انبیاء کے لیے کفر جائز ہے تو صحابہ کو ام کے لیے بھی کفر جائز ہے۔ پس بقول رازئی کہ اگر فی الواقع متعدد حرام نہیں تھے صرف عمر نے حرام کیا ہے تو اس سے صحابہ کا خاموشی کی وجہ سے کفر لازم آتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ صحابہ نے اس فکر کہ اظہار تقیہ اور خوف کی وجہ سے کہا ہے اور یہ جائز ہے



اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں امام اہل سنت فخر الدین رازی نے

بھی انبیاء کیلئے مقام تفسیر میں اظہار کفر کو جائز تسلیم فرمایا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر مجتہد ایتہ قلاما جن علیہ السیل رازی  
کو کیا قال ہذا رطب۔۔۔ انعام آیت ۹

ترجمہ: جب رات چھا گئی تو جناب ابراہیمؑ نے ستاروں کو دیکھ کر فرمایا کہ  
یہ میرے رب ہیں۔ چونکہ یہ کلام کفریہ کلام ہے اور اعتراض وارد ہوتا ہے  
ایک نبی اللہ نے یہ کلام کفریہ کس طرح فرمایا تو حضرت امام رازی اس کے  
وقائع میں فرماتے ہیں: وكان عيسى السلام مأموراً بالدعوة إلى الله  
كان بمنزلة المكره على كلمة الكفر ومعلوم ان اعتدال كراه  
يجوز اجماع كلمة الكفر على اللسان قال الله من اكراه وقلبه  
مطعم بالاسمان واذا جاز ذكر كلمة الكفر لصلحها بقاء شخص  
واحد فان يجوز اظہار كلمة الكفر لتخليص العالم من العقائد وعن  
الكفر والعقاب المؤبد كان ذالك ادنى۔

ترجمہ: چونکہ حضرت ابراہیمؑ کو حکم تھا کہ وہ تبلیغ کریں اور اس وقت  
تبلیغ موقوف تھی۔ اس بات پر کہ انکی کفار کی وقتی طور پر موافقت کی  
جائے پس حضرت ابراہیمؑ کو ماننا تھا اس شخص کے حقے جو مجبور ہو اظہار کلمہ  
کفر پر اور یہ بات معاد ہے کہ وقت مجبوری زبان پر کلمہ کفر کا اجماع کرنا جائز  
ہے۔ کیونکہ قرآن پاک کی آیت ہے کہ جس کا دل مطمئن ہو وہ بوقت مجبوری  
اظہار کلمہ کفر کر سکتا ہے اور جب ایک شخص کی بقا والی مصلحت کی خاطر اظہار



سکھ کر کفر یا مرتد ہے تو پھر اگرچہ فتویٰ دیا جائے کہ ایک پورے عالم عقلا کو کفر اور ہمیشہ کے عذاب سے بچانے کی خاطر اظہار کلمہ کفر یا مرتد ہے تو یہ فتویٰ بہتر اور اولیٰ ہو گا۔

**لامارزی نے انبیاء کیلئے بوقت مجبوی کلمہ کفر کو زبان پر لانا دوبارہ پھر تسلیم کر لیا**

اہل سنت کی معتبر کتاب اسرار التنزیل ص ۱۸۱ تشیید المطاعن ص ۱۸۱  
آیت: فقال هذاری - فكان ذلک و بخترة المکره علی کلمة الکفر و عند الاکراه  
بجوراً جبراً کلمة الکفر علی اللسان قال اللہ الامن اکره و قلبت  
قرجی: ستاروں کی طرف اشارہ کہ کے فرمانا کہ یہ میرے رب ہیں اس کلمہ کی  
حلیت جناب ابراہیم کے لیے اس لیے کی ہے کہ حق کی طرف دعوت دینے کیلئے  
انکے پاس اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔ حضرت ابراہیم مثل اس شخص کے تھے جو کلمہ کفر کے  
کہنے پر مجبور ہو اور وقت مجبوی زبان پر کلمہ کفر کا جاری کرنا جائز ہے حق تعالیٰ  
قرآن میں فرماتا کہ جس کا دل مطمئن ہو اور وہ کلمہ کفر کہے پر مجبور ہو تو اس  
کو اجازت ہے۔

نوٹ: لامارزی کہتا ہے اگر متعہ فی الواقع حلال تھا اور پھر نہ حرام کیلئے تو  
صحابہ کرام نے خاموشی اختیار کر کے اس کی موافقت کیوں کی ہے اس طرح  
صحابہ کرام کا کفر لازم آتا ہے۔ ہم شیعہ غیر البربر یہ کہتے ہیں مخیر الدین رامزی  
کو خدا نے ہم شیعوں کے سامنے ذیل فرمایا ہے اور وہ اس طرح کہ رامزی نے بوقت  
مجبوی انبیاء کے لیے اظہار کفر کو جائز قرار دیا ہے۔ اور ہم شیعہ کہتے ہیں کہ  
عمر کے سامنے صحابہ کرام بھی مجبور تھے اور اس مجبوی کی وجہ سے صحابہ کرام نے  
خاموشی اختیار فرما کر کفر کو اختیار کیا ہے اور اس میں کیا حرج جب مجبوی کے وقت  
انبیاء کفر اختیار کر سکتے ہیں، تو اصحاب کے لیے کیا رکاوٹ ہے۔



رازی کے علاوہ امام اہل سنت جلال الدین سیوطی نے بھی انبیاء

یکے وقت مجبوری غیر اللہ کے سامنے سجدہ کرنا اظہار کفر نہ تسلیم کیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر و منشور مج ۱۲۴ آیت و جاء رجل  
من اقصی الدین سورۃ قصص پ ۵۵۰۰ خرغ ابن جریر وابن ابی حاتم  
من السدی قال ذهب القبطی فاختش عیسیٰ ابن موسیٰ وهو الرزی  
قتل الرجل فطلبه فرعون افرغک افرج منه خائف ان یترقب  
قال رب انجی من القوم الظالمین فلما اخرج فی بیات الطریق جاءه  
ملائک علی فرس بیدة عنقرة فلما راه موسیٰ سجد له من العرق فقال  
لا تسجد لی وکن اتبعنی فابعده وهدی نحو ما ین ملخص :-

قرجہ :- اہل سنت کے کئی عدد اماموں نے یہ روایت کہ ہے جب  
قبطی نے جا کر پراپیگنڈہ کیا کہ موسیٰ ہی نے اس مرد کو قتل کیا ہے پس  
فرعون نے حکم دیا کہ موسیٰ کو تلاش کرو اور اس کو گرفتار کرو اس نے  
ہمارے آدمی کو مارا ہے اس کا روانی کے وقت ایک آدمی آیا اور خباب بھی کو بتایا کہ  
یہ قبطی لوگ مشورہ کر رہے ہیں کہ آپ کو قتل کر دیں پس آپ یہاں سے نکل  
جائیں کہیں چلے جائیں میں آپ کو نصیحت کر نیوالے لوگوں سے ہوں خباب موسیٰ  
کی لمبوں کے ظلم سے نجات کی رہ تھالی سے دعا مانگتے ہوئے روانہ ہوئے راستہ  
میں ان کے پاس ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار تھا میں نیزہ لیے ہوئے آیا پس جب  
حضرت موسیٰ نے اس کو دیکھا تو ڈر کے مارے اس کے سامنے سجدہ کرنے لگے  
بادشاہ نے کہا کہ مجھے سجدہ نہ کرو میں تم کو مدین کا راستہ بتاؤں اور موسیٰ کو مدین کی راہ  
پر لگایا ۔



سنی علماء کے عقیدہ میں اگر انبیاء بوقت مجبوری کفر کر سکتے ہیں

تو متعہ کے بارے میں عمر کے سامنے تقیہ کرتے ہوئے اصحاب بھی کفر کر سکتے ہیں

جناب عمر نے خدا اور رسول کی نافرمانی کرتے ہوئے حرمتہ متعہ کا اعلان فرمایا۔  
 وکلاء نے عمر کی یہ صفائی دی کہ اگر اعلان عمر غلط تھا تو اصحاب خاموش  
 کیوں رہے۔ ہم نے وکلاء عمر کو دو جواب دیئے پہلا کہ اصحاب خاموش نہیں  
 رہے عبداللہ بن عباس صحابی نے عمر کی مھوک سبھا کہ مخالفت کی ہے۔ اور  
 عمران بن حصص صحابی اور جابر بن عبد اللہ صحابی نے بھی اور ابو بکر کی بیٹی  
 اسماء نے بھی اور اس وقت کے یہ شمار لوگوں کے عمر کی مسئلہ متعہ میں  
 مخالفت کی ہے۔

دوسرا جواب: چلو جی فرض کر لیا کہ اصحاب خاموش رہے ہیں مگر اس سکوت  
 سے عمر کی غلطی کی صفائی نہیں ہو سکتی کیونکہ اہل سنت علماء کا امام رازی  
 اور سیوطی وغیرہ کا عقیدہ ہے کہ ظالموں کے ڈر سے انبیاء اللہ کفر کا اظہار  
 کر سکتے ہیں اور غیر اللہ کو سجدہ بھی کر سکتے ہیں۔ ہم شیعہ غیر اہل یہ یہ کہتے  
 ہیں کہ جب انبیاء تقیہ کر سکتے ہیں تو اسی طرح اصحاب بھی عمر جیسے امر اور  
 جابر کے سامنے اس کے خوف سے مسئلہ متعہ میں چپ رہ سکتے ہیں۔ اور  
 اگر اصحاب کا چپ رہنا بقول رازی کے کفر تھا تو ہم کہتے ہیں کہ بقول رازی  
 کے حوالے گزر چکا ہے کہ جس طرح مقام تقیہ اور خوف میں انبیاء کے لیے اظہار  
 کفر جائز تھا اسی طرح صحابہ کرام کے لیے بھی تقیہ اور خوف کے باعث جناب عمر  
 کے سامنے اظہار کفر جائز تھا۔ کیونکہ صحابہ کرام کوئی بڑی مال کے بیٹے تو نہ تھے



جب حضرت عمرؓ نے حکم قرآن کی مخالفت کرتے ہوئے متد کو

منع کیا تو اصحاب کو ڈرایا تھا کہ جس نے حکومت کی مخالفت کی اسکو قتل کیا جائے گا۔

۱: اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۶ النساء ایت متد

۲: اہل سنت کی معتبر کتاب نہایتہ العقول ص ۱۰۰ از امام رازی

۳: اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ج ۲۹ کتاب النکاح

۴: اہل سنت کی معتبر کتاب مرآة الزمان لابن جوزی

تفسیر کبیر کی عبارت | روی ان حصہ قال لا اؤتی ہرجل نکاح امراة اطاعہ |

الاربعتہ -

ترجمہ: روایت میں آیا ہے کہ عمرؓ نے کہا تھا کہ جب بھی کسی نے متد کیا اور اس کو میرے پاس لایا گیا تو میں اسکو شگسار سے قتل کروں گا۔

کنز العمال میں بھی اسی طرح لکھا کہ ابن عمرؓ نے گواہی دی ہے کہ عمرؓ نے کہا تھا کہ جو متد میں پکڑا گیا اسکو قتل کر دیا جائے گا۔

نوٹ: جنابہ حمربک جا پر اور آمر حکمران تھے۔ اور اپنی حکومت

کے مخالفوں کو کھینچتے ہیں بہت تیز تھے۔ جب ابو بکرؓ نے اپنے بیٹے عمرؓ کو اپنا ولی

عہد بنانے میں خفیہ سازش کی تو اصحاب مہربک اسے بھٹے تھے اور ابو بکرؓ کو

کہا تھا کہ تو خدا کو کیا جواب دے گا کہ عمرؓ کو تو نے ہم پر مسلط کر دیا۔ عمرؓ اپنی

حکومت منوانے کے لیے رسول کے دروازے پر آگ اور کھڑیاں بھی لایا تھا

پس بپارے اکثر اصحاب عمرؓ کے ڈر سے مسئلہ متد میں چپ رہے اور تقیہ

کر کے زندگی کے دن پورے کرتے رہے۔



سکوت صحابہ کے موطیہ کو خود اہل سنت علماء نے اپنی تحقیقات

کی گولہ باری سے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات فقہائے شافعیہ ج ۳ مؤلف

تاج الدین عبد الوہاب البکی۔ ذکر اسحق بن راہویہ

۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب جامع الاسرار شرح منار۔ از تشیید الطامن

مؤلف توم الطین محمد بن محمد احمد السکاکی۔

۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الاسرار شرح اصول ہرودی مؤلف عبد العزیز

بن احمد بن محمد البخاری از تشیید الطامن ص ۱۱۷

طبقات شافعیہ | رب سکوت ابلغ من نطق

کی عبارت | کتنے سکوت اور خاموشیاں ہیں کہ جن میں جو بولنے

سے بلاغت زیادہ پائی جاتی ہے۔

کشف الاسرار | فاعرض عن جوابہم امثالہ بقولہ تعالیٰ و

کی عبارت | اذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه۔ نبی کریمؐ نے ابن عمرؓ

کو جواب دینے سے خاموشی اس آیت کی روشنی میں فرمائی تھی کہ جب وہ نیک

لوگ لغو اور فضول بات کو سنتے ہیں تو اس سے اعراض اور منہ پھیر لیتے ہیں۔

نوٹ: پھر کے لئے کو حرام کرنے کے بعد اصحاب اس لیے خاموش رہے کہ انہوں

نے جناب عمرؓ کے لغو اور فضول کلام کو جواب کے قابل ہی نہ سمجھا جس طرح

نبی کریمؐ نے ابن عمرؓ کے کلام کو جواب کے قابل ہی نہ سمجھا تھا۔ کیونکہ

کتنی خاموشیاں ہیں جو بولنے سے زیادہ بلیغ اور بہتر ہیں۔



جب کاذباً اثماً غادر انہا کی حضرت عمر گردان پڑھ رہے تھے  
 اس وقت بھی حضرت علی خاموش رہے تھے اس سکوت کے بارے کیا خیال ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۲۲۰ باب الفتن  
 عن عمر... قرأ بقاء كاذباً اثماً غادراً... قرأتها في كذا...  
 جناب عمر نے حضرت علیؓ سے کہا تھا کہ تم اور عباس دونوں جناب ابوبکرؓ کو اور مجھ  
 بندہ مسکین کو جھوٹا اور گنہ گار اور دھوکا باز اور خیانت کار سمجھتے ہو اور جناب  
 امیر نے یہ کلام عمر سن کر خاموش رہے تھے۔

نوٹ: ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ مسئلہ متعہ میں اگر جناب امیر کی  
 خاموشی سے صداقت عمر ثابت کی جاسکتی ہے تو حضرت امیر جناب عمر کی مذکورہ  
 گردان پڑھتے وقت بھی خاموش رہے تھے پس اس خاموشی سے بھی عمر کی  
 صداقت لازم آئی اور اس صداقت سے مذکورہ کلام میں جو القاب کاذب و غیرہ  
 ہیں انکا مصداق پھر کون ٹھہرا قابل غور نکتہ ہے کلام عمر کے بعد حضرت علیؓ  
 نے عمر کی تردید نہیں کی ان پر نیکر نہیں کی اور اس عدم نیکر اور سکوت سے  
 ثابت ہوا کہ بے شک حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کو حضرت علیؓ اسی طرح ہی سمجھتے تھے  
 جس طرح حضرت عمرؓ نے بیان فرمایا ہے۔

خلاصہ الکلام اہل بیت رسولؐ کے سکوت اور عدم نیکر کو کلام صحابہ اس  
 مقام میں اہمیت نہیں دیتے جس طرح کہ مسئلہ فدک میں آل رسولؐ کی نیکر اور  
 احتجاج کو ابوبکرؓ اور عمرؓ نے اہمیت نہیں دی تھی۔ ابوبکرؓ کو رسولؐ اللہ کی بیٹی  
 نے مسجد میں جا کر سمجھایا کہ تیرا فیصلہ غلط ہے، مگر وہ غلط فیصلہ پر ڈٹا رہا۔



حضرت عمر کا مسئلہ متعہ میں خدا اور رسول کی نافرمانی کرنا اور رازی

سیت کا کلام صحابہ کا عمر کی صفائی میں عدم نکیر والا عذر پیش کرنا

و کلام صحابہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر نے متعہ سے منع فرمایا تھا اور یہ منع انکی اسلام کے خلاف بناوت تھی تو اصحاب نے انکو اس وقت روکا اور ٹوکا کیوں نہیں ہے اور تمام اصحاب نے خاموشی کیوں اختیار فرمائی تھی اس عدم نکیر اور خاموشی سے بقول امام رازی کے اصحاب پر حرف آتا ہے پس عدم نکیر صحابہ اور سکوت صحابہ سے معلوم ہوا کہ منور زمانہ رسالت میں منسوج ہو گیا تھا۔ اور اذاتہی قول عمر کا مطلب یہ ہے کہ میں اس حکم کو ظاہر کرتا ہوں۔

جواب سکوت صحابہ والا عذر بالکل مجھوٹا اور بے بنیاد ہے

پہلا جواب | ارباب انصاف سکوت صحابہ وہ نہایت ہے کہ کلام صحابہ جب بھی سکوت صحابہ کا کسی مسئلہ میں لا جواب ہو جاتے ہیں پھر جماع صحابہ اور سکوت

صحابہ والی توپ کا سہارا لیتے ہیں اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ جب مدینہ میں عثمان قتل ہوا تھا تو اہل مدینہ جو کہ صحابہ اور صحابیات کا گروہ تھا خاموش رہے پس قتل عثمان کے وقت تمام صحابہ کا سکوت اس بات کا معنی ثبوت ہے کہ قتل عثمان بالکل درست اور صحیح تھا اگر قتل عثمان ظلم اور ناحق تھا تو اصحاب خاموش کیوں رہے جنگ کیوں نہ کی سکوت صحابہ نے خون عثمان کے کیس کو برباد کیا۔



سکوت صحابہ کے | عمر کے متذکرہ منع کرنے کے بعد سکوت صحابہ اور عدم نیکر صحابہ کے  
 عذر کا جواب ۲۱ | دعویٰ کرنا باطل چٹ دھرمی اور بے انصافی ہے کیونکہ

یہ شہادت علی النفل ہے جو ارباب انصاف کی نگاہ میں قبول نہیں ہے۔ نیز عمر بن  
 خطاب ایک صدی قلم کا حاکم تھا صحابہ کے منع کرنے کے باوجود بھی باز نہیں آتا تھا۔  
 جیسا کہ اہل سنت کی معتبر کتب طبقات الامم ص۔ مولف تاحی مائند اندلسی منقول  
 از حضرت حیدرہ مست۔ میں لکھا ہے کہ فتح مصر کے بعد وہاں جو کتب خانے  
 تھے حضرت عمر نے انکو آگ لگانے کا حکم دیا تھا اور حضرت علی علیہ السلام  
 نے عمر کو اس حرکت سے منع فرمایا تھا مگر عمر صاحب نے حضرت علی کا فرمان  
 ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ عین ممکن ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے عمر کو  
 متذکرہ روکنے سے منع کیا ہو اور مگر عمر صاحب نے آپ کتاب کے فرمان کو اسی  
 طرح ٹھکرا دیا جو جس طرح آیت خدا اسقنتم حکم خدا کو ٹھکرا دیا تھا۔ رویہ احتمال  
 کہ اگر حضرت علی نے منع فرمایا ہوتا تو منقول ہو کر آتا۔ مردود ہے کیونکہ یہ عدم  
 وجدان سے عدم وجود پر دلیل ہے جو کہ منوع ہے احمد صحیح نہیں ہے۔

سکوت صحابہ کے | جب آیت متذکرہ میں عبد اللہ بن عباس نے

عذر کا جواب ۲۲ | الی اہل مسمیٰ پڑھا اور ابنی بن کعب نے بھی

اسی طرح پڑھا تو تمام اصحاب خاموش رہے۔ اس جگہ اصحاب  
 کی خاموشی سے جس طرح انکا کفر لازم نہیں آتا اسی طرح عمر  
 کے ماننے اس کے نہیں عن اللہ کے وقت اصحاب کی خاموشی  
 سے انکا کفر لازم نہیں آتا۔



جناب عمر کا حکم خدا اور رسول کی مخالفت کرتے ہوئے متعہ کو منع کرنا اور

صحیہ کرام کا عمر کے اس فیصلہ کو قبول نہ کرنا اور اس کی مخالفت کرنا بلکہ مذمت کرنا

مسئلہ متعہ میں عمر سے کتاب اہلسنت تفسیر و مشورہ ص ۱۴۱، آیت متعہ میں  
ابن عباس کی مخالفت کا یہ لکھا ہے قال ابن عباس - یرحمہ اللہ عنہما  
المتعہ الخ رحمة من اللہ رحم بہما ص ۱۴۱ و لولا تہیدہ عنہما ما حاج  
الی التزنا الا شقی - عبد اللہ بن عباس فرمایا کرتے تھے کہ اللہ رحم کرے  
میرے پر - امت محمدیہ پر متعہ اللہ کی رحمت تھی اور اگر جناب عمر متعہ کرنے  
سے منع نہ فرماتے تو زنا کرنے کی ضرورت صرف شقی کو پڑتی۔  
نوٹ :- ابن عباس کے اس فرمان میں اعلانیہ عمر کی مخالفت ہے اور عمر کے  
متعہ کو روکنے کی نیکر اور مذمت ہے اور ابن عباس نے صاف لفظوں میں  
قیامت تک ہونے والی زنا کی ذمہ داری بھی جناب عمر کی ذات پر ڈالی ہے  
مسئلہ متعہ میں کتاب اہلسنت فتح الباری ص ۲۲۲ کتاب الحج  
عمر کی عمر ان نے مذمت کی کتاب اہلسنت صحیح بخاری تفسیر سورہ بقرہ ص  
انزلت ایہ المتعہ فی کتاب اللہ ففعلنا ہا مع رسول اللہ ولم یمنزل  
قرآن کریم ولم یمنہ عنہا حتی مات قال رجل یوایہ ما شاء  
صحابی رسول اللہ عمر بن حصین فرماتا ہے کہ قرآن پاک میں آیت  
متعہ اتری ہے اور ہم نے رسول اللہ کے زمانہ میں متعہ کیا ہے اور قرآن  
پاک میں متعہ کو روکنے والا کوئی حکم نہیں آیا حتیٰ کہ نبی پاک کی وفات ہوئی  
اور کہا ایک مرد نے اپنی مرضی سے جو چاہا اور مراد عمر سے ہے۔



مسئلہ متعہ میں ابن عباس نے جتنا عمر کی ٹھوک بجا کر مخالفت کی ہے  
اور اسی چیز نے امام رازی کے عدم کفر اور غبارہ کی ہوا خارج کر دی

الہفت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۲۱۹ از الغدیر ص ۲۰۸

قال عروہ لا بن عباس جناب عروہ بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس  
سے کہا کہ کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا اور متعہ کی لوگوں کو اجازت دیتا  
ہے جناب ابن عباس نے فرمایا کہ وصل املت یا عریبہ  
کہ اس متعہ کے پار سے تو اپنی ماں محترمہ سے پوچھ چھو عروہ نے کیا  
ابوبکر اور عمر نے متعہ نہیں کیا۔ جناب ابن عباس نے فرمایا واللہ  
ما اراکم مستہین حتی یعذبکم اللہ نحدثکم عن النبی ویتحدثوننا عن ابی بکر و عمر  
کہ تم غلط باتوں سے نہیں رکوکے حتی کہ خدا تم پر عذاب نازل کرے گا میں  
تم کو رسول اللہ کے فرمان سناتا ہوں اور تم مجھے ابوبکر اور عمر کی باتیں سناتے ہو  
نوٹ :- ابن عباس کا ایک فرمان اس قبل بھی گذرا ہے ان دونوں کو ملا کر دیکھو  
توصاف ظاہر ہے کہ مسئلہ متعہ میں ابن عباس نے قیامت تک کے  
زنا کی ذمہ داری جناب عمر پر ڈالی ہے اور متعہ کو منع کرنے کی  
بابہ ابن عباس نے جناب عمر کی کھل کر مخالفت فرمائی ہے اگر متعہ  
زنا ہے تو کیا ابن عباس صحابی ہو کر زنا کی اجازت دیتا تھا اور ساتھ ساتھ  
یہ دھمکی بھی دیتا تھا کہ اگر اس زنا کو جائز نہیں مانو گے تو تم پر پتھر  
برسیں گے۔ اور کیا عروہ کی ماں اسماء بنت ابی بکر جو متعہ کو  
جائز جانتی تھی کیا وہ زنا کو جائز جانتی تھی۔



جابر بن عبد اللہ کا مثل مستعد میں بنا عمر کی مخالفت کرنا  
اس مخالفت سے سکوت صحابہ والی دلیل پر کاری ضرب لگتی ہے

ابہنت کی معتبر کتاب سنن ابی یوسف ج ۲ ذکر مستعد  
ابہنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ج ۱ ذکر مستعد  
عن ابی نصرہ عن جابر قال قلت لکن

ابو نصرہ بیان کرتا ہے کہ میں نے جابر سے کہا کہ ابن زبیر مستعد سے  
منع کرتا ہے اور ابن عباس مستعد کی اجازت دیتا ہے حضرت جابر  
نے فرمایا کہ سارا قصہ میرے سامنے ہوا ہے ۔ ہم نے رسول پاک  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اور ابو بکر کے زمانہ  
میں مستعد کیا ہے اور جب عمر حاکم بنا تو اس نے عظیمہ دیا  
اور کہا کہ رسول خدا وہی پہلے والا رسول ہے اور قرآن پاک  
بھی وہی قرآن ہے و انھما کانتا متعتان علی عہد  
رسول اللہ وانا انھما عنہما واعاقب علیہما  
عمر نے کہا کہ دو مستعد زمانہ رسالت میں تھے اور میں ان کو منع  
کرتا ہوں اور مخالفت کرنے والے کو سزا دوں گا۔ ایک مستعد فتح ہے  
اور دوسرا متعة النساء اور جس نے کیا اس کو سگسار کروں گا۔  
نوٹ :- مسئلہ مستعد میں جناب عمر کی مخالفت کا مذکورہ روایت  
مٹھوس ثبوت ہے ۔ حضرت جابر صحابی نے کھلے الفاظ میں عمر کی  
مخالفت فرمائی ہے البتہ عمر کے سر میں ڈنڈا اٹھا کر نہیں مارا ۔



**مسئلہ متعویں بخت عمر کی سما بنت ابی بکر نے بھی مخالفت کی ہے**

اہلسنت کی معتبر کتاب مسند ابوداؤد الطیالسی ص ۲۲۷  
 قال دخلنا على أسماء بنت أبي بكر فساأنا عن متعة  
 النساء فقالت فعلناها على عهد النبي  
 مسلم قرشی کا بیان ہے کہ ہم قسا سماء بنت ابی بکر سے متعۃ النساء  
 کی بابت سوال کیا تھا اس مرحومہ نے فرمایا کہ یہ متعۃ النساء زمانہ  
 رسول اللہ میں ہم نے خود کیا۔

نوٹ :- ابوبکر کی بیٹی اور جناب عائشہ کی سگی بہن نے متعۃ کے مسئلہ  
 میں نہایت شرافت کے ساتھ اپنے چچا عمر کی مخالفت فرمائی ہے  
 اگر متعۃ منسوخ ہو گیا تھا تو یہ ذکر قیاس ہی کی خاموشی سے  
 ثابت ہوا کہ متعۃ منسوخ نہیں ہوا۔

**مسئلہ متعویں زمانہ عمر کے مسلمانوں نے عمر کی مخالفت کی ہے**

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۲۷۷ ذکر عمر سنہ ۲۳  
 یہ روایت اس سے قبل تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے کہ عمران بن سوادہ  
 نے عمر کو بتایا کہ عابت رعیلہ اور بعا کہ جناب کی رعایا نے چار  
 باتیں آپ کا ناپسند کی ہیں۔ منہا رد کروا انک حرمت متعۃ النساء  
 ایک ان میں یہ ہے کہ آپ نے متعۃ النساء کو منع کر دیا ہے حالانکہ  
 اس کی اللہ کی طرف سے اجازت تھی۔ نوٹ :- یہ روایت اس امر کا  
 ٹھوس ثبوت ہے کہ متعۃ کے بارے میں سنی مسلمانوں نے عمر کی مخالفت کی ہے



جناب عمر کے ساتھ جواز متعہ کی بابت ایک مسلمان کا منظر کرنا

اور جناب عمر کا لا جواب ہو کر از روئے انصاف ہار جانا

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ج ۹۴ ذکر متعہ

ابن خبیشہ کی بیٹی ام عبداللہ جو کہ زمانہ فاروقی اعظم میں مدینہ شریف کی مشہور ترین ولالہ تھی اور لوگوں کو متعہ کرواتے تھی بیان فرماتی ہے کہ ایک آدمی شام سے آیا اور مجھے کہا کہ کنوارہ رہنا میرے لئے بہت مشکل ہو گیا ہے میرے لئے ایک عورت کا انتظام کریں میں نے ایک عورت سے اسکا متعہ کروایا اور وہ شخص اس عورت کے ساتھ چھ روزہ کہیں باہر گیا اور ادھر خلیفہ کو اس کے متعہ کا پتہ چل گیا انہوں نے اس ولالہ کو بلوایا اور پوچھا۔ ولالہ نے الف سے ی تک تمام واقعہ بتا دیا عمر نے کہا جب وہ مرد آئے تو مجھے بتانا جب وہ مرد آیا تو عمر کے پاس اس کو حاضر کیا گیا عمر نے کہا کہ تم نے متعہ کیوں کیا ہے قال فعلتہ مع رسول اللہ ثم لم یبہنا عندہ حتی قبضہ اللہ ثم مع ابی بکر فلم یبہنا عندہ حتی قبضہ اللہ ثم مع عمر فلم یبہنا عندہ حتی قبضہ اللہ ترجمہ۔ اس مرد نے کہا رسول پاک کے زمانہ میں ہم نے متعہ کیا اور آنحضرت کے ہم کو منع نہیں کیا حتیٰ کہ وفات پائی ہے اور میں نے یہ متعہ ابو بکر کے زمانہ میں بھی کیا ہے اور انہوں نے بھی منع نہ فرمایا حتیٰ کہ وہ مر گئے اور آپ کی حکومت کے دوران بھی میں نے متعہ کیا ہے اور حضور نے بھی منع نہ فرمایا کیا کہ اگر میں نے تم کو پہلے روکا ہوتا تو آج میں تم کو سنگسار کرتا۔

نوٹ۔ یہ روایت کنز العمال میں موجود ہے اور عمر کا ہار جانا صاف ظاہر ہے



حضرت علیؑ نے بھی متعہ کو روکنے کے لیے جناب عمرؓ کی مخالفت فرمائی ہے

اور عمرؓ کے نامہ اعمال میں لوگوں کے زنا کے دسج ہونے کی تصدیق فرمائی ہے

المست کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ج ۳ ص ۲۴ التمام آیت ۲۴

اخرج عبد المزیانی والبیہاؤدی فی تفسیرہما وابن جریر عن المحکم اندلسی  
عن هذه الایة أصمخه قال لا وقال علی لولائی عمر نهی  
عن المتعة عازلی الا شقی

جناب حکم سے سوال ہوا کہ کیا آیت متعہ منسوخ ہے اس نے فرمایا  
نہیں اور حضرت علیؑ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر عمر صاحب متعہ سے  
منع نہ کرتا تو زنا نہ کرتا مگر شقی ۔

نوٹ :- علامہ سیوطیؒ کو دس گلاب صحابہ نے نویں صدی کا مجدد قرار دیا ہے اور  
کتب رجال میں اس کے فضائل بے شمار ذکر کئے ہیں اور یہ سیوطیؒ اپنی اس  
تفسیر کے خطبہ میں فرماتا ہے بما وصل الینا بالاسناد العالی من الحجج المآثور  
کہ میں نے قرآن پاک کی تفسیر کی ہے ان اخبار کے ذریعہ جو اسناد عالی کے  
ساتھ میرے تک پہنچی ہیں میں علامہ سیوطیؒ نے جناب عمرؓ پر حضرت علیؑ کی  
تشہید اور یہ گواہی کہ لوگوں کو زنا کا محتاج حضرت عمرؓ نے کیا بس۔ عالی نقل  
فرما کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ متعہ کو عمرؓ کے حرام کرنے کے بعد اصحاب نے  
عمرؓ کو معاف نہیں کیا اور خاص طور حضرت علیؑ نے تو عمرؓ کو اس مسئلہ میں بہت  
بڑا مجرم قرار دیا ہے اور قیامت تک ہونے والے زنا کا حضرت عمرؓ کو ذمہ دار قرار  
دیا ہے اور یہ چیز مسئلہ متعہ میں حضرت عمرؓ کی صاف مخالفت ہے۔



جناب عمر کا متعہ کو حرام کرنا اور وکیل عمر امام رازی کا صفاتی دینا  
ان دونوں باتوں پر دوبارہ غور و فکر اور عالم اسلام کو دعوت انصاف

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۶ النصارا بیت متعہ

ما روی عن عمر انه قال فی خطبہ متعاف کا شاعر مدد رسول اللہ الخ  
ترجمہ حضرت امام رازی کی وکالت عمر فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ حرمت  
متعہ کی ایک یہ دلیل بھی ہے کہ جناب عمر نے اعلان فرمایا کہ دو متعہ  
زمانہ رسالت میں تھے اور میں ان کو حرام کرتا ہوں حضرت عمر نے یہ  
کلام مجمع صحابہ میں فرمایا تھا اور اس وقت کسی بھی صحابی نے جناب عمر کے  
فرمان کو ٹوکا نہیں ہے اور یہ نہیں کہا کہ متعہ سے نبی کریم نے منع نہیں  
فرمایا لہذا آپ کو منع کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اور صحابہ کرام  
کے نہ لےنے کی یقین و جرات ہو سکتی ہیں مافی الواقع متعہ حلال تھا۔ اور  
صحابہ کرام کا نہ بولنا علی سبیل اللہ اس متعہ تھا یعنی انہوں نے منافقت  
سے کام لیا ہے اور یہ وجہ باطل ہے کیونکہ اس وجہ سے حضرت عمر اور  
صحابہ کرام کا کافر ہونا لازم آتا ہے کیونکہ جب متعہ حلال تھا اور  
حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اس کو حرام کرتا ہوں اور نبی کریم نے اس کو  
نہیں کیا تھا تو اس جسارت اور بغاوت سے حضرت عمر کا کفر لازم آتا تھا اور  
صحابہ کرام کو جب معلوم ہے کہ متعہ حلال ہے اور پھر وہ عمر کے سامنے خاموش  
ہیں اور اس خاموشی سے وہ عمر کی تصدیق کر رہے ہیں تو ان صحابہ کرام کا بھی  
کافر ہونا لازم آتا ہے اور چونکہ کفر حضرت عمر اور کفر صحابہ کو تسلیم کرنا



درست نہیں ہے پس فی الواقع متعہ کا حلال ہونا بھی درست نہیں ہے  
 بل اور یہاں صحابہ کرام عمر کے سامنے اس لئے خاموش رہے اور نہ بولے  
 کہ ان کو متعہ کے حلال یا حرام ہونے کا علم نہ تھا۔ اور مسکین اس مسئلہ  
 میں حقیقت سے جاہل تھے اور یہ وجہ بھی باطل ہے کیونکہ متعہ بھی  
 نکاح کی مثل روزمرہ کی ضرورت تھی لہذا متعہ کے حکم سے صحابہ کا  
 جاہل ہونا ہی قابل تسلیم نہیں ہے۔

نہا اور یہاں صحابہ کرام عمر کے سامنے اس لئے خاموش رہے کہ فی الواقع  
 متعہ حرام تھا اور جناب عمر نے بھی یہی اعلان فرمایا تھا کہ متعہ حرام  
 ہے پس صحابہ کرام کی خاموشی کی وجہ ان کا متعہ کے بارے میں علم یا لوم نہیں تھی  
 کا اختیار کرنے سے کوئی حرف نہیں آتا اور متعہ کی حرمت بھی ثبوت ہو جاتی  
 خلاصہ الکلام۔ بے شک عمر نے متعہ کو روکنے سے بھی کو اپنی طرف نسبت  
 دی ہے مگر مراد ان کی یہ تھی کہ متعہ زمانہ رسالت میں منع ہوا ہے اور میں بھی  
 منع کرتا ہوں اگر ان کی مراد یہ تھی کہ زمانہ رسالت میں متعہ منع نہیں تھا  
 اور میں منع کرتا ہوں تو اس دعویٰ سے عمر کا کافر ہونا لازم آتا ہے اور  
 عمر کے خطبہ کو سن کر صحابہ کیوں خاموش رہے۔ صحابہ کا  
 خاموش رہنا بھی اصحاب کی تکفیر کا باعث ہے مزید خلاصہ الکلام  
 کہ اس دلیل میں سکوت صحابہ کو عمر کے سامنے حرمت متعہ کی دلیل  
 بنایا گیا ہے اور شیعہ علماء نے رازی کی اس دلیل پر جو ضرب کاری  
 لگائی ہے۔ اس کو اہل علم کے سامنے پیش کر کے تمام اہل  
 اسلام کو دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر ہم دعوت  
 فکرو دے رہے ہیں۔



و کلام صحابہ تمہیں ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو حضرت عمرؓ نے

مذکورہ واقعات میں نبی کریم سے مستحکم منع کرنے کا ذکر کیوں نہ کیا

ہم نے کتب اہلسنت سے خطبہ عمر پیش کیا ہے اس میں الفاظ یہ ہیں  
انا انھی کہ مستحکم سے میں منع کرتا ہوں۔ و کلام علیؓ دوسری رپورٹ میں  
بھی یہی الفاظ نقل کئے ہیں انا انھی عنہم وادھر وہ کہ تین چیزوں  
کو میں منع کرتا ہوں اور میں حرام کرتا ہوں۔ اور شیخ یحییٰ کے واقعہ سے  
بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مستحکم کو حرام کرنے کی نسبت عمرؓ نے اپنی طرف دی ہے  
اور جبری سے عمران بن سوارہ لیشی کی رپورٹ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ  
چونکہ عمرؓ نے خود مستحکم منع کیا تھا اس لئے رعایا نے اس کی اس جرات  
کو برا سمجھا اور فساد المعاد میں ابن قیمؒ نے بھی سنی ہونے کے باوجود تسلیم کیا ہے  
کہ مستحکم خود عمرؓ نے حرام کیا ہے اور ابن عباسؓ اور عمران بن حصینؓ نے بھی  
اعلان فرمایا ہے کہ مستحکم خود عمرؓ نے منع کر کے لوگوں کو زنا کا محتاج بنایا  
اور جابر صہبانیؓ نے بھی یہی رپورٹ دی ہے کہ مستحکم زمانہ رسالت اور ابوبکر  
میں حلال رہا اور خود عمرؓ نے منع کیا ہے اور اسماء بنت ابی بکرؓ نے بھی تحریر  
مستحکم میں عمرؓ کو جھٹلایا ہے اور مسلمانوں نے اس مستحکم کے مسئلہ میں عمرؓ سے متاثرہ  
کر کے ثابت کیا ہے کہ مستحکم سے خود عمرؓ نے منع کیا ہے امیر المومنین علیؓ السلام  
نے بھی قیامت تک ہونے والے زمانہ کو عمرؓ کے کھاتہ میں ڈالا ہے ہم شیخ خیر البرہ  
یہ کہتے ہیں کہ مذکورہ واقعات گواہ ہیں کہ عمرؓ نے خود مستحکم کو منع کر کے خدا  
اور رسول کے خلاف بغاوت کی ہے اور ایسا شخص صحیح خلیفہ نہیں ہو سکتا



صحابہ کی خاموشی اور عدم تکیر کو جناب عمر کی صفائی میں دلیل بنانا

غلط ہے اور اب ہم سکندر کو دلائل کی گولہ باری پر پزہ در پزہ کرتے ہیں

ہم پہلے بھی اس چیز کو ذکر کر چکے ہیں کہ وکلاء صحابہ جب کسی محاذ جنگ میں عاجز آجاتے ہیں اور قرآن و حدیث سے کسی مطلب کو ثابت نہیں کر سکتے تو پھر اجماع صحابہ اور سکوت صحابہ والی شرعی چھوڑتے ہیں اور ہم شیعہ غیر اہلیر یہ کہتے ہیں آیت قرآن اور حدیث رسول اللہ سے متعہ کا حلال ہونا رسول اللہ کے زمانہ کے بعد بھی ثابت ہے۔ اور قرآن و حدیث کے خلاف اجماع صحابہ کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

اگر عدم سکوت و تکیر صحابہ کیلئے واجب تھا تو بھی اس کی وجہ سے کافر نہیں

ارباب انصاف جب عمر نے متعہ کو منسوخ کیا تھا اور حکم عمر خلاف خیریت تھا اور بقول امام اہلسنت امام رازی اس وقت صحابہ خاموش کیوں رہے ان کے لئے بولنا واجب تھا پس ان کے سکوت سے ان کا کفر لازم آتا ہے ہم شیعہ غیر اہلیر یہ کہتے ہیں کہ یہ ہماری فتح مبین ہے کہ ہمارے مقابلہ میں امام رازی بچارا اس طرح بے بس اور بد خواص ہوا ہے کہ صرف ایک واجب کے ترک سے صحابہ کا کفر تسلیم کر لیا ہے اور اگر صرف ایک واجب کے ترک سے کوئی کافر بن جاتا ہے تو پھر ہر صحابی نے تاریخ گواہ ہے کہ کئی کئی واجبات ترک کئے تھے اور صحابہ معصوم بھی نہیں تھے۔ پس رازی بچارے رازی نے ایک عمر کو کفر سے بچاتے بچاتے صحابہ کلام کا کفر تسلیم کر کے شیعوں کی فتح کا اعلان کر دیا ہے۔



و کلاماً صحابہ کی قرار داد کہ کسی مسئلہ میں بعض علماء کی خاموشی اس امر کی دلیل نہیں ہے  
 کہ وہ اس مسئلہ میں متفق ہیں خاموشی مفتی کے خوف کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح منہاج بیضاوی ص ۱۷۰ تشیید المطالعین ص ۱۷۰  
 السواوسہ فیما ادخل فی الاجماع دلیس منہ اذا قال البعض من  
 اهل عصر واحد اجماعاً قولاً وسکت الباقون عنہ مع معرفتہم  
 بہ ولم یسکروا احد منهم . . . فلیس باجماع ولا حجة  
 امام الحرمین انہ ظاہر مذہبہ وقال العزالی نص علیہ فی الجریید  
 واختاره الامام الرازی واتباعہ

لنا علی انہ لیس باجماع ولا حجة . . . وامنہ رہا سکت لتوقف لانه  
 لم یجتہد بعد فلا رای له فی المسئلة واجتہد فتوقف لتعارض الاراء  
 او خوف من المفتی تعظیماً لہ او ہاہنا والفتنہ فسکت لذلک  
 اور ای تصویریکل مجتہد فسکت لانه لا یسوی الامکد فرضاً و مع قیام  
 ہذا الاحتمالات لا یدل علی الموافقة

ترجمہ امام اہلسنت محمد بن الامام بالکاملیہ فرماتے ہیں کہ بحث اجماع  
 میں کہ کچھ چیزیں اجماع میں داخل کی گئی ہیں اور وہ اجماع کی قسم نہیں ہیں  
 اور وہ یہ ہے کہ جب ایک زمانہ میں ایک جماعت یا ایک عالم کوئی  
 قول یا فتویٰ دیتا ہے اور دوسرے علماء کو اس کا فتویٰ  
 معلوم ہوا ہے اور وہ اس علم کے باوجود اس فتویٰ کی تردید  
 نہیں کرتے بلکہ خاموش رہتے ہیں



پس اس خاموشی کے باوجود وہ فتویٰ اجماع کا حکم نہیں رکھتا اور حجتہ نہیں ہے اور اسی بات کو قاضی ابوبکر یا غسانی نے اختیار کیا ہے اور اس کو امام شافعی سے نقل کیا اور کہا ہے کہ یہ شافعی کا آخری قول ہے اور امام الحرمین نے کہا ہے کہ یہی ان کا ظاہر مذہب ہے اور جہد میں غزالی نے اس پر نص کی ہے اور امام رازی اور اس کے پیروکاروں نے اسی مسلک کو اختیار کیا ہے اور اس کے اجماع نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ دوسرے علماء کے خاموش رہنے کے وجوہات ہیں ممکن ہے کہ دوسرا عالم اس مسئلہ میں توقف رکھتا ہو۔ کیونکہ اس نے ابھی اس مسئلہ میں اجتہاد نہیں کیا اور اس میں اپنی رائے قائم نہیں کی یا اس عالم نے اس مسئلہ میں اجتہاد کیا ہے اور پھر تعارضِ عالم کے باعث توقف کو اختیار کیا ہے اور یا وہ عالم اس لئے خاموش ہے کہ اس مفتی سے اس کو خوف ہے اور یا اس سے ڈرتا ہے یا تعظیماً چپ ہے اور یا فتی کے خوف سے خاموش ہے اور یا اس خاموش عالم کا یہ مذہب ہے کہ ہر عقیدہ مذہب ہے اور اس کے خلاف انکار فرض نہیں ہے اور جب خاموشی کے اتنے اختلاف ہیں تو کسی عالم کا خاموش رہنا اسکی موافقت پر دلیل نہیں اور نہ اپنی راہ جانا۔

**صحابہ کرام بھی عمر کے سامنے خوف اور فتی کے باعث خاموش تھے**

جب عمر نے متعہ کو حرام کیا تھا تو اصحاب نے عمر کی مخالفت کی تھی اور اس کی تردید کی تھی اور اگر کوئی دلیل عمر اس بات کو نہیں مانتا تو ہم یہ کہتے کہ بالفرض اگر صحابہ خاموش بھی رہے تھے تو خاموشی موافقت کی دلیل نہیں ہے صحابہ عمر کے مخوف تھے اور فتی کے خوف سے چپ ہے کیونکہ ہر چپ ہٹا کی دلیل نہیں ہے اور اس بات میں ہماری موافقت سنی حکماء نے کی ہے



# سنی علماء کا فیصلہ کہ بیانات کو ظاہر نہیں کیا جاسکتا

اہلسنت کی معتبر کتاب طبقات فقہائے شافعیہ ص ۱۳ ج ۲  
ترجمہ اسماعیل بخاری۔ مؤلف تاج الدین سبکی از تشیہ المطابع ص ۱۶۷  
فان قلت اذا كان حقا لم لا تقصص به قلت قد انبأنا ان  
السرفیہ تشدیدہم فی المحرم فی علم الکلام نحشیہ ان ینقص  
الکلام فیہ الی ما ینبغی ولین کل علم یقصص بہ فا حفظ ما  
تلقیہ الیک واشد وعلیہ یدیک ولعیننی ما اشدہ الغزا الی  
فی منهاج العابدین لبعض اهل البیت۔ ان لا کم من علمی جہلہ  
کی لا یری الحق ذو جہل فیفتنا یدیب جوہر علمہ ابو جہل  
لقل لی انت ممن یعبد الوثن والستقل رجال صالحون دمی  
میرون اقبیح ما یلوتہ حسنا۔

توجہ ۱۔ اگر تو کہہ کہ اگر مسئلہ حق ہے تو اس کو ظاہر کیوں نہیں کیا جاتا  
تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہر علم کو ظاہر کرنا ہر وقت ممکن نہیں ہوتا  
اور غزالی کے اشعار پر توجہ دیں جو اس نے نقل کئے ہیں۔

نوٹ :- ارباب انصاف ہمارے مولیٰ علی کی یہ کرامت ہے اور ہم شیعوں  
کی یہ فتح عظیم ہے کہ کلام صحابہ ہمارے سامنے جس چیز کا انکار  
کریں پھر حق تعالیٰ ان کو بیور کر کے اسی چیز کا اقرار کر داتا ہے۔ عمر نے  
مستہ خود حرام کیا ہے اور صحابہ کرام نے اس وقت سکوت اس لئے  
اختیار فرمایا کہ ہر علم کو ہر وقت ظاہر کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ کسی  
مصلحت کی وجہ سے صحابہ خاموش رہے ہیں۔



و کلا صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ نبی کریم کی خاموشی کے علاوہ اور کسی خاموشی کی

کوئی وقعت نہیں ہے اس فیصلہ نے سکوتِ صحابہ کی دلیل کو ناکارہ کر دیا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۳۲۳ کتاب الاحکام بالکتاب والسنة  
وقد اتفقوا على ان تقرير النبي لما يفعل بحضرة اذ يقال ويطلع عليه

بغير انكار قال علي الجواز لان العصمة تنفي عنه ما يحتمل  
في حق غيره فلا يقرر على الباطل فمن ثم قال من غير الرسول فان  
سكوتہ لا يدل على الجواز . . . باب من رأى ترك النكاح من النبي محبة

ترجمہ : اگر کوئی شخص میں کریم کے سامنے کوئی کام کہے یا بات کرے  
اور آنجناب اس قول اور فعل پر مطلع بھی ہوں اور اس کو نہ روکیں اور نہ ٹوکیں  
تو یہ تقریر بھی اس فعل اور قول کے جواز کی دلیل ہے کیونکہ حضور پاکؐ

معصوم ہیں اور جو احتمال دوسروں کے حق میں ہے وہ عصمت کے باعث  
آنجناب سے منفي ہے پس نبی کریم باطل پر تقریر نہیں کریں گے۔

اور اسی جیسے امام بخاری نے فرمایا ہے من غیر الرسول کہ رسول پاکؐ  
کے علاوہ کسی کی خاموشی جواز پر دلالت نہیں کرتی۔

اسی عبارت کے بعد ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی قول کتاب  
اور سنت کے خلاف ہو تو اس قول کو چھوڑ دیا جائے گا اور کتاب سنت

پر عمل کیا جائے گا۔ نوٹ : ما نحن فیہ میں قول عمرؓ ہے کہ مستحرم ہے  
اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ مستحلال ہے پس مسلمان

قول عمر کو چھوڑے گا اور حکم خدا اور رسولؐ کے سامنے سر جھکائے گا



و کلا صحابہ اپنا فیصلہ کہ خاموشی صرف کنواری کی اور نبی کریم کی

حجت ہے اور اس فیصلہ سے سکوت صحابہ والا ہم ناکارہ ہو جاتا ہے

اہلبیت کی معتبر کتاب محلی ص ۱۸۱ بن حزم از تشیید المطاعین ص ۱۱۶۹

والسکوت ليس رضا الا من اثنين فقط احدهما رسول الله

الماثور بالبيان ... والثاني اليك في نكاحها لنحن الموار في ذالك

... فان ما عدا رسول الله فيك تقيية اذ تدبر في امر او تروية اولاً

میری ان سکوت کے لازم یہ شئی و هذا هو الحق انتهى

ترجمہ صرف دو کی خاموشی حجت ہے ایک رسول پاک اور دوسری کنواری

کیونکہ کنواری کی بابت نہیں وارد ہے کہ نکاح میں اس کی خاموشی اس کی رضا

کی دلیل سے اور رسول پاک کے علاوہ جو خاموشی اختیار کرتا ہے عین

ممکن ہے کہ تقيية کی وجہ سے یا کچھ تدبر کی وجہ سے خاموش ہو اور

نہ یا وہ اس لئے خاموش ہے کہ وہ تقيية رکھتا ہے کہ اس کی خاموشی سے

کچھ بھی نہیں ہوگا۔

و کلا صحابہ کو دیا اور انصاف کے واسطے سے دعوت کر

عمر کا متو کو حرام کرنا اور و کلا صحابہ اس کی صفائی میں یہ عذر پیش کرنا کہ

اگر متو فی الواقع حرام نہ تھا اور عمر نے منع کیا تھا تو صحابہ نے نیکر کیوں نہ

کی یہ عذر اور عمر کی صفائی بالکل درست نہیں ہے کیونکہ ہم اس دعویٰ کا

صحابہ کو غلط سمجھتے ہیں کہ صحابہ خاموش رہے عمر کی مسئلہ متو میں مخالفت

میں کی بڑا کریم مذکورہ تفصیلات کا مطالعہ ایک بار پھر کریں۔



متوہ کچھ حلال ہونے کی چوتھی دلیل صحابہ کی یہ گواہی ہے کہ

متوہ جنابِ عمر نے ہی سب سے پہلے منع کیا ہے۔

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۲۲ کتاب الحج

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ارشاد الناری ج ۲ کتاب الحج

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۱۳۶ بوجہ عمر

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۴۵۲ ذکر طزوہ عبیر

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الاوائل ص ۱۷۷ لعسکری

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص ۱۷۱ از الخدیو

فتح الباری م باب تمتع علی عهد اہل بیت۔۔۔ یعنی عمران بن حصین

کی عبارت ما تمتعنا علی عهد رسول اللہ و نزل القرآن قال

رجل ہرادیہ ما شاعر۔۔۔ واعزب الکمرانی فقال ان المراد بہ

عثمان و لا ولی ان یفسر بعمر فافہ اوّل من نسخی عنہا۔

ترجمہ بہ عمران صحابی بیان کرتا ہے کہ زمانہ رسالت میں ہم نے متوہ کیا

ہے اور قرآن نازل ہوا ہے اور ایک مرد نے اپنی رائے سے کہا کہ انی

نے کہا ہے کہ مراد عثمان ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ رجل سے مراد عمر لیا جلتے

جائے کیونکہ عمر پہلا وہ شخص ہے جس نے متوہ کو منع کیا ہے۔

نوٹ بہ اسی روایت کو امام رازی کسی نے اپنی تفسیر کبیر میں سورہ نساء

پہ آیت فما استمتعتم کی تفسیر میں لکھا ہے اور امام صاحب کے

اس فیصلہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس روایت کا تعلق متوہ النساء سے ہے



ارشاد الساری م قال رجل یرأیہ ماشاء هو عمر بن الخطاب  
 کی عبارت م لا عثمان بن عفان لان عمر اول نھی عنہا  
 امام اہلسنت قبطانی فرماتے ہیں رجل سے مراد حضرت عثمان نہیں ہے  
 بلکہ حضرت عمر ہے کیونکہ عمر ہی پہلا شخص ہے جس نے متو کو منع کیا ہے۔  
 تاریخ الخلفاء فی اولیات عمر قال العسکری ہوا اول من سن  
 کی عبارت م ا قیام شہر رمضان و اول من حرم المتعة و اول  
 من جمع الناس فی صلوۃ الجنازة علی اربع تکبیرات  
 ترجمہ عمر پہلا شخص ہے جس نے نماز تراویح والی ہدعت جاری کی ہے  
 اور عمر ہی پہلا شخص ہے کہ جس نے متو کو منع کیا ہے اور لوگوں کو چار  
 تکبیر پڑھنے پر مجبور کیا ہے۔

سیرت حلبیہ م ان اول من حرم المتعة سیدنا عمر رضی اللہ عنہ  
 کی عبارت م پہلا شخص جس نے متو کو منع کیا ہے ہمارے حضرت عمر ہیں  
 صحیح مسلم کی م منقول ان الغدیر هو عمر بن الخطاب  
 شرح نووی م لانہ اول من نھی عن المتعة  
 حضرت عمر پہلا وہ شخص ہے جس نے متو کو منع کیا ہے۔

نوٹ۔ ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہر مسلمان  
 بھائی گوریانت اور انصاف کا واسطہ دے کر ہم دعوت مکر دیتے ہیں  
 کہ اگر متو بقول و کلام صحابہ زمانہ رسالت میں منع ہو گیا تھا تو پھر و کلام  
 صحابہ نے یہ کیوں رپورٹ دی ہے کہ عمر پہلا شخص ہے جس نے متو کو منع  
 کیا ہے اس رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ متو زمانہ رسالت میں حلال  
 تھا اور عمر نے کسی وجہ سے غار رکھا کہ متو سے منع کر دیا۔



متو کے حلال ہونے کی پانچویں دلیل کہ صحابی رسول اللہ  
عبداللہ بن عباسؓ بھی اسما و سنت الی بکر کی طرح متو کو حلال جانتا تھا  
دلیل اول

دلیل اول ابن عباسؓ کے متو کو حلال جاننے کی سنی علماء کی گواہی ہے

- ۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عنایہ شرح ہدایہ ج ۱۳ باب نکاح
- ۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص ۱۰۰
- ۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسائل ص ۱۴۴ باب متو
- ۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ج ۱۵ کتاب النکاح
- ۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب موطا کی شرح دررقانی ج ۱۵۴
- ۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۱۲ کتاب النکاح
- ۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مبسوط سرخسی ص ۱۰۰
- ۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء ص ۱۰۰
- ۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب بیان الحقائق شرح کنز الدقائق ص ۱۰۰
- ۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب رمز الحقائق شرح کنز الدقائق ص ۱۰۰
- ۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب خزائن الروایات ص ۱۰۰
- ۱۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کافی

عنایہ شرح ج ۱۳ فی نکاح المتو خلاف مالک رحمہ اللہ بخیر عندہ

ہدایہ ص ۱۰۰ وسوال الظاہر من قول ابن عباس

ترجمہ بلخصہ امام مالک اور ابن عباس کے نزدیک متو جائز ہے۔



اور جزا المسائل ۴ و حکى عن ابن عباس أنها جائزة وعلیہ اکثر اصحابہ  
کی عبارت ۵ ابن عباس اور اس کے اصحاب کے نزدیک متعہ جائز ہے  
نساوی قاضی خان ۶ لا تنقض النکاح بلفظ المتعة وھی باطلہ عندنا  
کی عبارت ۷ لا لقیید الحل خلاقا بن عباس و عالت

لفظ متعہ سے بقول قاضی خان کے نکاح صحیح نہیں ہے اور اس میں  
امام مالک اور عبد اللہ بن عباس نے اختلاف کیا ہے ان کے نزدیک متعہ صحیح ہے  
سوطی کی شرح ۸ ثبت المہراز عن جمع الصحابة کجابر . . . واسما  
در قاضی ۹ بنت ابی بکر و ابن عباس صحابہ کرام سے مشک جابر ابن عباس  
اور اسماء سے متعہ کا جواز ثابت ہے .

فتح الباری ۱۰ خیال ابن بطلال بروی اہل مکہ والیمن عن ابن عباس  
کی عبارت ۱۱ اباحۃ المتعہ .

اہل کواہل میں نے ابن عباس سے اباحت متعہ کی روایت کی  
صحیح مسلم کی ۱۲ فتح بروی عن ابن عباس و عثمان بن عفان  
شرح نووی ۱۳ السلف اباحتہ

ابن عباس اور عائشہ اور بعض سلف سے اباحت متعہ کی روایت آئی  
جہان النجاشی ۱۴ واشتھر عن ابن عباس تحلیلھا ارتبعہ علی ذالک  
کی عبارت ۱۵ اکثر اصحابہ من اہل مکہ

ذل تحلیل متوکلا بن عباس سے مشہور ہے اور اہل مکہ بھی تحلیل کے قائل ہیں  
مرزا الحقائق ۱۶ و قال مالک هو جائز لانہ کان مشروعا واشتھر عن عباس  
کی عبارت ۱۷ تحلیلھا ترجمہ امام مالک کہتا ہے کہ متعہ جائز تھا لہذا اب  
بھی جائز ہے اور ابن عباس سے جواز متعہ کا مسئلہ مشہور ہے اور  
اہل مکہ اور اہل یمن بھی اس کو جائز جانتے تھے .



# دلیل دوم ابن عباس کے متعہ کو حلال کہنے کی یہ ہے کہ ان کے حلیت متعہ والے فتویٰ کی شعرائے خوب تعریف فرمائی ہے

اہلسنت کی معبر کتاب تفسیر کبیر ج ۱۹ ص ۲۴ آیت متعہ

اہلسنت کی معبر کتاب سین الکبیری البیہقی ج ۲ ص ۲۵۵

اہلسنت کی معبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ ج ۱ ص ۱۵۱

اہلسنت کی معبر کتاب فیل الاوطار ج ۱ ص ۱۵۳

تعلی الاوطار عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ما تقول فی  
کی عبارت المتعہ فقد اکثر الناس فیہما حتی قال فیہما الشاعری  
سعید بن جبیر ابن عباس سے پوچھا کہ آپ متعہ کے بارے کیا فرماتے ہیں  
لوگ اور شعراء آپ کے حلیت متعہ والے فتویٰ کا خوب ذکر کرتے ہیں  
تفسیر کبیر کی ان الناس لہذا ذکر والاشعار فی فتا ابن عباس فی المتعہ  
روایت کا بواہر متعہ کے بارے جب شعراء نے ابن عباس کے اشعار کو ذکر کیا  
نوٹ ہر باب انصاف ابن عباس کا متعہ کو حلال سمجھنا یہ ایک ناقابل انکار  
چیز ہے تو کیا یہ صحابی رسول اللہ خدا اور رسول کا مقابلہ کر رہا تھا کہ خدا اور  
رسول کے نزدیک متعہ حرام تھا مثل زنا تھا اور یہ صحابی رسول اللہ اس زنا کو  
حلال کہتا تھا۔ اگر اس طرح ہے تو پھر معلوم ہوا کہ صحابہ کرام میں بھی خراب لوگ  
تھے اور اگر متعہ شریعت میں حلال تھا صرف من مافی کہتے ہوئے جناب علم نے  
متعہ کو حرام فرمایا تھا۔ تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام میں ایسے لوگ  
تھے جو حکم خدا کے سامنے اکڑ جاتے تھے۔



دلیل سوم ابن عباس کے متو کو حلال کہنے کی یہ ہے کہ وہ غیر متو  
کا فتویٰ دینے والوں کا آسمان سے پتھر پڑنے اور دوسرے عذاب سے ڈراتے تھے

المستفت کی مستبر کتاب زاد المعاد ج ۱ ص ۲۵۴

وقال ابن عباس لمن كان معارضة فيها بأبي بكر وعمر ليوثك أن ينزل  
عليكم حجارة من السماء أقول - قال رسول الله - وتقولون  
قال أبو بكر وعمر

ترجمہ :- جو لوگ ابن عباس سے یہ کہتے تھے کہ تم متو کو حلال کہتے ہو۔ اور  
ابو بکر و عمر اس کو منع کرتے تھے ابن عباس نے ان سے فرمایا کہ قریب کہ تم پر  
آسمان سے پتھر نازل ہوں۔ میں تمہارے سامنے قول رسول اللہ کو پیش کرتا  
ہوں اور تم میرے سامنے خلاف قول ابو بکر و عمر کو پیش کرتے ہو  
توٹ :- اس باب کو زاد المعاد غور سے پڑھیں۔

**عروہ اور ابن عباس کا مسئلہ متو کی بابت مناظرہ**

زاد المعاد ج ۱ ص ۲۵۴ عروہ نے ابن عباس سے کہا کہ تو متو کو حلال کہتا ہے  
اور تو خدا سے نہیں ڈرتا۔ ابن عباس نے کہا کہ تو اپنی ماں سے جا کر متو  
کا مسئلہ پوچھ عروہ نے کہا کہ ابو بکر اور عمر نے متو نہیں کیا ابن عباس  
نے فرمایا کہ میں نہیں دیکھتا کہ تم ان فضول باتوں سے رک جھاؤ حتیٰ کہ تم پر  
عذاب خدا نازل ہو۔ میں تم کو رسول اللہ کا فرمان سناتا ہوں اور تم مجھ  
کو ابو بکر اور عمر کی باتیں سناتے ہو



دلیل چہارم ابن عباس کے متعلق حلال کرنے کی یہ ہے کہ جس میں اس  
نے اولاد زبیر کو مسئلہ متعہ ماں سے پوچھنے کا مشورہ دیا  
اور انگلیٹھی انگلیٹھی کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ السنن کی معتبر کتاب عقد الفرید <sup>۲۶۹</sup> عبد ربیعہ مالکی  
۲۔ السنن کی معتبر کتاب المحاضرات <sup>۲۱۴</sup> الحدید <sup>۱۲</sup> اربعہ اصحابی  
۳۔ السنن کی معتبر کتاب مروج الذهب <sup>۹</sup> ذکر معاویہ بن یزید  
۴۔ السنن کی معتبر کتاب شرح لابن ابی الحدید <sup>۹</sup> ذکر اخبار ابن زبیر  
۵۔ السنن کی معتبر کتاب زاد المعاد <sup>۲۱۴</sup> ذکر حج

زاد المعاد قال عروہ لابن عباس ألا تسمعی اللہ ترخص فی المتعہ قال  
کی عبارت ابن عباس سل املت یا عریبہ

ترجمہ جناب عروہ بن زبیر نے ابن عباس کو کہا کہ تو خدا سے کیوں نہیں فرماتا  
اور تو متعہ کو حلال سمجھتا ہے ابن عباس نے کہا کہ تو اپنی ماں سے پوچھ۔  
نوٹ یہ معلوم ہوا کہ عروہ بن زبیر کی ماں نے مسئلہ متعہ کے بارے میں کچھ خاص تجربات  
حاصل کئے ہوئے تھے اور اس کے پاس اس بات پر اپنی ڈگری تھی اور  
اور مستند بوداؤ <sup>۲۱۴</sup> سے حوالہ گزر چکا ہے کہ جب کسی شخص نے اسما بنت ابی بکر سے  
عبداللہ بن زبیر اور عروہ بن زبیر کی ماں سے متعہ کے بارے میں پوچھا تو اس نے ایک نیت لہائی  
فرمایا فعلنا علی عهد النبی کہ زمانہ رسول اللہ میں متعہ ہم نے خود کیا ہے۔

المحاضرات <sup>۲۱۴</sup> الحدید <sup>۱۲</sup> عبداللہ بن زبیر نے ابن عباس کو متعہ کے حلال سمجھنے کا  
کی عبارت ملاحظہ دیا تو ابن عباس نے کہا سل املت کیف سطعت اطعام بیضاوی  
ایک کہ تو ماں سے پوچھ اس میں او برقر ہے باپ میں متعہ کی انگلیٹھی کس طرح گرم  
اور روشن ہوتی۔



دلیل پنجم ابن عباس کے متذکرہ حلال کرنے کی ہے کہ بقول ابن عباس  
 عمر نے متذکرہ حرام کر کے لوگوں کو قیام کی ناکامی کا محتاج کر دیا۔

۱. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ج ۲ ص ۱۲۰ پ ۱ آیت متذکرہ

۲. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ج ۱۲ ص ۱۲۰ پ ۱

۳. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر احکام القرآن ج ۱ ص ۱۲۰ پ ۱

۴. اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج ۱ ص ۱۵۲ پ ۱ النکاح

۵. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ج ۱ ص ۱۲۱

۶. اہلسنت کی معتبر کتاب نہایہ لابن اثیر ج ۲ ص ۲۸۸ مادہ شفا

۷. اہلسنت کی معتبر کتاب مجمع البحار ج ۱ ص ۱

۸. اہلسنت کی معتبر کتاب بدایۃ المجتہد ج ۲ ص ۵۸ ازغفریر

۹. اہلسنت کی معتبر کتاب الفائق لزمختاری ص ۱ لغت شقی

۱۰. اہلسنت کی معتبر کتاب لسان العرب ص ۱ شقی

۱۱. اہلسنت کی معتبر کتاب تاج العروس ص ۱ شقی

تفسیر درمنثور ج ۱ وخرج عبد الرزاق وابن منذر من طریق عطاء بن ابی

کی عبارت عباس قال یرحم اللہ عمر ما کانت المتعبدہ الا رخصۃ

من اللہ رحم بہا امۃ محمد ولولا نبیہ عنہا ما احتاج الحلالین

الا شقی وہی التی فی سورۃ النساء فیما سمعتم بد منہن الی کذا

وکذا من الاہل علی کذا وکذا . . . . . واخیرانہ سمع ابی

عباس یراھا الا کحلال الا کح



## بقول ابن عباسؓ سب عمر کی وجہ سے لوگ رحمت خداوندی مجھ و عمر کو گئے

ترجمہ۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ متعہ لوگوں کیلئے اللہ پاک کی طرف سے رحمت تھا اور خدا رحم کرے عمر پر اس کی وجہ سے لوگ اس رحمت سے محروم ہو گئے اور اگر عمر متعہ سے منع نہ کرتا تو سوائے شقی کے کوئی زنا کا محتاج نہ ہوتا۔ عطا کہتا ہے کہ ابن عباسؓ اس وقت متعہ کو حلال جانتا تھا۔ نوٹ :- علامہ سیوطیؒ نے سند عالی سے یہ نقل کیا کہ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ابن عباسؓ نے حرم متعہ میں تکذیب عمر فرمائی ہے اور یہ دونوں صحابی ہیں۔ ان میں سے ایک کا غلطی پر ہونا ضروری ہے اور وہ عمر ہے کیونکہ ان کا فرمان قرآن کے خلاف ہے۔ لیل الماوطاءم <sup>جلد ۱</sup> وکان ابن عباس یقول یرحم اللہ عمر ما کانت المتعۃ الا کی عبارت رحمة رحم اللہ بہا عبادہ ولو کانہی عمر لما احتیج الی الزنا ابدا۔ ترجمہ۔ ابن عباسؓ فرماتے تھے کہ متعہ بندوں پر اللہ کی رحمت تھی اور خدا رحم کرے عمر صاحب پر اگر وہ متعہ سے لوگوں کو منع نہ کرتا تو کبھی بھی کوئی شخص زنا کا محتاج نہ ہوتا۔ نوٹ۔ بڑی شرافت سے ابن عباسؓ نے عمر صاحب کی تکذیب فرمائی۔ **تفسیر قرطبی** <sup>جلد ۱</sup> عن ابن عباس انہ قال ما کانت المتعۃ الا رحمة رحم اللہ کی عبارت <sup>جلد ۱</sup> بہا ہذہ الامۃ لو کانہ منہا ہم عمر عنہا ما زلی الا شقی ترجمہ۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نکاح متعہ اس امت کے لئے اللہ پاک کی رحمت تھی اور اگر جناب عمر اس متعہ سے لوگوں کو منع نہ کرتے تو سوائے شقی کے کوئی زنا نہ کرتا۔ نوٹ۔ ارباب انصاف حضرت ابن عباسؓ کو بھی غلط سمجھیں۔ آج جناب بھی عمر کی طرح صحابی ہیں اور ان کا یہ فرمان متعہ کے حلال ہونے کا ٹھوس ثبوت ہے مگر متعہ زنا ہوتا تو عمر کے اس کو منع کرنے پر ابن عباسؓ افسوس نہ فرماتے۔



ارباب صحاح اور سنن کی کتابیاں کہ ابن عباس سے متعلق حلال جانتا تھا  
 اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد ۱ کتاب النکاح  
 اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم جلد ۱ باب نکاح  
 اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی جلد ۱  
 اہلسنت کی معتبر کتاب سنن الکبریٰ جلد ۱ کتاب النکاح  
 اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور جلد ۱

صحیح بخاری میں عن ابی جبرہ قال سمعت ابن عباس سئل عن متعة النساء  
 کی عبارت سا فرخص۔ ابو جبرہ کہتا ہے کہ ابن عباس سے عورتوں کے متعہ کی  
 بابت سوال ہوا اور میں نے سنا انہوں نے فرمایا کہ رغبت پہا اور حلال ہے۔  
 نوٹ :- اس جگہ ان کے مرقی نے دم چھلا لگایا مگر وہ غلط ہے۔

صحیح مسلم میں القذکات المتعة تفعل علی عهد امام المتعین یرید رسول اللہ  
 کی عبارت کہ ابن زبیر نے مکہ میں خطیب کے دوران ابن عباس سے پر طعنہ لگاتے  
 ہوئے فرمایا کہ خدا نے جن کے دلوں کو ان کی آنکھوں کی طرح اندھا کر دیا ہے  
 وہ متعہ کی حلیت کا فتویٰ دیتے ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ تو یہ علم ہے۔  
 متعہ امام المتعین سید المرسلین کے زمانہ میں کیا جاتا تھا یعنی رسول اللہ کے زمانہ  
 میں۔ ابن زبیر نے پھر رطب حکومت دیا کہ اگر تو نے متعہ کیا تو میں سنگسار کروں گا  
 نوٹ :- ابن زبیر کا زمانہ حکومت ابو بکر و عثمان کے بہت بعد آیا ہے اور ابن زبیر  
 کا تحلیل متعہ کی بابت ابن عباس سے نوک جھوک کرنا اس بات کا ٹھوس ثبوت  
 ہے کہ ابن عباس سے متعہ کو حرام کرنے میں عمر کو غلطی پر سمجھتا تھا اور خود متعہ کو  
 جائز اور حلال جانتا تھا کیونکہ رسول اللہ متعہ کو حلال جانتے تھے۔



مکہ اور مدینہ پاک کے لوگوں کے درمیان ناز مسٹے عورتوں سے وطی فی دہر  
اور متعہ اور انہی فتوؤں کے باعث فقہاء حجاز کا سر فخر سے بلند ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج ۱۵۳ کتاب النکاح

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۱۴۳

فتح الباری میں ابن ہلال کہتا ہے کہ اہل مکہ اور یمن نے اباحت متعہ کی ابن عباس سے  
کی بھارت کی روایت کی ہے۔ تم قائل۔ اور آئندہ کی ایک جماعت نے یقین کی حد تک  
فرمایا ہے کہ ابن عباس اباحت متعہ کے فتویٰ میں متغیر ہے وہی من المسائل  
المشہورہ وہی مذکرۃ المخالف ابن عباس کا متعہ کو حلال کہنا ان مسائل  
مشہورہ میں سے ہے کہ جن میں کہا جاتا کہ مذکرۃ المخالف

نیل الاوطار میں قال الاوزاعی۔ تیراث من قول اهل الحجاز خمس فذكر  
کی بھارت کا منها متعة النساء من قول اهل مكة وايتان النساء  
فی اوہدھن من قول اهل المدينة۔ وروی اهل مكة عن ابن عباس  
اباحت المتعة۔ اور اسلی امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ اہل حجاز کے قول سے ہ  
باتیں چھوڑی جائیں گی۔ اور ان میں سے ایک تو اہل مکہ کا فتویٰ ہے کہ متعہ حلال ہے  
اور دوسرا اہل مدینہ کا یہ ناز فتویٰ کہ عورتوں کی وطی فی دہر جائز ہے اہل مکہ  
نے ابن عباس سے اباحت متعہ کی روایت کی ہے۔

نوٹ۔ اہل مکہ و کھڑے صحابہ کی نظر میں بڑی شان والے ہیں اور یہ فقہاء متعہ  
کو حلال جانتے تھے اگر متعہ یا لفرض نہ نا ہے تو کیا یہ تمام و کلام صحابہ نہ نا  
کو حلال جانتے تھے اور فقہ مکہ ابن جریر نے تو خود عورت سے متعہ کیا ہے۔



ابن عباس کے متو کو حلال جاننے کی بابت وکلا صاحبہ کے لنگڑے پورے عذر

ابن عباس کی کلام وکلا صاحبہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس چونکہ حرمت کا علم نہ تھا  
صفائی میں پہلا عذر کرنا نسخِ حلیت متعہ کا ان کو پتہ ہی نہ تھا اس سلسلے میں  
تمام زندگی متعہ کو حلال سمجھتے رہے۔

جواب / یہ م رعب حکومتی ہے جناب عطر کا متعہ سے منع کرنا اور ابن عباس  
عذر ضعیف ہے لکھا نہ ماننا اور ابن عباس کا بھی ابن عباس کو تحلیل متعہ سے منع کرنا  
اور ابن عباس کا ان کو ان کی ماں کے متعہ کرنے کا طعنہ دینا اس بات کا ثبوت ہے  
کہ ابن عباس تحریم متعہ کو غلط سمجھتے تھے اور جناب عمر و قیرہ کی تکذیب کرتے تھے۔  
ابن عباس کی صفائی م ابن عباس سے حرمت متعہ اور تحلیل متعہ کے  
میں دوسرا عذر سادہ آیات مروی ہیں۔ اور تحلیل و تحریم کے اجتہاد  
کی صورت میں تحریم مقدم ہے پس متعہ حرام ہے۔

جواب / یہ عذر بھی حضرت فاضل بقول عائشہ صدیقہ یعنی عثمان فرماتے ہیں  
ضعیف ہے تاکہ تحلیل اور تحریم کے اجتہاد کی صورت میں تحلیل کو  
مقدم کرنا اولیٰ ہے ثبوت کے لئے تفسیر کبیر ص ۱۰۷ آیت۔ وان  
تجمعوا بین الاختین ملاحظہ ہو۔ وکیل صاحبہ فرما رازی لکھتا ہے وعن  
عثمان انه قال احلتھما آیہ وحرمتھما آیۃ والتعلیل اولیٰ۔  
جناب عثمان فرماتے ہیں کہ جمعِ اختین کو ایک آیت نے حلال اور ایک آیت  
نے حرام فرمایا ہے اور ایسے حالات میں تحلیل کو ترجیح دینا اولیٰ ہے۔  
ہم شیوخ کہتے ہیں کہ ابن عباس کے کہیں میں بھی تم سنی عثمان کا کہنا مانو  
اور تحلیل متعہ کو ترجیح دو۔



ابن عباس نے مسئلہ متوعہ میں جناب عمر کو زندگی بھر قہقہہ لایا ہے اور  
ابن عباس نے متوعہ کے حلال ہونے کے فتویٰ کے لئے دم ہلکے رجوع نہیں کیا

۱. اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۱۰

۲. اہلسنت کی معتبر کتاب فتح القدر شرح ہایہ ج ۱۰ نکاح

۳. اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسائل شرح موطا امام مالک ج ۲

۴. اہلسنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۲ ذکر متوعہ

۵. اہلسنت کی معتبر کتاب انسان العیون ج ۲ خیر کا ذکر

۶. اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ لاین کثیر الشافعی ج ۱۰ خیر

۷. اہلسنت کی معتبر کتاب تحفۃ المحتاج شرح منہاج ص

۸. اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج ۱۰ نکاح

فتح الباری م مروی عن ابن عباس الرجوع باسانید ضعیفہ و

کی عبارت - اجازۃ المتعہ عنہ اصح و هو مذهب الشیعہ

جواز متوعہ کے فتویٰ سے ابن عباس کا رجوع کرنا ضعیف سند سے مروی ہے

اور صحیح کے جائز ہونے کی روایت ابن عباس سے زیادہ صحیح ہے

نوٹ - یہ فیصلہ فتح الباری ہے جو کہ مشاہیر العزیز کی نگاہ میں منکر صحیح بخاری

ہے اور اس پر بہستان المحدثین گواہ ہے -

تاریخ لاین کثیر مع هذا ما رجع ابن عباس عما كان يذهب

کی عبارت - الیہ من اباہما ابن عباس کا جواب متوعہ کا

فتویٰ تھا انہوں نے اس فتویٰ سے رجوع نہیں فرمایا



سمرقات شرح مشکوٰۃ۔ فقد ثبت انه مستعمل القول علی جوازها  
 کی عبارت۔ ابن زبیر نے ابن عباس کو طعنہ دیا حلیت متعہ  
 کے فتویٰ کا اور یہ عقدہ حضرت علیؑ کی وفات کے بعد ابن زبیر کی خلافت کے دوران  
 ہوا ہے پس ثبات ہو گا کہ ابن عباس جواز متعہ کے قول پر آخر تک قائم تھے۔  
 فتح القدیر شرح۔ فقد ثبت ان عباس مستعمل القول علی جوازها  
 ہر ایہ کی عبارت کہ جواز متعہ پر ابن عباس کا آخر تک قائم رہنا ثابت ہے

### و کلاماً صحابہ میں تمہاری ماں کے ورثہ کا واسطہ انصاف کرو

کتاب الہدایت کنز العمال۔ کتاب الفضائل باب فضائل صحابہ فضائل  
 ابن عباس میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابن عباس کی شان میں فرمایا یہاں شہید  
 انک تنطق من بیت نبوتہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو بیت نبوت سے ہوتا ہے  
 اور ہم شیخ خیر اہل یہ کہتے ہیں کہ ابن عباس کا عمر کی تحریم متعہ میں مخالفت کرنا  
 اور بلکہ عمر پاری کے تمام صحابہ کی اس مسئلہ میں مخالفت کرنا اور اعلان متعہ کو  
 حلال کہنا۔ یہ ابن عباس کا بیت نبوت سے ہونے کا ثبوت ہے۔ کیا یہ ابن عباس  
 صحابی نہ تھا کیا ابن عباس دشمن اسلام اور مخالف قرآن تھا کیا تمام زندگی اس  
 کو وہ روایت نہ مل سکی۔ جس میں متعہ حرام بتایا گیا ہے۔ اگر متعہ زنا ہے  
 تو کیا صحابی ابن عباس تمام زندگی زنا کو حلال جانتا رہا۔ افسوس ابن عباس  
 زندگی بھر متعہ کو حلال کہنے کے باوجود مسلمان رہا۔ اور شیعوں مذہب  
 والے متعہ کو حلال کہنے سے بقول ناصب کے اسلام سے خارج  
 ہو گئے۔



متو کے حلال ہونے کی چھٹی دلیل یہ ہے کہ صحابی رسول اللہ  
 عمران بن حصین بھی اس آیت ابی بکر کی مانند متو کو حلال جاننا تھا

- ۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۵ شمارۃ الرازی
- ۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر عزائب القرآن ص ۱۲ پ ۵
- ۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجیز المسائل شرح موطا مالک ص ۳۹۳
- ۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ثعلبی ص ۱ از تفسیر المطاع ص ۳۹
- ۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لالی حیان ص ۲۱۸ شمارۃ
- ۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۲۵۲
- ۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۲۷۷ کتاب التفسیر
- ۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۸۹ کتاب التفسیر
- ۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۳۷۳ کتاب الحج
- ۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۳۲۰ آیت متو  
 تفسیر قرطبی م ولم یؤخس فی نکاح المتعة الا عمران بن حصین وابن عباس  
 کی عبارت اوطا ثقتہ من اهل البيت

علامہ قرطبی نے ابو بکر طرطوسی کا فرمان بیان کیا ہے کہ نکاح متو میں ابن عباس  
 اور عمران بن حصین نے ہی اجازت دی ہے اور بعض صحابہ اور بعض اہلسنت  
 نے بھی نکاح متو کے حلال ہونے کو بیان فرمایا ہے۔

نوٹ۔ اگر متو منع ہے اور زنا کی مثل ہے تو عمران جیسے صحابی کو کیا دورہ  
 پڑ گیا تھا کہ وہ بھی پاک کی مخالفت کرتے ہوئے متو کو حلال کہتا تھا۔



## عمران صحابی متوحہ کی حلیت کا فتویٰ دیکر جناب عمر کی تکذیب کی ہے

مذاہب القرآن وقیل المرار بہا حکوا المتعہ۔۔۔ والفقو۔ اعلیٰ انہا کات مباحۃ  
 کی عبارت فی اعلیٰ الاسلام۔۔۔ وذهب الباقون ومنہم الشیعۃ  
 الی انہا مایۃ کما کانت ویروہی ہذا عن ابن عباس وعمران بن حصین و  
 اما عمران بن حصین فانتہ قال سزلت آیۃ المتعہ فی کتاب اللہ ولعہ شزل  
 بعد ہا آیۃ تنسخہا وأمرنا بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃنا بعد  
 ومات ولم ینہا عنہا فقہ قال رجل مرأیہ ما ختم یرید ان عمر نہی عنہ  
 ترجمہ امام اہلسنت علامہ نظام الدین فیثا پورشی فرماتے ہیں کہ اہل اسلام علیہ قول بھی  
 ہے کہ آیت فہا استمتعتم سے مراد حکم نکاح متوحہ ہے اور جمہور اہلسنت  
 کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نکاح متوحہ ابتداء اسلام میں حلال تھا  
 اور پھر منسوخ ہو گیا اور جمہور کے علاوہ باقی مسلمان اور ان میں شیعہ بھی  
 شامل ہیں وہ کہتے ہیں کہ متوحہ جس طرح حلال تھا اسی طرح اب بھی حلال ہے  
 اور متوحہ کا پہلے کی طرح حلال رہنا ابن عباس اور عمران بن حصین صحابی ہے  
 بھی روایت کیا گیا ہے اور عمران صحابی نے فرمایا ہے کہ کتاب خدا میں آیت متوحہ  
 نازل ہوئی ہے اور اس کے نزول کے بعد کوئی ناسخ آیت اسکی نہیں آئی اور متوحہ  
 کی نبی پاک نے میں اجازت دی ہے اور سمجھتے ان کے زمانہ میں متوحہ کیا ہے اور  
 رسول اللہ نے وفات پائی تھا اور ہم کو متوحہ سے منع نہیں فرما کر گئے پھر کیا مرد نے  
 اپنی مرضی سے جو چاہا عمران کی رجل سے مراد یہ ہے عمر نے منع کیا ہے۔  
 نوٹ سنی مفسر نے عمران کی تقریر کو آیت متوحہ کی تفسیر میں درج کر کے یہ ثابت  
 کر دیا ہے کہ مراد آیت متوحہ سے فہا استمتعتم ہے اور سنت کی رسوائی کے  
 لئے یہی کافی ہے۔



عمران صحابی نے جو از متعہ کا اعلان فرمایا کہ شیعیان علی کی سچائی کا اعلان کر دیا

تفسیر کبیر۔ واما عمران بن الحصین فانہ قال نزلت آیۃ المتعہ فی کتاب  
کی عبارت۔ اللہ ولہم یفرل بعد ہا آیۃ تفعہا و امرنا بہا رسول اللہ  
و متعنا بہا و مات ولم یمنہا عنہ ثم قال رجل ہرأیہ ما شاء

ترجمہ ملخص عمران نے فرمایا کہ آیت متعہ قرآن میں نازل ہوئی ہے اور اس کے  
بعد اس کی کوئی ناسخ آیت نہیں آئی اور ہم نے اذن رسالت سے متعہ کیا ہے  
اور نبی کریم نے وفات پائی ہے اور متعہ سے منع بھی نہیں فرمایا اور اس  
مرد نے اپنی مرضی سے جو چاہا کر ڈر دے دیا۔

صحیح بخاری عن عمران بن حصین قال انزلت آیۃ المتعہ فی

کی عبارت۔ کتاب اللہ ففعلنا ہا مع رسول اللہ ولم یفرل قرآن  
یخرمہ ولم یمنہا حتی مات قال رجل ہرأیہ ما شاء

ترجمہ۔ عمران کہتا ہے کہ آیت متعہ قرآن میں نازل ہوئی ہے اور ہم نے اس پر  
محض و پاک کے زمانہ میں عمل کیا ہے اور پھر قرآن میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی  
جو متعہ کو حرام کرے اور نبی کریم کی وفات ہو گئی ہے اور آنجناب نے بھی  
منع نہیں فرمایا پھر اپنی مرضی سے مرد نے منع کر دیا۔

نوٹ۔۔ عمران صحابی کی مراد آیت متعہ سے۔ آیت ففعلنا استمتعتم بہ مگر  
امام بخاری صاحب بڑے محدث ہونے کے باوجود اس جگہ خطا کر گئے۔  
اور عمران صحابی کے قول کو سورہ نساء میں لکھنے کی بجائے سورہ بقرہ میں  
لکھ دیا اور امام راوی اور امام نیشاپوری جناب بخاری کی خطا کی طرف توجہ  
کرتے ہوئے قول عمران کو سورہ نساء آیت متعہ کی تفسیر میں لکھا ہے۔



احمد بن حنبل کی توثیق سب پاک ہے وہ بھی رسول کی صحابی پاک ہے

تفسیر ثعلبی م عن عمران بن حصین قالت نزلت آیت المتعة فی کتاب اللہ کی عبارت اولم تنزل ایہ بعدھا تشغیرا فامرت بالارسول اللہ و تمتعنا مع رسول اللہ و مات ولم یبقنا عنہا قال رجل بعد سبأ یہ ما شار قلت لم یرض فی نکاح المتعة الا عمران بن حصین و عبد اللہ بن عباس و بعض اصحابہ و طايفة من اهل البیت

ترجمہ عمران صحابی کہتا ہے کہ قرآن پاک میں یہ آیت متو نازل ہوئی ہے اور اس کے نزول کے بعد اس کی کوئی ناسخ آیت نہیں آئی اور ہم نے اذن رسالت سے مستغنیہ کیا ہے اور رسول پاک نے وفات فرمائی ہے اور متو سے منع نہیں فرمایا اور اپنی مرضی سے وہ مرد آرڈر دیتا رہا ہے اور میں رثعلبی کہتا ہوں کہ نکاح متو کو عمران بن حصین اور ابن عباس اور اس کے بعض اصحاب نے اور اہل بیت سے ایک جماعت نے ہی حلال کیا ہے۔

المہنت کے امام نقشبندی کو خواب میں اللہ کا دیدار اور احمد بن حنبل کی توثیق

المہنت کی معتبر کتاب طبقات الکبریٰ ج ۲۳ م بعد الوہاب سبکی۔ احمد ثعلبی۔  
کان اوحده نعماتہ فی علم القرآن وقد جاءہ فی القاسم التفسیری انہ قال  
رأیت رب العزت فی المنام وهو یخاطبہ و اخا طبہ و کان فی  
اشاد ذلک ان قال الرب هل اسمہ اقبل الرجل الصالح فالتفت  
فاذا احمد الثعلبی یقبل۔

ترجمہ امام المہنت ثعلبی علم قرآن میں اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عالم



تھا اور امام اہلسنت ابوالقاسم القشیری سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ میں نے خواب میں رب تعالیٰ کو دیکھا اور وہ مجھ سے ادر میں ان سے باتیں کر رہا تھا۔ اور گفتگو کے دوران رب تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک ایک مرد آ رہا ہے، پس میں نے دیکھا تو احمد ثعلبی آ رہا تھا۔

نوٹ :- رب تعالیٰ کی گواہی کے باوجود اگر احمد ثعلبی کا قول جواز متوں میں قبول نہیں ہے تو پھر کس کا قول قبول ہو گا اور اگر مستحذ نام ہے اور احمد ثعلبی زنا کی اباحت کی گواہی دیتا ہے تو پھر رب تعالیٰ نے اس کو رطل صالح کا لقب کیا ہے

## و کلاء صحابہ کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوت فکری

عمران صحابی کی رپورٹ کو ہم نے پیش کر دیا ہے کہ جس کی وجہ سے کتب اہلسنت میں جواز متہ کی ایک دہائی ہے۔ اور عمران صحابی فکے بار سے یہ کہنا کہ اس کی مراد متعہ سے متعہ النساء نہیں ہے۔ بلکہ متعہ الحج ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ عمران صحابی کے قول کو امام رازی، امام ثعلبی، امام نیشاپوری نے متعہ النساء پر حملہ کیا ہے اور اہلسنت بھائیوں کو الزام دینے کے لئے ان تین کئی اماموں کا قول کافی ہے اور ان تینوں کو یہ کہنا کہ اہلوں نے خطا کی ہے یہ بھی کئی بھائیوں کی پہلی عادت ہے اور آج تک یہ لوگ سنت عمر پر قائم ہیں اس لئے بھی نیک پاک کے حق میں کہہ دیا تھا کہ ان الرجل یجوز کہ حضور پاک ہدایاں سے بول رہے ہیں لہذا آج بھی جس کئی نے اپنے کسی عالم کے فرمان کو جھٹلانا ہوتا ہے تو جھٹ کہتا کہ وہ ہدایاں یک در ہا ہے خلاصۃ الکلام، ابن عباس، عمران بن حصین، اسلمہ بنت ابی مکر متعہ کو حلال کہیں اور مسلمان بھی رہیں۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ زنا کو حلال کہنے والے مسلمان بھی ہیں اور سنیوں کے امام بھی ہیں۔



متو کے حلال ہونے کی ساتویں دلیل ہے، کہ صحابی رسول حضرت  
جابر بن عبد اللہ بھی اس ثابت ابی بکر کی طرح متو کو حلال  
جانتے تھے۔

۱. اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۲۹۳ باب المتو

۲. اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص ۱

۳. اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۹۳ نکاح متو

۴. اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۲۹۳ نکاح متو

۵. اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۲۹۳

۶. اہلسنت کی معتبر کتاب شرح موطا الزرقانی ص ۲۹۳

۷. اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالك شرح موطا ص ۲۹۳

۸. اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۲۹۳ کتاب النکاح

۹. اہلسنت کی معتبر کتاب سنن الکبریٰ ص ۲۹۳ نکاح متو

دلیل اول جابر صحابی کے متو کو حلال کہنے کی امام بن حجاج کی گواہی ہے

صحیح مسلم کی رسم ابن جریر۔ قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول

جاءت ملاحظہ اکتانہ استمع بالقضیۃ من القم و الرقی الايام علی عهد

رسول اللہ و ابی بکر حتی نہی عنہ عمر فی شان عمر بن حریث

ترجمہ امام اہلسنت ابن جریر نے ابو زبیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے

جابر سے مشاہدہ فرما رکھا ہے کہ زبیر رسالت اور زمانہ ابوبکر میں ہم نے

چند دنوں کیلئے مسطحی بھر کھجور اور آٹا حتیٰ عمر دے کر متو کرتے تھے حتیٰ کہ

نے عمرو بن حریث کے کہیں میں متو سے منع کر دیا۔



نوٹ بردار بقول ذوالصب کے متون ہے تو کیا صحابی رسول حضرت جابر  
اعلان فرما رہے ہیں کہ صحابی مسطحی بھڑاٹاڑے کے زمانہ رسالت اور زمانہ ابوبکر میں  
زنا کرتے تھے اور اس زمانے ابوبکر نے منع نہیں کیا بلکہ بھڑنے منع کیا ہے ہم کہتے  
ہیں کہ جناب عمر کی ذات مبارک میں کوئی کھلی ہوئی تھی کہ انہوں نے رسول پاک اور  
ابوبکر کی مخالفت کرتے ہوئے متعہ کو منع فرما کر مردوں کو فارغ کر لیا۔

**روایت جابر بن سنی علیاً کو حلیت کی گواہی پر مجبور کر دیا ہے!**

زاد المعاد ص ۲۶۰ فان قيل فما تصنعون بجارواہ مسلم فی صحیحہ  
کی عبارت ماعن جابر بن عبد اللہ قال کنا نستمع بالقبضۃ من  
التمہ والذقیۃ الاہام علی عہد رسول اللہ والی بکر حتی نہی عنہا عمر  
فی شاک عمرو بن حرث و فیما ثبت عن عمر نہ قال متعان کانتا علی  
عہد رسول اللہ اذ انہی عنہما متعۃ الحج ومتعۃ النساء قیل الناس  
فی هذا عاثنان طائفۃ یقول ان عمر هو الذی حرصہا ونہی عنہا  
وقد ام رسول اللہ باتباعہ ما سئلہ لخلقہ الراشدون۔

ترجمہ: اگر کہا جائے کہ تم مسلم شریف کی اس روایت کے بارے میں کیا کر دو گے کہ جابر کہتا  
کہ زمانہ رسالت اور زمانہ ابوبکر میں ہم مسطحی بھڑاٹاڑے کے چاندیوں تک  
متعہ کرتے تھے حتیٰ کہ عمر نے منع کر دیا اور نیز عمر کے اس آٹھ روکے بارے میں کیا کر دو گے  
کہ زمانہ رسالت میں یہ دو متعے تھے ایک متعہ النساء اور ایک متعہ انکاء اور یہ انکو منع کر دیا  
میں یہ سوال کے جواب میں کہا جائے گا۔ متعہ کے مسئلہ میں لوگ دو گروہ  
ہیں۔ ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ عمر ہی نے متعہ سے منع کیا ہے اور نبی پاک  
نے سنت خلفاء کی پیروی کا حکم دیا ہے۔



## سنی علماء کا فیصلہ کہ حرمت متعہ بیان کرنے والی روایات صحیح نہیں ہیں

از الامام  $\frac{۲۰۶}{۲۰۷}$  ولم تر هذه الطائفة تصحيح حديث سيرة بن معبد  
 کی عبارت ا فی تحریر المتعہ عام الفتح فانه من رواية عبد الملك بن  
 الربيع بن سبرة عن أبيه عن جده وقد تكلم فيه ابن معين ولم  
 ير البخاري أخرجه حديثه في صحيحه مع شدة الحاجة اليه وكونه أصلاً  
 من أصول الاسلام ولو صح عندنا لم يصبر عن أخرجه والاحتياج به  
 قالوا ولو صح حديث سيرة لم يخف على ابن مسعود حتى يرى أنهم  
 فعلوها ويصحح بالآية وأثبتوا ولو صح لم يقل عمر أنها كانت على عهد رسول الله  
 وأنا انهم عنها وأعاق عليها بل كان يقول انه صلى الله عليه وسلم فعلها ونهى  
 عنها قالوا ولو صح لم تفعل على عهد الصديق وهو عهد خلافة النبوة  
 راجع فتح کہ کے دن حرمت متعہ کی خبر دینے والی روایت سرہ بن معبد کی اہلسنت علماء  
 کے نزدیک صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ عبد الملک بن ربیع بن سبرہ کی روایت اور  
 اس میں امام اہلسنت ابن معین نے کلام فرمایا ہے اور یہ حرمت متعہ والی روایت  
 اتنی کمزور ہے کہ امام بخاری نے اس کو اپنی صحیح میں لکھنے کے قابل نہیں سمجھا۔  
 جبکہ اس کی ضرورت بھی تھی اور صحیح بخاری ایک اصل ہے اصول اسلام میں  
 سے اگر وہ روایت امام بخاری کی نگاہ میں صحیح ہوتی تو وہ اس کو اپنی  
 بخاری میں لکھنے سے یہ سبزی نہ کرتے جبکہ اس کے لکھنے کی ضرورت بھی تھی  
 اور سنی علماء نے یہ کلمہ انصاف بھی اکتا ہے کہ اگر حرمت متعہ والی حدیث  
 سبرہ صحیح ہوتی تو عبد اللہ بن مسعود سے پوشیدہ نہ رہتی اور وہ  
 آیت قرآن سے متعہ کے حلال ہونے کا اسعد دلالہ نہ کرتے۔



اللہ پاک نے سنی عکلا کی زبان پہ کلمہ حق جاری فرمادیا کہ اگر شریعت  
میں متعہ حرام ہوتا تو عمر اس کی منع کو اپنی طرف نسبت نہ دیتا

زاد المعاد <sup>۲۰۴</sup> و لوصح لم يقل عمر انها كانت على عهد رسول الله  
کی عبارت : اوانا انهي عنها واعاقب عليها بل كان يقول الله  
صلى الله عليه وسلم حرمتها و نهى عنها

ترجمہ : اگر حرمت متعہ والی روایت صحیح ہوتی تو جناب عمر یہ نہ فرماتے کہ  
متعہ زمانہ رسالت میں تھا اور میں اس کو منع کرتا ہوں اور خلاف ورزی  
کرنے والے کو سزا دوں گا۔ بلکہ یوں فرماتے کہ نبی پاک نے متعہ منع فرمایا ہے

و کلا صحابہ تمہیں ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو

ہم شیعہ غیر البر یہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مولیٰ علیؑ کی یہ کرامت ہے  
کہ جو سنی علامہ ہم شیعوں کے خلاف ٹوٹ کر با خدا تعالیٰ اس کو اپنے  
پیر بھائیوں کے ہاتھوں ذلیل اور رسوا کروا تا ہے جو کلام صحابہ متعہ  
کی بابت گویا بھر کی زبان نکال کر اپنے گنجلے سر سے لے کر اپنے ٹھٹھے پاؤں  
تک زور لگا کر ہم شیعوں کے خلاف غلط بیانی کرتے ہیں۔ ان کو  
اللہ پاک نے اپنے خاص کرم سے اپنے پیر بھائیوں کے ہاتھوں سے  
عجب ذلیل کیا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا دولت ہوگی کہ جن روایات کو  
نسل فاسق مشلہ متعہ میں ہمارے خلاف پیش کرتی ہے ان روایات  
کو خود اہلسنت علمائے ضعیف اور غیر صحیح قرار دیا ہے اور ہم شیعوں کے اولاد  
حلالہ کے خلاف یہ ایک تلخ مبین ہے۔



مخالفین متعہ کے عقیدہ میں ۸ سال تک زمانہ رسالت میں  
اور تمام زمانہ خلافت ابو بکر میں زنا کا کاروبار  
پورے عروج پر تھا اور صحابہ خوب نفع کماتے تھے

کنز العمال عن جابر قال كان يستمتع بالقبضة من التمر والدين  
کی عبارت سے علیٰ عبد النبیؐ والاچا بکر حتیٰ نبیؐ عمر الناس

ترجمہ جناب جابر صحابی رپورٹ دیتے ہیں کہ نبی پاکؐ اور ابو بکرؓ کے زمانہ میں ہم مسطحی  
بھرا آٹا اور کھجور دے کر متعہ کر لیتے تھے حتیٰ کہ ٹھرنے لوگوں کو متعہ سے منع کر دیا۔  
زاوالمعاد ۲۶ و توضیح لم تفعل علیٰ عبد الصدیقؑ وهو عهد خلافة النبیؐ  
کی عبارت سے اگر حرمت متعہ کی روایات صحیح ہوتی تو یہ متعہ ابو بکرؓ کے زمانہ میں  
نہ ہوتا جبکہ وہ زمانہ خلافت نبوت کا شمار ہوتا ہے۔

مدارج النیوت ذکر جنگ خیبر میں لکھا ہے کہ متعہ فتح مکہ کے بعد حرام ہوا ہے  
کی عبارت سے اور زاد المعاد میں ابن قیمؒ نے بھی یہی روایت دی ہے۔

نوٹ یہ ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کتب اہلسنت سے اس بات کا ٹھوس  
ثبوت ہیں کہ آغاز اسلام سے لے کر زمانہ عمر تک متعہ کا کاروبار صحابہ کرام میں  
نہایت ہی با برکت تھا پس جن سنی علما نے آنکھیں بند کر کے متعہ زنا متعہ  
کا رٹا لکھا ہوا ہے ان کو دعوت فکر ہے کہ اگر متعہ زنا ہے تو پھر

۸ سال تک زمانہ رسالت میں اور خلافت ابو بکرؓ کے تمام زمانہ میں  
زنا کا کاروبار پورے عروج پر تھا اور خود اسماء بنت ابی بکرؓ تک  
نوائین میں سے ہے جس نے اپنی ذات کو اسلام کی ترقی کی خاطر متعہ کیا  
حضرت زبیرؓ صحابی کو پیش کر کے جواز متعہ کو چار چاند لگا دیئے۔



دوم جابر کے متعہ کو حلال کہنے کی امام ابو بکر سیفی کی گواہی ہے

اسنن ابوبکری <sup>۲۳۶</sup> امام ابوبکر سیفی نے نظر ترجمہ حاضر خدمت سے  
کی عبارت سے مراد کیا کہ میں نے پیر متعہ سے منع کر دیا ہے اور ابن عباس سے متعہ کی اجازت  
دیکھ جابر نے فرمایا کہ رسالت مآب اور ابوبکر کے زمانہ میں ہم نے متعہ کیا ہے  
اور جب عمر صاحب خلیفہ بنے تو انہوں نے خطبہ دیا کہ رسول اللہ اور قرآن و ہمارے  
انا انھی عنہما و احاب علیہما احدا ہما متعۃ النساء و لا اقدر علی  
عمر نے کہا میں ان دو متعہ سے منع کرتا ہوں اور خلافت ورزی کرنے والے کو سزا  
وں کا ایک متعہ النساء ہے اور اگر کوئی مرد متعہ کرنے والا میرے قابو میں آ گیا تو  
اس کو پتھروں میں غائب کروں گا۔ دوسرا متعہ انج ہے۔

اس روایت میں جابر صحابی نے جواز متعہ کو ابوبکر کے زمانہ میں نقل کیا  
صحابہ کا متعہ سے لطف اندوز ہونے کا ذکر فرمایا ہے اگر متعہ نہ مانہ رسالت  
میں ہو گیا تھا تو کیا یہ صحابہ کرام زمانہ ابوبکر میں متعہ کا لبادہ اوڑھ کر  
تے تھے۔ اور حکومت ابوبکر کو تقویت بخشنے تھے جابر کے جواز متعہ  
کا دینا اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ ان کے نزدیک متعہ کے منسوخ  
کوئی اصلیت نہیں ہے اور جناب عمر کا لوگوں کو رعب حکومت سے  
رہے روکنا اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ اپنی کسی ذاتی ضرورت کی  
گواہی بنانے کی خاطر متعہ سے منع فرماتے تھے

ہیں۔



جابر صحابی نے جواز متوکی روایت بیان کر کے شیعوں کے پسے ہو کر کا اعلان کر دیا ہے

اور کلا صحابہ میدان فاع میں عاجز اگر تھا بھٹا کی بولی ان بولنے لگے

و کلا صحابہ مستو منسوخ ہو گیا تھا اور حضرت جابر اور دیگر صحابہ کو اس کا علم  
کا پہلا عذر نہ تھا اور حضرت عمر نے متو پر پابندی لگا کر ناسخ یا دلا دیا۔

جو اس فکر کو خود علما اہلسنت نے جھٹلا کر عظمت فارتی کا جنازہ نکال دیا ہے

اہلسنت کی معجز کتاب خیل الاوطار جلد ۱۵ باب نکاح المتو

ولکنہ یکر علی صافی حدیث سبرۃ من قریم مؤید ما اخرجہ مسلم من

جابر قل کنا شتمع الخ۔ ذاتہ لیجد کل البعدان مجمل جمیع من

الصحابہ النبیؐ المؤمنین الصادقین علی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی جمیع کثیر

من الناس ثم یستمرقون علی ذلک حیاتہ و بعد موتہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم حتی یشہاہم عنہا عمر

ترجمہ، متو کا حرام ٹوہد جو ناجو حدیث سبرہ میں آیا ہے اس کو گھٹلا کر دیتا ہے جو

امام مسلم نے جابر صحابی سے نقل کیا ہے۔ جابر کہتا ہے کہ ہم نبی کریمؐ اور ابو بکرؓ کے

زمانہ میں متو کرتے تھے اور عمرؓ نے منع کیا متو کو۔ عمرو بن حریث کے کس میں

امام اہلسنت شوکا فی اس وجہ ظہور در زہج، ہو کر فرماتے کہ یہ بات بعید اور مشکل ہے

کہ ایک چیز سے نبی کریمؐ و لوگوں کے بڑے مجمع میں منع کریں اور ایک جماعت صحابہ کی

اس حکم سے نبی کریمؐ کی زندگی اور سلامات کے بعد بھی جابل رہے اور جناب عمرؓ ان کو

منع فرمادیں۔



و کلام صحابہ کرام اگر امام اہلسنت امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں مستحکم کے جائز  
دوسرا عند رسا ہونے کا ذکر صحابہ کرام کی زبان نقل کیا تو اسی طرح انہوں  
نے مستحکم کے حرام ہونے کا ذکر بھی صحابہ سے نقل کیا ہے اور یہ ان کی روایات  
دار کی ہیں اور شیعوں کی نادانی ہے کہ پوری جہارت نہیں پڑھتے۔

جواب۔ سبحان اللہ صحابہ کرام بھی دو منہ والی پتھری تھے۔

اس عذر کی روشنی میں اہل اسلام میں اختلاف ڈالنے کی اور ان کو آپس  
میں لڑانے کی وسعت داری امام مسلم اور صحابہ کرام پر ہے۔ مستحکم حلال اور مستحکم  
حرام دونوں روایتیں صحابہ کرام کی ہیں۔ پس اختلاف کی بنیاد صحابہ کرام  
ہی رکھ گئے تھے۔

جواب۔ اقرار العقلاء علی انفسہم مقبول اگر کوئی عقلمند ایک مرتبہ کسی  
قرینے کا اقرار کرے تو پھر سو مرتبہ اگرچہ انکار کرے نہیں سنا جائے گا جب  
امام مسلم نے جابر صحابی کی زبان مستحکم کے جواز کا اقرار کر لیا کہ یہ مستحکم ابو بکر  
اور نصف زمانہ عمر تک جائز تھا تو ہم شیعوں کے لئے کتنی بھائیوں کو  
الزام دینے کے لئے یہ کافی ہے۔ اور اگر بعد میں اس نے مستحکم کی حرمت کو  
بیان فرمایا ہے تو ان کی اس روایت کو شیعوں کے خلاف نہیں پیش کیا جاسکتا کیونکہ  
صحیح مسلم شیعوں کی کتاب نہیں ہے اور مخالف کو اس کے مسلمات سے الزام  
دیا جاتا ہے اور ہم شیعیان علی کی یہ نتیجہ مبین ہے کہ پچھارے د کلام صحابہ ہمارے  
مقابلہ میں اس طرح بے بس اور بے سہارا ہیں کہ جمہور ہو کر قواعد مناظرہ توڑ رہے  
ہیں اور شرم حیا کو بھی ایک طرف رکھ دیتے ہیں اور اپنی کتابوں کی روایات کو  
ہمارے خلاف پیش کرتے ہیں وہ کتابیں پیش کرتے ہیں اور ہم جواز مستحکم کی خاطر  
بی بی اسماء بنت ابی بکر پیش کرتے ہیں اور فیصلہ عقلا علیہ پڑھو گرتے ہیں۔



و کلام صحابہ صحیح مسلم صحاح ستہ سے ہے اور اس میں حرمت متحرک امارت  
کا تیسرا عنصر موجود ہیں بس ایک سنی ان کو کیسے چھوڑ سکتا ہے

جواب :- کتاب صحیح مسلم بقول ایک سنی امام کے بدعت کی میٹر بھی ہے۔ اہلسنت کی  
معتبر کتاب الرجال ص ۷۰ مؤلف ملا علی قاری حنفی منقول از استقصاء الامام  
۹۸۳ جب مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح کو ابو زرہ رازی کی خدمت میں پیش کیا تو اس  
نے کہا سمیتہ الصحیح وجعلہ مسلماً لا اهل البیت کہ تو نے اس کتاب کا نام صحیح  
دکھا ہے اور اس کو بدعت کی میٹر بھی بنا دیا ہے۔

نوٹ :- جس کتاب کو خود علماء اہلسنت بدعت کی میٹر بھی قرار دیں اس کی روایات  
کو شیعوں کے خلاف چتی کرنا سنی علماء کی نالانصافی ہے اور یا کوئی خاص مجہری ہے۔  
جواب :- ابن تیمیہ نے اپنی منہاج میں حضرت علیؑ کی امامت کی اور کہ میں سے جو وہ ہیں  
والیل کے جواب میں فرمایا ہے کہ ہذا من افراد المسلم۔ والبنجار میں اعراض عند  
کہ یہ روایت بیان کرنے میں مسلم تنہا ہے اور بخاری نے اس روایت سے اعراض کیا ہے  
نوٹ :- ہم شیوخ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ جو روایات مسلم نے حرمت متحرک کے بارے  
میں مسلم ان کی روایت کرنے میں تنہا ہے اور بخاری نے ان سے اعراض کیا  
ہے ہیں بقول ابن تیمیہ وہ روایات مشکوک ہیں پس حرمت متحرک مشکوک ہے اور  
زمانہ رسالت میں مستحکم کا حلال ہونا یقینی ہے۔ اور عقلمند امر مشکوک کو چھوڑ کر  
امر یقینی کو لیتا ہے۔ ہر شخص کو مرنا ہے اور خیر کو جواب دینا ہے۔ عی کریم کے  
بعد صحابہ کرام مستحکم فرماتے رہے ہیں۔ بقول سنی علماء کے مستحکم تو زنا ہے۔ ہم شیوخ  
خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ حب اصحاب خود مستحکم کرتے تھے تو کیا وہ زنا فرماتے  
تھے اگر مستحکم کبھی بازی ہے تو کیا اصحاب کرام کبھی بازی سے دل  
بہلاتے تھے۔



مسلم شریف کی وہ روایات کہ جن سے حرمت غلط ہو جاتی ہے  
ان کے راویوں کے جھوٹے ہونے کا سنی علماء نے خود اقرار فرمایا ہے۔

مسلم شریف کی پہلی روایت کا راوی عبد الواحد بن زیاد ہے اور کتاب اہلسنت  
میزان الاعتدال میں لکھا کہ ایسی بستی کہ جھوٹے ہونے کے باعث وہ کچھ بھی  
نہیں تھا اور روایت ۲۰ میں حرمت کی تصریح نہیں ہے اور حدیث ۲۰ کا راوی  
یثیر بن مفضل ہے اور یہ عثمانی اور ناصبی تھا اس کے دل میں بغض آل نبول  
تھا جو کہ قبول روایت میں رکاوٹ اور اسی روایت میں رکاوٹ اور اسی  
روایت کا ایک دوسرا راوی عمارہ بن عزیس ہے اور ذہبی نے اپنی کتاب  
مغنی میں لکھا کہ ابن حزم نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور مسلم شریف  
کی روایت نمبر ۴۰ کا راوی عمارہ بن عزیس ہے جو کہ ضعیف ہے۔ اور  
روایت ۴۰ کے اسناد میں عبد العزیز بن عمر ہے۔ ذہبی نے  
مغنی میں لکھا ہے کہ اس راوی کو ابو مہتر نے ضعیف کیا ہے۔ اور  
مسلم کی روایت ۴۱ کے اسناد میں ابی اسیم بن سعد ہے اور کتاب  
اہلسنت میزان الاعتدال میں اس کی تہذیب منقول ہے۔ اسی طرح  
مسلم کی دوسری روایات جو مستحکم کے منع کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔  
ان کے اسناد میں زہری جیسے بے ضمیر و رباری چچے موجود ہیں۔  
خلاہ حرمت مستحکم ثابت کرنے کے لئے اپنے ہی مذہب کی جھوٹی کتابوں کی  
جھوٹی روایات کو سنی علماء کا ہمارے سامنے پیش کرنا یہ ان کی نادانی ہے  
اور قواعد مناظرہ سے ان کی ناواقفیت ہے۔



امام مسلم نے اپنی صحیح میں حلیت متوحہ کی روایت جابر صحابی سے

نقل کر کے اپنے آپ کو اور اپنے خانہ ساز مذہب کو جھٹلایا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۵۲۵ باب نکاح المتعہ  
ابن جریر قال قال عطاء قدم جابر بن عبد اللہ معتمرا فجمناہ فی منزله  
فسأله القوم عن اشیاء وشرذکروا المتعہ فقال نعم استمتعنا علی  
عہد رسول اللہ والی بکرو و عمر۔

ترجمہ بہ امام اہلسنت حضرت عطاء صاحب (جاتے ہیں کہ صحابی رسول اللہ  
حضرت جابر عمرہ کی خاطر تشریف لائے اور ہم ان کی قیام گاہ پر آئے قوم نے  
ان سے متعہ کے بارے سوال کیا۔ جابر نے فرمایا کہ ہاں زمانہ رسالت میں  
اور زمانہ ابوبکر و عمر میں ہم نے متعہ کیا ہے۔

نوٹ یہ کتاب اہلسنت حزب القہذیب میں غلطی نے لکھا کہ عطاء کہتا ہے  
کہ عثمان کی خلافت سے صرف دو سال رہ گئے تھے کہ میری ولادت ہوئی اس  
بیان سے معلوم ہوا کہ عمر کی وفات کے بعد بھی متعہ میں جابر عمر کو جھٹلاتے رہے  
ہیں اور تعجب ہے کہ ناخن متعہ جابر کو معلوم نہ ہوا۔ اور کل الناس افقہ  
من عمر حتی المتخدرات فی الحال کے تاجدار کو معلوم ہو گیا۔

خلاصہ یہ۔ اس روایت سے مسلم نے اپنے آپ کو اور جابر کے عمر کو مسئلہ حرم متعہ  
میں جھٹلایا ہے۔ بقول سنی علماء کے اگر متعہ زنا ہے تو کیا زمانہ رسالت  
اور زمانہ ابوبکر و عمر میں صحابہ متعہ کے بہانے زنا کرتے رہے ہیں۔



صحابی کا یہ کہنا کہ ہم زمانہ رسالت میں یہ کام اس طرح کرتے تھے  
یہ قول صحابی سنی علماء کے نزدیک حدیث مرفوع کا حکم رکھتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۲ کتاب النکاح باب العزل  
اہلسنت کی معتبر کتاب نخبۃ الفکر ص ۱ مؤلف ابن حجر

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح منہاج الوصول ص ۴۸ محمد بن الامام بالکلیہ  
اہلسنت کی معتبر کتاب مواہب لدنیہ ص ۱۰۰ و ذکر ما تحت لحووم خیل

فتح الباری و المسئلة المشہورۃ فی الاصول و فی علم الحدیث و ہی  
کی عبارت ما ان الصحاب ان اذا اضافہ الی زمن النبی کان لہ حکم الرفع  
عند اکثر لان الظاہ ان النبی اطلع علی ذالک و اقرہ ۔

ترجمہ بہ علم حدیث اور علم اصول کا یہ مسئلہ مشہور ہے کہ جب صحابی کسی پہلے  
نقل کو زمانہ رسالت کی طرف نسبت دیتا ہے تو اس میں قول صحابی کو حدیث  
مرفوع کا حکم حاصل ہوتا ہے اور یہ مسلک اکثر علماء اہلسنت کا ہے کیونکہ اس  
قول صحابی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کریم کو ان کے اس نقل کا علم تھا اور  
ابن حبان نے تقریر فرمائی ہے ۔

نوٹ :- اس مذکورہ بیان کے بعد یہ ثابت ہو گیا کہ جابر کا یہ کہنا کہ زمانہ رسالت میں  
ہم مستح کرتے تھے یہ قول جابر جوال مستح کے بارے حدیث مرفوع کا حکم رکھتا ہے  
اور اگر مستح نہ تھا تو کیا اہلسنت کے نزدیک جواز نہ تھا کہ بارے حدیث مرفوع آئی  
کیونکہ بقول جابر مستح ابو بکر کے زمانہ میں جاری تھا تو ابو بکر کے زمانہ میں  
زنا جاری تھا ۔



اہلسنت یلمانا کا فیصلہ کہ کسی صحابی کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ حکم منسوخ

کے بارے میں پورے کے غلط ابوبکر اور عمر کے وقت وہ حکم باقی تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی صباب ملاق الثلث

لم یحذر لادوی ان یحیی بقاء الحکم فی خلافتہ ابی بکر وبعض خلافہ عمر

علاوہ نووی فرماتے ہیں کہ جب کوئی حکم زمانہ رسالہ میں منسوخ ہو گیا ہو تو کسی صحابی

کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خبر دے کہ یہ حکم ابوبکر کی حرام خلافت سے زیادہ میں اور عمر کے بعض

زمانہ خلافت میں باقی تھا۔

نوٹ جابر بن عبد اللہ صحابی ہے اور بقول سنن علماء کے صحابی ہے ایمانی نہیں کرتا ہے

اگر مشورہ زمانہ رسالت میں منسوخ ہوتا تو جابر سے خبر نہ دیتے کہ وہ زمانہ ابوبکر اور عمر میں

متعد کرتے تھے معلوم ہوا کہ جابر کی نگاہ میں متعد کو حرام کرنے میں عمر غلطی پر تھے

نوٹ اب بقول راوی کے جب عمر نے متعد حرام کیا تو اگر متعد حرام نہیں تھا تو صحابہ

خاموش کیوں رہے اس طرح کی خاموشی سے صحابہ کا کفر لازم آتا ہے۔ اور ہم

شیخ غیر البربر یہ کہتے ہیں کہ جابر نے جب حرمت متعد کے اعلان عمر کو

قبضہ کیا اور فرمایا کہ یہ متعد تو ابوبکر اور عمر کے زمانہ میں ہم کرتے رہے

ہیں پس جابر کے اس اعلان کے بعد صحابہ خاموش کیوں رہے

ہیں۔ اگر متعد حرام تھا تو صحابہ کی خاموشی سے ان کا کفر لازم آتا

ہے۔ نیز جابر بھی حدیث بخوم کی روشنی میں ایک ستارہ ہے اور

بایضہ اقتدایت مراہتہ یتحد کی روش سے حلیت متعد

میں جابر صحابی کی پیروی بھی ہدایت ہی ہدایت ہے۔



مستع کے حلال ہونے کی آٹھویں دلیل عبداللہ بن مسعود بھی

اسما بنت ابی بکر کی مانند مستع کو حلال جانتے تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۸۸ کتاب النکاح باب

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۵۳۳ کتاب النکاح مستع

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۱۸ باب مستع

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص

اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۲۴۵ باب اجازۃ مستع

اہلسنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۲۱۹ باب مستع

اہلسنت کی معتبر کتاب موطا شرح زہری ص ۱۵۲

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۱۴۲

بخاری شریف ۴ باب ما یکرہ من التعلل والخصاء قال عبداللہ کنا نعزو

کی عبارت ۱۰ مع رسول اللہ ولیس لنا شیء فقلنا اولا نستخصی فہنا ناعن

ذالک ثم رخص لنا ان نکلم المرأة بالغرب ثم قرأ علینا یا ایہا الذین آمنوا

و تم موطیات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المتعذبین

ترجمہ عبداللہ بن مسعود صحابی کہتا ہے کہ ہم بجا کریم کے ساتھ جہاد کے لئے

جاتے تھے اور ہمارے لئے عورتیں نہیں تھیں پس ہم نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ کیا

ہم اپنے آپ کو خصی نہیں کر سکتے پس نبی کریم نے ہم اپنے آپ کو خصی کرنے سے

منع کیا پھر ہم کو اجازت دی کہ ہم کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے کے عوض بھی

نکاح مستع کر سکتے ہیں پھر ابن مسعود نے اس آیت کو تلاوت کیا کہ ایمان والو

جن طیبات کو اللہ نے حلال کیا ہے ان کو حرام نہ کرو۔



فتح الباری، قولہ لان تکح المرأة بالشوب ای الی اجل فی نکاح  
کی عبارت المتعہ... وظاہر استشفہ وامن مسعود یہذا لایہ  
ہنا لیشعر بانه کان ہدی بجواز المتعہ

ترجمہ، غرض ابن مسعود کی یہ ہے کہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے اجازت دی کہ  
ہم ایک مدت میں تک نکاح متعہ کریں اور ابن مسعود کا مذکورہ  
آیت کو اس مقام میں بطور شاہد پڑھنا اس طرف رہنمائی کرتا ہے  
کہ ابن مسعود نکاح متعہ کو جائز جانتا تھا۔

## ابن مسعود کا متعہ کو جائز سمجھنا صحیحین سے ثابت ہو گیا

جب مسلم اور بخاری میں کوئی حدیث آجاتی ہے تو اس حدیث کی سند سے  
اہلسنت میں بحث ختم ہو جاتی ہے پس ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ صحابی  
رسول اللہ عبداللہ بن مسعود نے بقول امام اہلسنت بخاری اور مسلم کے جواز متعہ کو  
نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے اسنا سخ کا ذکر بھی نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عمر  
نے متعہ سے منع کیا ہے نبی کریم ﷺ نے متعہ سے منع نہیں کیا اور سلطان شاہ  
بخاری نے اپنی کتاب ارشاد الساری شرح بخاری میں لکھا ہے کہ ابن مسعود ابن  
عباس کی مانند متعہ کو حلال جانتا تھا کہ ہم شیعہ کہتے ہیں کہ حوالہ جات گذر  
چکے ہیں کہ ابن عباس حرمت متعہ میں عمر کو تمام زندگی جھٹلاتے رہے ہیں۔  
اور حلیت متعہ سے آخری دم تک رجوع نہیں کیا ہے یہاں سی طرح ابن مسعود  
بھی عمر کو اپنی تمام عمر جھٹلاتے رہے اور حوالہ جات گذر چکے ہیں کہ یہ ابن  
مسعود آیت میں الی اجل سعی پڑھتا تھا اس سے بھی معلوم ہوا  
کہ ابن مسعود متعہ کو حلال جانتا تھا۔



متو کے حلال ہونے کی نوین دلیل کہ صحابی رسول اللہ ابو سعید خدری

بھی اس ثابت ابو بکر کی مانند نکاح متو کو حلال جانتا تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۱۰۰ باب نکاح متو

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۱۰ باب نکاح المتو

اہلسنت کی معتبر کتاب موطا کی شرح زرقانی ج ۱۵۴ باب نکاح متو

اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج ۱۵۲ باب نکاح متو

اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسائل شرح موطا امام مالک ج ۲۴ ذ متو

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۱۰۰ ب غزوہ خیبر

کنز العمال عن ابی سعید قال کنا نتمتع علی عبدہ رسول اللہ بالشوب -

کی عبارت اہم زمانہ رسالت میں کپڑا دے کر بھی متو کو کر لیتے تھے۔

اگر متو کبھی بازی ہے تو صحابہ کرام کیا کبھی بازی کرتے تھے

ہر باب انصاف وہ مولانا صاحبان جو کہ اہلسنت بھائیوں کے پڑھے

لکھے طبقے میں نہ یقین میں ہیں اور نہ ہی تیرہ میں وہ بھی ہمارے لئے مال کے

مفتی بن بیٹھے ہیں گز بھر کی زبان نکال کر اپنے لعنت زدہ گتے سر سے

لے کر اپنے ٹھنڈے پھاؤں تک زور لگا کر کہتے ہیں کہ متو زنا ہے ہم شیعہ

غیر ابھر رہے ان کو تو حیرانستہ ہیں کہ بقول تمہارے اگر متو زنا ہے تو یہ متو

ابو بکر کی بیٹی اسٹانے کیا ہے۔ عبد اللہ بن مسعود اور ابو سعید خدری کا اور جابر

بن عبد اللہ جیسے صحابہ کرام نے متو کیا کیا صحابہ کرام اس دعویٰ میں

کذاب تھے۔ یا وہ زنا کار تھے۔



مستوع کے حلال ہونے کی دوسری دلیل کہ معاویہ بھی اسما بنت  
ابوبکر کی طرح مستوع کو نبی کے بعد بھی حلال جانتا رہا۔

المستوع کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۱۴ ب ۱۵۲۹ مستوع

المستوع کی معتبر کتاب شرح الزرقانی ج ۱۵۲۹ ب ۱۵۲۹ مستوع

المستوع کی معتبر کتاب اوجز المسالك شرح موطا ج ۱۵۲۹ ب ۱۵۲۹ مستوع

المستوع کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج ۱۵۲۹ ب ۱۵۲۹ مستوع

المستوع کی معتبر کتاب مصنف عمیر الزقاق ج ۱۵۲۹ ب ۱۵۲۹ مستوع۔

اوجز المسالك وقال ابن حزم ثبت علی اباحتها بعد رسول اللہ ابن

کی عبارت { مسعود ومعاویہ والیوسید وابن عباس وسلمہ

ومجد اینا امیہ بن خلف وجابر وعمر بن حریث

امام المستوع ابن حزم کہتا ہے کہ نبی کریم کے بعد بھی جو لوگ مستوع کو جائز سمجھتے

تھے یہ اصحاب ہیں ۱۔ عبد اللہ بن مسعود ۲۔ معاویہ بن ہشیر ۳۔ ابو سعید خدری

۴۔ عبد اللہ بن عباس ۵۔ سلمہ ۶۔ راد ر مجید امیہ بن خلف کے بیٹے۔ ۷۔

جابر بن عبد اللہ انصاری ۸۔ اور عمر بن حریث

نیل الاوطار وقد ثبت علی تحلیہا بعد رسول اللہ من الصحابة

کی عبارت { اسما بنت ابی بکر وجابر بن عبد اللہ وابن مسعود

وابن عباس۔ ومعاویہ وعمر بن حریث والیوسید وسلمہ انبا

امیہ بن خلف ورواہ جابر عن الصحابة مدۃ رسول اللہ

ومدۃ ابی بکر ومدۃ عمر الی قرب اخر خلافتہ۔



نبی کریم کی ایک سالی اور ایک سال دونوں کے خود مستعد کیا ہے۔

ترجمہ: نبی کریم کے صحابہ کرام سے جو لوگ آنجناب کے بعد بھی مستعد کو حلال جانتے تھے وہ یہ ہستیاں مابی بی اسامہ مٹی ابو بکر کی عائشہ کی بہن ہیں اور نبی کریم کی سالی ما اور معاویہ جو بقول ابن مسعود کے نبی کریم کا سالہ تھا۔ جابر بن عبد اللہ انصاریؓ عبد اللہ بن مسعودؓ عبد اللہ بن عباسؓ ملا عمرو بن عریفؓ ابو سعیدؓ سلمہؓ دونوں بیٹے امیر بن خلفؓ موطا شرح ثبت النجاشی جمع من الصحابة کما برواہن مسعود زرقانی او معاویہ واسماء بنت ابی بکر و ابن عباس

جن صحابہ سے مستعد کا جواز ثابت ہوا ہے وہ یہ ہیں اسامہ مٹی ابو بکر کی اور معاویہ بیٹا ہند کا وغیرہ۔

نوٹ: ہر باب انصاف جن لوگوں کے مبارک نام ذکر ہوئے ہیں اور یہ لوگ مستعد کو حلال جانتے تھے اور نبی کریمؐ کا زمانہ گزر جانے کے بعد حلال جانتے تھے اگر مستعد زمانہ ہے تو کیا نبی کریمؐ کی سالی اور سالہ اور دیگر صحابہ کرام زمانہ کو حلال جانتے تھے اور صرف بات حلال سمجھنے کی نہیں ہے۔ نبی کریمؐ کی سالی ابو بکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن اسامہ نے خود مستعد فرما کر مستعد سے ایک بیٹا بنایا ہے اور نبی کریمؐ کا سالہ اور ابن مسعودؓ کا پانچواں امام حضرت معاویہ صاحب نے بھی خود مستعد فرمایا ہے اور اس واسطے یعنی مستعد کو اپنی حکومت کے زمانہ میں وظیفہ دیا رہا ہے اور بیت المال کو مستعد کی لڑکوں پر خرچ کرتا رہا ہے۔



معاویہ کی ممتوعہ کا نام معانہ تھا اور معاویہ اس کو بیت المال  
سے ممتوعہ کی وجہ سے ظیفہ دے کر اپنے مریدوں کو رسوا کرتا رہا

مصنف عبدالرزاق  $\frac{۴۹۹}{۲۰}$  ان معاویہ بن ابی سفیان استمتع مقدمة  
کی عبارت **أَطَافَ عَلَى ثَقِيفَ بِمَوْلَاةِ ابْنِ الْحَضَرَمِيِّ** يقال  
لعمامته قال جابر ثم أدركت معانة غلظة معاوية حبة - فكان  
معاوية يرسل إليها بجملة كل عام حق ماتت

جب معاویہ طائف میں آیا تو اس نے ابن الحضرمی کی ایک معانہ نامی  
کنیز سے ممتوعہ کیا اور چاہے کہ یہ معانہ وہ خوش نصیب ہے۔  
جس نے معاویہ کے زمانہ حکومت تک زندگی کو پایا ہے اور معاویہ  
اپنی اس ممتوعہ کو ہر سال وظیفہ دیتا تھا حتیٰ کہ وہ مر گئی۔

فتح الباری ج ۱ ان معاویہ استمتع بامرأة بالطائف واسنادہ صحیح  
کی عبارت **أَطَافَ** معاویہ نے طائف میں ایک عورت سے ممتوعہ کیا اس خبر کی سند صحیح  
نوٹ :- ارباب انصاف ان روایات کو جب اہل سنت اپنی کتابوں میں دیکھتے  
میں تو ان کے جگر پھٹ جاتے ہیں کیونکہ یہ تمام روایات اس امر کی گواہی  
دیتی ہیں کہ صحابہ کرام نہیں کریم کے زمانہ کے بعد ممتوعہ کو حلال سمجھ کر  
ممتوعہ کرتے رہے ہیں اور صحابہ کما س ممتوعہ سے دو باتیں ثابت  
ہوتی ہیں۔ یا تو صحابہ کرام زنا کرتے تھے اور یا عمر صاحب ممتوعہ کو منع کرنے  
میں غلطی پر تھے اور سنی علماء اس محاذ میں بٹھے مجبور اور  
بے بس ہیں۔



متہ کے حلال ہونے کی کیا رسوئی دلیل یہ ہے کہ امیر المومنین علی بن

ابی طالب نے عمر کے متہ کو حرام کرنے کی مذمت فرمائی ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ج ۱۴، آیت متہ

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر عزائب القرآن ج ۱، ۵

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ج ۹

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر لہ رازی ج ۱۹۵

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابی حیان ج ۲۱۸

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ثعلبی ص

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ج ۲۹۴

اہلسنت کی معتبر کتاب المصنف لعبد الرزاق ج ۵

تفسیر درمنثور و آخر ح عبد الرزاق والیوداد و انما نسخہ و ابن جریر

کی عبارت ۱ عن الحكم انه سئل عن هذه الآية أمسوحة قال لا

وقال علي عليه السلام لو كان عمر ينهى عن المتعة ما زنى الا شقياً -

علامہ سیوطی بسند عالی نقل فرماتے ہیں کہ حکم سے سوال ہوا کہ کیا آیت

متہ منسوخ ہوئی ہے اس سے کہا کہ نہیں اور حضرت علی علیہ السلام

نے فرمایا ہے کہ اگر عمر صاحب نے نکاح متہ منع نہ کیا ہوتا تو بغیر کسی

شفقی بدر بخت کے کوئی شخص بھی زنا نہ کرتا۔

نوٹ حضرت علیؑ نے قیامت تک ہونے والے زنا کا ذمہ دار حضرت عمر کو قرار دیا،

اور اتنے زنا جس کے نامہ اعمال میں ہوں وہ ابو حفص ہی ہو سکتا ہے۔



## حضرت علیؓ کا عمر کو قیامت تک ہونے والے زنا کا ذمہ دار قرار دینا

تفسیر کبیرم وروی محمد بن جریر الطبری فی تفسیرہ عن علی بن ابیطالب کی عبارت کہ **لَا تَزْنِیْ اَنْ عَمْرُوهُنَ النَّاسُ عَنِ الْمَسْئَلَةِ مَا فِیْ الْاَلِیَّیْنَ** اور محمد بن جریر طبری نے روایت کی ہے اپنی تفسیر میں کہ امام علیؓ بن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر عمر مستح سے منع نہ کرتا تو بغیر کسی بد بخت کے اور کوئی شخص زنا نہ کرتا۔ **لو لَمْ یَنْصَحْ لِعَدِیِّهِ رَاقٍ فِیْ لُحَّاهِیْ** کہ حضرت علیؓ نے مذکورہ مذمت بناب عمر کی کوفہ میں فرمائی تھی پس معلوم ہوا کہ زمانہ رسالت میں حضرت علیؓ کی نگاہ میں مستح منسوخ نہیں ہوا تھا۔ ورنہ پچارے عمر صاحب پر تنقید کا کوئی مطلب نہ تھا نیز حضرت علیؓ کی نگاہ میں عمر کا مستح سے منع کرنا یہ عمر کی ذاتی رائے تھی۔ شریعت کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ اور چونکہ عمر صاحب نے مسئلہ مستح میں خدا اور رسولؐ سے اختلاف کیا تھا۔ حضرت علیؓ نے خدا اور رسولؐ کی خاطر عمر کی مذمت فرمائی ہے اور عمر کی رائے سے اختلاف فرمایا ہے اور امام رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جب حضرت علیؓ کسی کے ساتھ کسی مسئلہ میں اختلاف فرمادیں تو حق علیؓ کے ساتھ ہے کیونکہ فرمان رسولؐ ہے کہ علی مع الحق ہمیشہ علی حق کے ساتھ ہے اور اہلسنت کتابوں میں جو لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے مستح سے منع کیا ہے۔ اس کو مذکورہ حوالہ جات جھٹلا رہے ہیں۔ اور سنی اپنی روایات مناظرہ میں الزام کی خاطر ہمارے سامنے پیش نہیں فرما سکتے۔



حلیت مستر کی بارہویں دلیل کہ عبداللہ بن عباس کے  
اصحاب بھی اسنادِ نبوت اپنی بکری کی طرح متوکرو حلال جانتے تھے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۱۶۲ ت نکاح

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۲۱۲ باب غزو خیمہ

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب او جز المسائل ص ۲۶۲

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۲ ذکر متعہ

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح زرقانی علی موطا ص ۱۵۲

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المحلی لابن حزم ص

۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مراۃ الزمان ص

فتح الباری قال ابن عبد البر صاحب ابن عباس من اهل مكة

کی عبارت اوالیہ علی اباحتہا... وقال ابن حزم ثبت علی

اباحتہا بعد رسول اللہ ابن مسعود و معاویہ و ابو سعید و ابن عباس

ترجمہ ۱۔ اہلسنت کا امام ابن عبد البر فرماتا ہے کہ اہل مکہ میں سے جو

اصحاب ابن عباس ہیں وہ متعہ کے مباح ہونے پر قائم ہیں اور

ابن حزم کہتا ہے کہ نبی پاک کے بعد یہ لوگ متعہ کے حلال ہونے پر

قائم رہے تھے عبداللہ بن مسعود اور معاویہ و ابو سعید و ابن عباس

عمدۃ القاری اما الصحابة فانهم اختلفوا فی نکاح المتعة

کی عبارت اذہب ابن عباس الی اجازتہا و تحلیلہا الا خلافتہ

فی ذالک و علیہ اکثر اصحابہ منهم عطاء بن ابی رباح و سعید بن

جبیر و طاووس۔



ترجمہ بہ نکاح مستحکم کے بارے میں اصحاب کا اختلاف ہے۔ ابن عباس  
مستحکم کو جائز اور حلال جانتے تھے اور اسی طرح مستحکم کو اصحاب ابن عباس  
بھی حلال جانتے تھے اور ان اصحاب میں سے ہیں۔ عطاء بن ابی رباح  
اور سعید بن جبیر اور طاؤس۔

شرح زرقانیؒ قال ابن عبد اللہ اصحابہ من اهل مکة والین یرون  
کی عبارت حلال۔ مکہ اور یمن سے اصحاب ابن عباس مستحکم کو حلال  
جانتے تھے بقول علامہ ابن عبد البر کے۔

نیل الاوطار و قال من التابعین طاؤس وعطاء وسعد بن جبیر  
کی عبارت اور اس وقت مکہ تا یمن سے یہ لوگ مستحکم کو حلال  
جانتے تھے طاؤس اور عطاء بن ابی رباح اور سعید بن جبیر۔

ابن عباس مع اپنے اصحاب کے مستحکم کو حلال سمجھ کر بھی مسلمان نہ کیا  
اربا انصافؒ بقول علماء اہل سنت کے سب اصحاب ہدایت  
کے ستارے ہیں اور علماء کا اختلاف مسائل دینیہ میں امت کے لئے  
رحمت ہے اور اسلام کا ہر مفتی صحیح فتویٰ دیتا ہے تو ہم ہر مسلمان  
بھائی کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ  
ابن عباس صحابی رسول اللہؐ ہے اور اس کے اصحاب اور تابعین  
علماء اسلام ہیں اور یہ سب لوگ مستحکم کو حلال جانتے تھے پس  
معلوم ہوا کہ مستحکم حلال ہے نہ نہیں ہے۔



## مجاز بن مسعود بن جبیر طاؤس اور عطا کے فضائل

المسند کی معتبر کتاب تہذیب الاسماء ص ۱۷۰ علامہ نووی  
 قال سعید بن جبیر هو الامام الجلیل ابو عبد اللہ وکان من کبار الاثبات  
 التابعین و قال بواب الحجاج قال رأیت داس بن جبیر بعد ما سقط  
 الی الارض یقول لا اله الا الله

حضرت نووی فرماتے ہیں کہ ابو عبد اللہ سعید بن جبیر بلند پایہ  
 اماموں میں سے تھا اور حجاج کا دربان کہتا ہے کہ جب قتل کے بعد سعید کا  
 سر زمین پر گرا تو میں نے سنا کہ اس سر نے کلمہ توحید لا اله الا الله پڑھا تھا  
 اور علامہ نووی نے طاؤس بن کیسان الیمانی کے بارے لکھا ہے ۔  
 هو من کبار اطباء المعتزلة الصالحین کہ حضرت طاؤس بزرگ علماء  
 ہے اور معتزلہ سے اور صالحین سے تھا اور واقفوا علی جلالتہ  
 و فضیلتہ و ثبوتہ و جلالت حفظہ

ترجمہ :- اور طاؤس بن کیسان کے جلیل القدر اور صاحب فضیلت  
 اور نیک اور حافظ حدیث ہونے پر سب سنیوں کا اتفاق ہے ۔  
 اور علامہ نووی نے اپنی کتاب تہذیب الاسماء میں عطا بن ابی رباح کے  
 بارے لکھا ہے کہ واقفوا علی توثیقہ و امامتہ کہ المسند کا عطا کے  
 ثقہ اور امام ہونے پر اتفاق ہے ہم شیعہ خیار بر یہ یہ کہتے ہیں کہ سعید  
 بن جبیر اور عطا اور طاؤس فضیلت میں یہ تینوں اصحاب ثلاثہ سے  
 کسی طرح کم نہیں تھے اگر نبی کریم ص کے بعد متعزنا بن گیا ہے تو یہ تینوں  
 سنیوں کے امام کیا معاذ اللہ نہ ان کے حلال ہونے کا فتویٰ دیتے تھے ۔



متنع کے حلال ہونے کی تیرہویں دلیل امام اہل سنت  
ابن جریر نے ستر عورت سے متنع فرما کر روح عمر کو بچایا

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ج ۱ ص ۱۳۹ ب متنعہ

اہلسنت کی معتبر کتاب المغنی لابن قدامہ ص ۵۵ ج ۷

اہلسنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۴۵۹ ج ۲

اہلسنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص ۴۳ ج ۶

تہذیب م قال الشافعی استمتع ابن جریر لمسیحین امراة

کی عبارت شافعی نے کہا ہے کہ ابن جریر نے ۷۰ عورت سے متنع کیا۔

میزان الاعتدال ع عبد الملک بن عبد العزیز بن جریر احد الاعلام

کی عبارت ما الثقات مع کونه قد تزوج نحو من سبعین

امراة نکاح المتعة کان یری الرخصة فی ذلک

قریباً :- امام اہلسنت علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن جریر

ان بڑے علماء میں سے ہے جو ثقہ اور معتبر ہیں اور اس کے ثقہ علامہ ہونے

کے ساتھ ساتھ اس نے ستر عورت سے نکاح متنع بھی فرمایا ہے

اور وہ متنعہ کو حلال سمجھتا تھا۔

نوٹ :- اگر متنعہ زمانہ رسالت کے بعد زنا تھا اور اس کی حلیت ظہور

ہو گئی تھی تو اہلسنت کے اس امام نے جبراً معین سے ہے ستر عورت

سے متنعہ کس طرح کیا بلکہ اس نے تو زنا کیا اور جو شی ملاں ستر عورت

سے نہ تا کرے وہ پکارا ثقہ اور معتبر کس طرح ہو سکتا ہے۔



متوے کے حلال ہونے کی چودھویں دلیل سعید بن جبیرؓ کے تشریف  
میں ایک عرقی عورت سے متوہ فرما کر روح عمر کو ثواب پہنچایا

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۶۴ ذکر متوہ  
اہلسنت کی معتبر کتاب المصنف لعبد الرزاق ص ۲۹۶ ج ۷  
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۱۴۱ ج ۱ آیت متوہ  
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص ۴۴۴ آیت متوہ  
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن حبان اللاندسی ص ۲۱۸  
اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۱ ج ۶ ذکر متوہ  
فتح الباری قال ابن حزم ثبت علی ما احتما بعد رسول اللہ ابن مسود  
کی عبارت (و معاویہ و البوسعید و من التابعین طاووس و  
سعید بن جبیر و عطاء و سائر فقہا مکہ

ابن حزم نے کہا ہے کہ نبی کریم کے بعد جو لوگ متوہ کو حلال سمجھنے  
پر قائم رہے ہیں وہ یہ بزرگ و اہل ہیں ابن مسود اور معاویہ اور البوسعید  
اور ابن عباس اور سلمہ و معبد امیہ بن خلف کے بیٹے اور جابر اور  
عمر بن حرمین اور جابر نے ابو بکر اور عمر کے زمانہ میں صحابہ سے متوہ کی  
حلیت کو نقل کیا ہے اور تابعین میں سے فقہاء مکہ اور طاووس اور  
سعید بن جبیر اور عطاء نے متوہ کو حلال سمجھا ہے۔ صاحب فتح الباری  
فرماتے ہیں کہ ابن حزم نے جن تابعین سے حلیت متوہ کو نقل کیا یہ  
عبد الرزاق کے نزدیک صحیح اسناد سے ثابت ہے۔



تفسیر لابن کثیر و کان ابن عباس و ابی بن کعب و سعید بن جبیر و السدی  
کی عبارت سا یقرؤن فما استمتعتم به منهن الی أجل مسمی  
فألوهن أجورهن فربیة و قال مجاهد ثزلت فی نکاح المتعة۔  
ترجمہ : ابن عباس اور ابی بن کعب اور سعید بن جبیر اور سدی آیت متعہ  
میں الی اجل پڑھتے تھے یہ اجل کا لفظ متعہ پر دلالت کرتا ہے اور  
مجاہد کہتا ہے کہ یہ آیت نکاح متعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔  
المصنف لعبد الرزاق عن عبد الله بن عثمان بن خثیم قال كانت  
کی عبارت ملاحظہ [ یہ کہہ امرأۃ عراقیہ تصلیک جمیلۃ لھا ابن  
یقال لہ الراعیہ و کان سعید بن جبیر یکثر الدخول علیہا قال قلت  
یا ابا عبد الله ما اکثر ما تدخل علی هذه المرأة قال انا قد نکحتہا  
ذات النکاح حرامۃ قال و اخبرنا ابن سعید قال لہ فی اجل من  
شرب الماء۔ المتعة

ترجمہ :۔ راوی کہتا ہے کہ مکہ شریف میں ایک خوبصورت عراقی  
عورت رہتی تھی اور سعید بن جبیر کا اس کے پاس تشریف لانا  
زیادہ تھا راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ جناب کا اس خاتون کے  
پاس زیادہ تشریف لانا ہے اس نے کہا کہ ہم نے اس خاتون سے نکاح  
متعہ کیا ہوا ہے اور یہ نکاح متعہ پانی پینے سے بھی زیادہ حلال ہے  
نوٹ :۔ ارباب انصاف اگر زمانہ رسالت کے بعد متعہ  
منع ہو گیا ہے اور یہ مثل زنا ہے تو کیا یہ امام اہل سنت  
زنا کرتا تھا۔



مستح کے حلال ہونے کی پندرہویں دلیل اہل مکہ نبی کریم کی  
رحلت کے بعد بھی مستح کو حلال جانتے تھے۔

- ۱۔ المسند کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۳۶۸ ج ۹ ب النکاح
  - ۲۔ المسند کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۸ ج ۶ ب المستح
  - ۳۔ المسند کی معتبر کتاب اوجز المسالك شرح موطا ص ۳۳۳ ج ۹
  - ۴۔ المسند کی معتبر کتاب شرح درقانی علی الموطا ص ۳۸۸ ج ۴ ب المستح
  - ۵۔ المسند کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۳۶۸ ج ۵ ب المستح
- فتح الباری ومن اتا بعین طاؤس وسعد بن جبیر وعطاء و  
کی عبارت اساس فقہاء مکہ

اور طاہرین میں سے مستح کو حلال جاننے والے یہ علماء ہیں حضرت  
طاؤس اور جناب عطاء اور تمام فقہاء مکہ

نیل الاوطار ومن المشہورین بابا احتیاب ابن جریج فقیہ مکہ  
کی عبارت "وهذا قال الا و زاعی قیما دواہ الحاکم فی علوم الحدیث  
یترک من قول اهل الحجاز خمس فذكر منها مستح النساء من قول  
اهل مكة۔ وایقان النساء فی ادبارهن من قول اهل المدينة۔

ترجمہ۔ مستح کو حلال کہنے والوں میں سے زیادہ مشہور فقیہ مکہ ابن  
جریر ہے اور اسی لئے تو امام اوزاعی نے فرمایا ہے کہ اہل حجاز کی پانچ  
باتیں ترک کی جائیں گی اور ان میں یہ دو بھی ہیں ایک تو عورتوں سے  
مستح کرنا اور دوسرا عورتوں سے لواط جو کہ اہل مدینہ کا خاص فتویٰ ہے



# اہل جحان نے عورتوں سے مستعد اور لواط کو حلال کر کے فتویٰ کی دنیا میں اپنا نام روشن فرمایا ہے

اس باب انصاف یہ تم اس طرف بھی توجہ فرمادیں کہ مکہ اور مدینہ  
وہ شہر ہیں جو کہ صحابہ اور صحابیات کی قبر بالی سے عورتوں سے  
مستعد اور لواط کے گڑھ تھے اور انہی دونوں شہروں ہی سے  
سب سے پہلے شریعت کے سورج نے روشنی دنیا شروع کی  
ہے اور ہم شیعہ غیر اہل یہ کہتے ہیں کہ بقول نواصب کے اگر مستعد  
زنا ہے تو زنا نہ رسالت کے بعد صحابہ کرام کو کیا مجبوری تھی کہ  
حرمین شریفین میں ہوا دم الحرمین نے اس زنا کو حلال سمجھ رکھا تھا  
اور صرف حلال ہی نہیں مفتی اعظم فقہیہ مکہ ابن جریر نے ستر  
عورت سے مستعد فرما کر اساء بنت ابی بکر کی طرح اس مسئلہ  
پر عمل فرما کر روح عمر کو قبر میں بے چین کر دیا ہے اہل مکہ اور مدینہ  
خاندان کے کردار سے یہ معلوم ہو گیا کہ مستعد شریعت اسلامیہ میں نہ  
منسوخ ہوا ہے اور نہ ہی حرام ہے اور حضرت عمر نے حرمت مستعد کا اعلان  
فرما کر اپنے آپ کو اہل مکہ اور مدینہ کے مخالف ثابت کیا ہے اور اگر  
کے مفتی اعظم اور فقہ ابن جریر کا زنا کار ہونا ثابت ہوتا ہے اور  
اس حرام میں کئی امام نواصب ننگے اور رسوا ہیں ۔



سنی علماء کا فیصلہ کہ اگر ایک سنی مفتی ایک چیز کو حلال کہتا ہے اور  
دوسرا حرام کہتا ہے تو وہ دونوں ایک دوسرے کو جھٹلاتے ہیں حتیٰ پر ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب کشف الظنون ص ۱ چلبی ذکر موطا  
اہلسنت کی معتبر کتاب المیزان الکبریٰ ص ۱۱۱ از عبد الوہاب شعرائی  
اہلسنت کی معتبر کتاب رحمة الائمة فی اختلاف الائمة ص ۱  
اہلسنت کی معتبر کتاب جزیل المواہب فی اختلاف المذاہب  
اہلسنت کی معتبر کتاب روشن الائف ص ۱ از سیبانی  
اہلسنت کی معتبر کتاب الحلیہ ص ۱ از ابو نعیم  
میزان الکبریٰ ص ۱ ان سائر ائمة للمسلمین علی ہدی منادیم  
کی عبارت اوان کل مجتہد مصیب ط ۱ و کذا لک ابن عبد البر  
کان یقول کل مجتہد مصیب فاما ان یکون افعلا او قال  
ترجمہ اہلسنت کے تمام امام اپنے رب کی طرف سے حق پر ہیں اور  
ان کا ہر مجتہد درست فرماتا ہے خواہ دونوں فتویٰ دیں یا عمل کریں  
رحمت الائمة فان خلقوا فی طلب الحق وکان اختلافہم رحمة  
کی عبارت النحای سنی علماء نے طلب حق میں اختلاف کیا ہے اور  
دین میں = ان علماء کا ایک دوسرے کو جھٹلانا اور اختلاف کرنا  
مخلوق کے لئے رحمت ہے

نوٹ: اہلسنت نے اپنے جھوٹے اماموں کے فرائض پر پردہ ڈالنے کے  
لئے یہ کچھنڈ بنایا ہے کہ ان کا ہر مجتہد دوسرے مجتہد کو جھٹلاتا  
میں برحق ہے اور ان کی دینی مسائل میں جگہ مخلوق کے لئے رحمت ہے



اصحاب اگرچہ ایک دوسرے کو جھٹلاتے ہیں مگر  
کشف الظنون ص ۱۰۷ موطا میں کتاب جلی لکھتا ہے  
کی عبارت **أما قاله أصحاب محمد رسول الله فلفوا في الفروع وتفرقا**  
في البلدان وكل مصيب ملخص

ابو نعیم نے اپنی کتاب حلیہ میں لکھا ہے کہ حضرت مالک بن انس فرماتے ہیں  
کہ ہارون رشید نے مجھ سے مشورہ کیا کہ تمہاری کتاب موطا کو کعبہ  
میں رکھا جائے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کے حیا کیا  
جائے۔ مالک فرماتے ہیں کہ میں نے کہا ایسا نہ کریں کیونکہ  
اصحاب رسول نے دینی مسائل میں خود اختلاف کیا ہے۔  
اور اس اختلاف کو ہر شہر میں پہنچایا ہے اور وہ ایک دوسرے  
کو جھٹلاتے ہیں مصیب اور حق پر ہیں۔

**روضة الانفس** فیکون من اجتہد فی مسئلة فاقوا اجتہادہ الی  
کی عبارت **التحلیل مصیبا فی استحقاق لہا و آخر اجتہاد و ادواہ**  
اجتہاد و نظره الی تحریرہا مصیبا فی تحریرہا

ترجمہ جو سنی امام اجتہاد کرے اور اس کا اجتہاد اس کو کسی شے کے  
حلال ہونے تک پہنچائے وہ حق پر ہے اور اگر دوسرا امام اسی شے میں  
اجتہاد کرے اور اس کا اجتہاد اس کو اس شے کے حرام ہونے تک  
پہنچا دے تو وہ بھی حق پر ہے۔ نوٹ خلاصہ ایک ہی شے کو ایک  
حلال فرماتا ہے اور اسی شے کو سنیوں کا دوسرا امام حرام فرماتا ہے تو دونوں  
حق پر ہیں گو با سنیوں کا عقیدہ ہونے کے باعث یہ تناقض نہیں ہے۔



اہلسنت کے بڑے بڑے پوپ پالوں کا فیصلہ کہ اہلسنت علما  
کا ہر غلط فتویٰ بھی درست اور صحیح ہے۔

جزیل الموابہب کل المجتہدین علی ہدی وکلام علی حق ولا  
کی عبارت سائب الی احد منهم تخطیة

ہر سنی مجتہد ہدایت پر ہے اور حق پر ہے اور کسی بھی سنی مجتہد کو  
یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ غلط ہے اور اس کا فتویٰ غلط ہے۔

ان اختلاف العلماء رحمة من الله علی هذه الامة کل تبع ما صح عنده  
وکل علی ہدی وکل یرید الله

سنی علماء جو ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے دیتے ہیں  
اور آپس میں اختلاف کرتے ہیں یہ اس است کیلئے رحمت ہے  
ہر سنی ملاں ہدایت پر ہے اور ہر ایک اللہ کا ارادہ کرتا ہے۔

اختلاف مذاہب اس امت کیلئے بہت بڑی فضیلت اور نعمت ہے۔

جزیل الموابہب ان اختلاف المذاهب فی هذه الامة خصیصة فاضلة  
کی عبارت سائب الی احد منهم تخطیة

فصل اعلم ان اختلاف المذاهب فی هذه الامة نعمة کبيرة وفضيلة عظيمة  
ولله سر لطیف اور کہ العالمون وعمن عنده الجاهلون

جان تو کہ اس امت میں مذہبیوں کا اختلاف ایک بڑی نعمت ہے  
اور ایک بڑی عظمت والی فضیلت ہے اور اس اختلاف میں ایک راز ہے  
جس کو عالم جانتے ہیں اور جاہل اس کی معرفت سے دل کھانڈھے ہیں۔



# علم اسلام کو دیانت و انصاف کی دوسری دعوت فکر

اہل اسلام کی مایہ ناز کتابیں گواہ ہیں کہ ذریت فاروق نے ہر مسئلے میں بھانت بھانت کے فتوے دیئے ہیں اور اہل سنت علماء اور امام اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ پیش فرماتے رہے ہیں اور اس چیز کا نتیجہ ہے کہ اہلسنت یا پچے ایسے فرقوں میں بٹ گئے جو ایک دوسرے کو کافر کہنا اپنے لئے سعادت اور فخر سمجھتے ہیں اور پھر ایک چھوڑی اور دوسری سرزوری کے مصداق کئی علماء یہ فرماتے ہیں کہ دین اسلام کے احکام میں جس طرح بھی ہم بھانت بھانت کے فتوے لکھیں یہ سب حق ہے اور عین شریعت ہے اور یہ اختلاف عین رحمت ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ یہ اختلاف رحمت نہیں ہے بلکہ لو اصب کے گنہگاروں پر ایک لعنت ہے۔

## مسئلہ متعہ میں بھی فتوؤں کا اختلاف مدح ہے

اس باب انصاف اس رسالہ میں پیش کئے گئے مآلہ جات اس بات کے گواہ ہیں کہ اہلسنت کے کئی عدد بزرگ متعہ کو حلال سمجھتے تھے اور بات صرف حلال تک ہی نہیں ہے بلکہ جناب ابوبکرؓ کی ایک بیٹی جناب اسامہ ثانی نے اہل اسلام کی تھلائی کی خاطر خود بذات متعہ فرما کر عظمت متعہ کو چار چاند لگا دیئے ہیں اور جناب عبداللہ بن عباس اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور جناب عمران بن حصین اور معاویہ بن سفیان جیسے اہلسنت کے مفتیوں نے متعہ حلال ہونے کا فتویٰ دیا اور دوسرے مجتہدوں سے اختلاف کر کے ثابت کر دیا ہے کہ جب ہر اختلاف رحمت ہے تو متعہ میں اختلاف بہت بڑی رحمت ہے۔



متعہ کے حلال ہونے کی سولہویں دلیل سلمہ بن امیہ نے  
امام ابراہیم سے متعہ فرما کر سنت ابی بکر کی سنت کو زندہ کیا ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۴۲ ج ۹ ب متعہ

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسائل ص ۳۰۳ ج ۹

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ذیل الاوطار ص ۱۵۳ ج ۴ ب متعہ

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب جمہرة النساب العرب لابن خزم

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المصنف لعبد الرزاق ص ۴۹۸ ج ۷

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المحلی لابن خزم ص ۵۲ ج ۹

فتح الباری، فردی عبدالرزاق بسند صحیح عن عمرو بن دینار عن طاؤس

کی عبارت: عن ابن عباس قال: نكح عمر أبا أم أراك، قد خرجت حلی

فسألتها عن فحشها، استخففت من سلمة بن أمية

ترجمہ: سند صحیح سے آیا ہے کہ ابن عباس نے کہا ہے کہ عمر نے صرف ام اراک

کی رعایت فرمائی وہ حاملہ تھی عمر نے پوچھا تو اس نے صاف صاف بتا دیا کہ

سلمہ بن امیہ نے اس کے ساتھ متعہ کیا ہے۔

جمہرة النساب ص ۱۶۲ فولد سلمہ بن أمية معبد بن سلمة - ام اراک

کی عبارت: سألتها سلمة نكح من عمة عمر أو في عمة أبي بكر فولدت

منها معبد۔

ترجمہ: سلمہ کا بیٹا معبد ہے۔ معبد کی ماں ام اراک تھی۔ سلمہ نے اس

کے ساتھ نکاح متعہ کیا تھا۔ اور یہ متعہ ابو بکر یا عمر کے زمانہ

میں ہوا۔



مستح کے حلال ہونے کی ۷ اویں دلیل اہل بین نے حضرت  
عمر کی مخالفت اور ابن عباس کی موافقت کرتے ہوئے  
مستح کے حلال ہونے کا اعلان کیا ہے

الہبت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۴۹ ج ۹ ذ مستح

الہبت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۲ ج ۶

فتح الباری قال ابن عبد البر اصحاب ابن عباس من اهل مكة  
کی عبارت ما واليمن علی اباجتہا۔

ترجمہ ماہن عبد البر فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس کے یہی اصحاب  
اور انکی اصحاب مستح کے حلال ہونے پر ڈٹے ہوئے تھے۔

نوٹ: مکہ مدینہ اور ملک یمن یہ علاقے اہل اسلام کے خاص  
مرکز ہیں اور پچھتے دوران علاقوں کے علماء جب کسی شئی کے حلال  
ہونے کا فتویٰ دیں تو ظاہراً یہی سمجھا جاتے گا کہ اس شئی کو حلال  
سمجھنے کی شریعت پاک میں گنجائش ہے ہم شیعہ غیر البر یہ اپنے  
سنی بھائیوں کی ٹوٹی پھوٹی دیانت کا ان کو واسطہ دے کر سوال  
کرتے ہیں کہ اگر بقول آپ کے مستح زنا ہے تو ان مکہ اور یمن کے  
مسلمانوں کو کیا مجبوری پڑتی کہ انہوں نے سنی ہونے کے باوجود اپنے  
خلیفہ نمبر ۲ حضرت کی مخالفت کی۔ اور مستح کو حلال قرار دیا۔ اگر کسی  
سنی نے مستح حرام قرار دیا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اس نے اس فتویٰ  
میں خطا کی ہے اور اس مسئلہ میں سنی علماء کا آپس کا اختلاف  
دوسرے معنی میں جو توں میں دال بانٹنا ہے۔



# حلیت مستعد کی ۱۸ ویں دلیل امام مالک سنی نے مستعد کے حلال ہونے کی فتویٰ دیکر ابو بکر کی بیٹی کی لالچ رکھ لی ہے

- ۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص ۱۵۱۔ النکاح فصل ۱۵
- ۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الہدایہ ص ۲۱۳۔ نحریات۔
- ۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۴ ج ۹۔ ذکر مستعد
- ۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مبسوط ص ۱۸ خمس الاثمہ سرخی
- ۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تبیان الحقائق شرح کنز الدقائق ص
- ۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب رز الحقائق شرح کنز الدقائق ص
- ۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب خزائن الروایات ص ۱۰۰۔ الرقاہی جگن
- ۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کافی ص ۱۰۰۔ کتاب نکاح
- ۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عنایہ شرح ہدایہ ص ۱۰۰۔ اذاکل الدین
- ۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب حدائق الانوار شرح مشارقی الانوار
- ۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح وقایہ ص ۱۰۰۔ از علامہ الیاس
- ۱۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح وقایہ ص ۱۰۰۔ از ابوالمکارم
- ۱۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ تاتارخانیہ از عالم بن العلام
- ۱۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب سراج و حاج شرح مختصر قدوری۔
- ۱۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ طبریہ ص ۱۰۰۔ از ظہیر الدین
- ۱۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب رسالہ رد شیوہ ص ۱۰۰۔ از یوسف اخور
- ۱۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب جذب القلوب ص ۱۰۰۔ جنگ خیر از شاہ عبدالحق



- ۱۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح معاصد ص ۱ مطا من عمر  
 ۱۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب جامع الرموز شرح مختصر وقایہ  
 ۲۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کنز الدقائق ص ۱ از ابوالبرکات  
 ۲۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مختصر مالکی ص ۱ امام مالک  
 ۲۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تحفۃ الشاشیہ ص ۱ کیم  
 ۲۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بدوانی ص ۱  
 ۲۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب انوار الیوب فی خصائص الجلیب  
 ۲۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ فرشتہ فارسی ص ۱

الہدایہ و نکاح المتعہ باطل عندنا و قال مالک ہو جائز لہ کاف مباحاً  
 کی عبارتہ فی فیہی ان ان یظہرنا سجدہ

ترجمہ :- اور نکاح متعہ ہمارے نزدیک باطل ہے اور امام مالک کے نزدیک  
 متعہ جائز ہے دلیل ان کی یہ ہے کہ متعہ حلال اور مباح تھا پس یہ حرام  
 باقی رہے گا تاریخ کے ظہور تک ۔

نوٹ :- کتاب اہلسنت کشف الظنون چلبی میں ہدایہ شریف کی تعریف  
 میں یوں لکھا ہے کہ یہ کتاب مثل قرآن ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے  
 ہیں کہ قرآن پاک میں جس طرح غلطی نہیں ہے اسی طرح صاحب ہدایہ  
 نے امام مالک سے جواز متعہ کے نقل کرنے میں کوئی غلطی اور غلطی نہیں کی  
 ہے اور ابن کثیر نے صاحب ہدایہ پر اس فتویٰ کے نقل کرنے میں غلطی  
 کا بہتان باندھا ہے ۔ وہ بچا رہے خود خطباء پر ہیں ۔ صاحب  
 ہدایہ کا فقہ میں وہی مقام ہے جو ابوبکر کا خلفاء  
 میں ہے ۔



فتاویٰ ولا یعتقد النکاح علی حفظ المتعة وھو باطلہ عندنا لا تنفید  
قاضی مالک الحل فلا قال ابن عباس ومالك

ترجمہ: لفظا متعہ سے نکاح نہیں ہو سکتا اور یہ متعہ باطل ہے مفید  
حلیت نہیں ہے اس میں ابن عباس اور امام مالک کا اختلاف ہے۔  
ان کے نزدیک یہ مفید حلیت ہے۔

مسوط کی شمس الاثرہ شمس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ص نے متعہ کو حلال کیا تھا  
عبارت کا اور یہ متعہ چارے نزدیک یا طل ہے اور امام مالک بن انس  
کے نزدیک جائز ہے۔

فتح الباری قال ابن رجب ما حکاہ بعض المتفیرین مالک من النبیان  
کی عبارت: اخطار: ابن رجب کہتا ہے کہ امام مالک سے جو بعض حنفیہ  
نے متعہ کا جواب نقل کیا ہے۔ یہ ان کی غلط ہے۔ نوٹ: غلط اس لئے ہے  
کہ اس طرح حق ظاہر ہوتا ہے۔

تبیان الحقائق وقال مالک ہو جائز لانہ کان مشروعاً فیقی  
کی عبارت: االی ان یظہرنا سنہ

ترجمہ: امام مالک فرماتے ہیں کہ متعہ جائز ہے کیونکہ وہ شریعت کا حکم  
تھا اور جب تک اس کا نسخ نہ آئے گا وہ باقی رہے گا  
مرزا الحقائق وقال مالک ہو جائز لانہ کان مشروعاً

کی عبارت: مالک کے نزدیک متعہ جائز ہے کیونکہ وہ شریعت کا حکم ہے  
حسراتیہ وقال مالک جائز لان ابن عباس کان یبیحہا

الروایات امام مالک سنی کے نزدیک متعہ جائز ہے کیونکہ ابن عباس  
کے نزدیک متعہ حلال تھا۔



## سنی اہلحدیثوں کے عقیدہ میں متوعہ حلال ہے

علامہ وحید الزمان فرماتے ہیں کہ حرمت متوعہ کے بارے ہمارے بعض اصحاب اہلحدیث نے اختلاف کیا ہے اور انہوں نے متوعہ کو جائز قرار دیا ہے کیونکہ متوعہ شریعت میں جائز اور ثابت تھا اور اس جو از کا ذکر آیت ۲۲ سورہ نساء میں ہے اور یہ آیت متوعہ کے مباح ہونے پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے پس متوعہ کی اباحت یقینی ہے کیونکہ اس پر اجماع ہے اور تحریم ظنی اور گمان ہے اور دلیل یقین کو گمان نہیں توڑتا۔

## کچھ لوگ سواداعظم سے بھی متوعہ کو غیر منسوخ اور حلال جانتے ہیں

نفاث القرآن، والفقہ علی انہا کانت مہلۃ فی اول الاسلام شعر کی عبارت السواد الاعظم من الامة علی انہا صارت منسوخة وذهب الباقون ومنہم الشیوخۃ الخاصة ثابتہ کما کانت ویروی ہذا ابن عباس۔

ترجمہ: اہل اسلام کا متوعہ کے حلال ہونے پر اتفاق ہے مگر اول اسلام میں۔ پھر سواداعظم فرماتے ہیں کہ متوعہ منسوخ ہے اور ان کے علاوہ دوسرے علماء جو باقی ہیں اور ان میں شیعہ بھی شامل ہیں ان کے عقیدہ میں متوعہ جس طرح حلال تھا اب بھی اسی طرح حلال ہے اور یہ عقیدہ صحابی رسول اللہ ابن عباس اور حضرت عمران بن حصین سے بھی مروی ہے۔



## مودی امیر جماعت اسلامی متعہ کو جائز جانتے تھے

سابق امیر جماعت اسلامی جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن کے زیر عنوان ترجمان القرآن، اور اگست ۱۹۵۵ء کے شمارہ میں سورۃ مومن کی آیت **اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ** کی تفسیر میں لکھا ہے کہ۔

وہ متعہ کا جب ذکر کیا ہے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دو باتوں کی اور توضیح کر دی جاسکتے۔

۱۔ یہ کہ متعہ کو حرام قرار دینے یا مطلقاً مباح ٹھہرانے میں سنیوں اور شیعوں کے درمیان جو اختلاف پایا جاتا ہے اس میں بحث و مناظرہ نے بے جا شدت پیدا کر دی ہے ورجحان حق معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں۔ انسان کو ایسا اوقات ایسے حالات سے سابقہ پیش آجاتا ہے جن میں نکاح ممکن نہیں ہوتا اور وہ زنا یا متعہ میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے ایسے حالات میں زنا کی بد نسبت متعہ کر لینا بہتر ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف، محترم مودودی صاحب نے ترجمان میں جو کچھ لکھا ہے وہ آپ نے ملاحظہ کر لیا مگر اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں خوب قلم بازیوں کھائی ہیں اور متعہ پر اس انداز میں تنقید فرمائی ہے کہ وہ تنقید بکواسے شیعوں کے خدا اور رسول پر جاری ہے کیونکہ متعہ کو خدا اور رسول نے حلال کیا ہے اور اگر ذات متعہ میں کسی قسم کی بھی قباحت اور برائی یا بے حیائی ہے تو اس کو خدا اور رسول نے حلال اور مباح اور جائز میں کیوں فرمایا ہے



متوع کے حلال ہونے کی ۲۵ ویں دلیل کہ جناب کے سرکار  
امام احمد بن حنبل بھی متوع کو حلال جانتے تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۴۵۴۔ النساء آیت ۲۴  
اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۹ ج ۴ غیب  
ابن کثیرم قد روی عن ابن عباس وطائفة من الصحابة اباحتها  
کی عبارت للفرقة وهو رواية عن الامام احمد

جناب ابن عباس اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے نکاح متوع کا حلال  
ہونا روایت کیا گیا ہے اور امام احمد سے بھی متوع کی حلیت مروی ہے  
البدایہ کی وقد حکى عن الامام أحمد رواية كذهب ابن عباس  
عبارت .... وسأول بعض من صنف نقل رواية أخرى  
عن الامام احمد بمثل ذلك

جس طرح فریب ابن عباس ہے کہ متوع حلال ہے اسی طرح امام احمد  
سے متوع کے حلال ہونے کی حکایت ہے۔

نوٹ۔ امام احمد صاحب حضرت امام مالک کی طرح اہلسنت بھائیوں  
کی فقہ کا مجتہد ہے اور امام مالک کی طرح متوع کو حلال جانتا تھا اور ابن  
عباس اور صحابہ کرام بھی متوع کو حلال جانتے تھے لہذا اگر متوع جیانی  
اور بے شرمی ہے اور زنا کا دوسرا نام ہے تو خدا رسول نے اس زنا کو  
چند دن تک کیوں حلال فرمایا تھا، خدا رسول کے کلام کو صحابہ نے  
محبوب سمجھا اور متوع کرتے رہے اور آج سنی بھائیوں کا حلال پر  
فخر کرنا اور متوع کو حرام کہنا ان کی بے انصافی ہے۔



مستعہ کے حلال ہونے کی ۲۱ ویں دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر کا بیٹا  
عبداللہ بھی مستعہ کو حلال جانتا تھا اور عمر کی مخالفت کرتا تھا!

اہلسنت کی معتبر کتاب مسند الامام احمد ص ۴۹۴ ج ۸ حدیث ۵۶۹۴

ان رجلا سال عبداللہ بن عمر عن مستعہ النساء وانا عندہ فغضب  
وقال واللہ ما کنا علی عهد رسول اللہ وناشئین ولا مصافحین  
راوی فرماتا ہے کہ میں بھی حاضر تھا اور ایک شخص نے جناب ابن عمر علیہ  
السلام سے مستعہ النساء کے بارے میں سوال کیا راہین عمر غضب ناک  
ہوئے اور فرمایا کہ ہم لوگ رسول اللہ کے زمانے میں زنا کار نہیں تھے  
نوٹ معلوم ہوا کہ ابن عمر مستعہ کو حلال جانتے تھے اور شیخ کے قائل نہ تھے  
اعتراضن راہین عمر نے مستعہ کو حرام بھی فرمایا ہے۔

جو ۶۔ یہ سفید جھوٹ ہے کیونکہ کسی کو کوئی بیان دینا اور کسی کو کوئی بیان دینا  
یہ صحابہ کرام کے زیبا نہیں ہے یہ کام غیر ذمہ دار لوگوں کا ہے۔  
اعتراضن تلیل مقدار صحابہ مستعہ کو حلال جانتے تھے۔

جو ۷۔ الحق حق وان قل ناصوہ والباطل باطل وان کثر ناصوہ وہ  
حق۔ حق ہے اگرچہ اس کو ماننے والے اور اس کی مدد کرنے والے تعداد  
میں کم ہوں اور باطل باطل ہے اگرچہ اس کے مددگار زیادہ ہوں  
نوٹ۔ ارباب انصاف۔ ہماری ان آلیس عدد دلیل کے بعد  
صاحب تحف شاہ عبدالعزیز کا یہ دعویٰ جھوٹا ثابت ہو گیا  
کہ سوائے آیت قما استمتعتم کے مستعہ کے حلال ہونے کی  
شیعوں کے پاس اور کوئی دلیل نہیں ہے۔



# قرآن و سنت سے منہ پھیر کر متعہ کو حرام کرنے والوں کے دلائل

دلیل اول کتاب الطہارت تحت اثنا عشریہ ص ۲۵۶ باب جم

ملاحظہ ہو احکام فقہیہ اگر کون عقلمند اصل متعہ میں عوز کرے گا۔ تو جانے گا کہ اس غلط نکاح میں کتنی برائیاں ہیں۔ اور وہ حکم الہی اور شریعت پاک سے ٹکراتی ہیں۔ اس کے بعد صاحب تحفہ نے پورے دو صفحے اسی قسم کے خرافات سے اپنے نامہ اعمال کی طرح سیاہ کئے ہیں اور خلاصہ اس دلیل کا اور اس قسم کی دوسری دلیل کا یہ ہے کہ بالکل متعہ کی صلیت سے انکار کرنا حتیٰ آثار اسلام میں چند روز تک اس کے جواز سے انکار کرنا۔ اور تفسیر اور مذاق کے عنوان سے متعہ کو ایک بُری شکل میں پیش کرنا اور لوگوں کو اس نکاح شرعی سے نفرت دلانا مثلاً بعض نے اپنے رسالہ جنات میں کچھ سنی علماء نے نکاح متعہ کے بارے اس طرح بھی بدویان فرمائی ہے

رسالہ حرمت متعہ ص ۱۲-۱۳ از معصوم شاہ میں

لکھا ہے۔

متعہ کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہر عورت (بڑی اور ہر بستی چکھ ہو گی) اور سوسائٹی میں میری اور تیری کی قید اٹھ جائے گی۔ عطا جواز متعہ کے بعد۔ کون ہی پرانی بوسیدہ ڈھلی کو پچاسا رہے۔ شیوہ لوگ کوئی بھی ولد متعہ پیش نہیں کر سکتے۔



دہلوی کذاب نے مستور سے انکار کر کے قرآن و حدیث کو  
جھٹلایا، اور اپنے منحوس چہرے پر یہ ایمانی کا غار و لگا یا ہے

ہم نے اسی رسالہ میں ص ۱۷۷ اور کتب اہل سنت سے  
ثابت کیا ہے کہ سورہ نساء کی آیت ۲۴ قضا استمعتہ  
مستور کی حلیت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ قرطبی سنی نے  
اور صاحب فتح القدیر نے اور ابن کثیر و مشقی نے صاف لکھا ہے  
کہ اس آیت سے مراد نکاح مستور ہے جو کہ ابتداء اور صدر

اسلام میں جائز تھا۔ پس دہلوی کذاب نے مستور سے بالکل  
بغیر کسی تفصیل کے انکار کر کے اپنے مددگار کے ۱۷ علما کو جھٹلایا  
ہے اور قرآن حکیم کو ٹھکرایا ہے اور بخاری شریف طبع دہلوی ص ۶۷  
میں جابر صحابی سے روایت لکھی ہے کہ میں نبی کریم کی طرف  
سے ایک صحابی نے کہا کہ (ان النبی) قد اذن لکم ان تستمتعوا

کہ تم کو رسول پاک نے مستور کی اجازت دی ہے۔ اور یہی روایت  
صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔ اور حوالہ جات گذرے ہیں  
کہ حضرت ابو بکر کی بیٹی اسماء نے مستور کر کے ایک بیٹا بھی جنا  
ہے۔ ہم شیعہ خیر البریہ اولاد حلالہ سے سوال کرتے ہیں کہ بقول  
تمہارے اگر مستور زندگی با ندی ہے تو اسماء بنت ابی بکر مولا اللہ  
کی زندگی تھی اور نبی کریم نے کیا معاذ اللہ چکے کھولنے کی اجازت دی ہے



مناظر اہلسنت شاہ عہد العزیز کو خدا نے اس طرح بھی  
ذلیل کیا ہے کہ خود اسی کے قلم سے لکھوایا ہے کہ متعہ حلال ہے

کتاب اہلسنت تحتہ زائنا عشریہ باب مطاعن عمر طعن ۱۱ ص ۳۱۲ میں لکھا ہے  
کہ اہلسنت کی صحیح ترین کتاب صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ متعہ  
تین دن تک حلال رہا ہے اور بقول ابن عباس کہ کہ  
ابتداءً اسلام میں بغیر کسی مجبوری کے متعہ حلال تھا۔

اور کتاب اہلسنت تفسیر کبیر ص ۱۹۵ ج ۲ آیت متعہ کی تفسیر  
میں لکھا ہے کہ انا لا نفکر ان المتعہ کانت مباحۃ۔ ان  
المتعہ کانت مشروعۃ کہ ہم سنی لوگ متعہ کے مباح  
اور مشروع اور حلال ہونے سے انکار نہیں کرتے۔

اب باب نضات بہ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ باب ہم احکام  
فقہ میں صاحب تحفہ نے متعہ کے حلال ہونے سے بالکل  
انکار کر کے اپنے مذہب کے تمام علماء کو بلکہ اصحاب کو  
بھٹلایا ہے اور پھر باب ۱۰ میں حلیت متعہ کا اقرار کر کے خود  
اپنے آپ کو بھٹلایا ہے۔ جو ملاں لوگ گزبھر کی زبان نکال کر  
فرماتے ہیں کہ متعہ بے غیرتی ہے بے حیائی ہے زندگی  
باری ہے ہم آپ کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ ابتلائے اسلام میں نبی کریم  
نے معاذ اللہ تین دن تک بے غیرتی کی اجازت دی تھی۔



اہل سنت کی طرف سے تحریم متعہ کی دلیل دوم

کہ متعہ مثل زنا ہے پس دونوں حرام ہیں

کتاب البیہت تحفہ اثناء عشر یہ ص ۳۲۰ باب مطاعن عمر طعن صلا  
میں لکھا ہے کہ زنا اور متعہ دونوں میں غرض یہ ہے کہ منی کا برتن  
خالی کیا جائے۔ شہوت کی آگ بجھائی جائے پس دونوں حرام ہیں  
اور باب انصاف یہ ڈققی صاحب تحفہ بجائی اور پھر اس پر کئی  
ناصبی علماء نے رقص فرمایا ہے اور مرجع مصالحہ لگا کر خوب  
تشریح فرمائی ہے اور نیک بی بی اسماء بنت ابی بکر کا لحاظ نہیں  
فرمایا کہ جس نے نکاح متعہ سے بچے بھی جننے ہیں۔

جواب اگر متعہ مثل زنا ہے تو امام نے چند روز اس کے حلال کیوں فرمایا تھا

فیہت ملاحظہ۔ کتاب البیہت تفسیر لابن کثیر ص ۴۴۳ ج ۱

لا شك ان المتعة كانت مخروعة عن ابتداء الاسلام

ابتداء اسلام میں بحکم شریعت متعہ کے حلال ہونے میں کوئی  
شک نہیں ہے۔

نوٹ :- دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر بریٹش لکھتے کوئی کوہم  
دعوت فکر دیتے ہیں کہ اگر متعہ اور زنا میں بقول سنی علماء کے کوئی فرق  
نہیں ہے تو پھر ابتداء اسلام میں متعہ جیسا زنا صحابہ کرام کے لئے حلال  
کیوں ہوا جب متعہ مثل زنا ہے غیرتی ہے تو اس کی صحابہ کرام کو  
چند دنوں کے لئے اجازت کیوں ملی تھی۔



جواب اس مسئلہ میں صاحب کواثر کو امام رازی نے خوب ذلیل فرمایا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔ کتاب البیہت تفسیر کبیر ۱۹ ج ۲۸

ابو بکر کچا ہے کہ زنا کو سفاح اس لئے کہا جاتا ہے کہ زنا میں صرف پانی گرانہ مقصود ہوتا ہے اولاد یا امور خانہ داری مقصود نہیں ہوتے۔ اور متہ بھی اسی طرح ہے۔ پس وہ بھی زنا ہے۔ اس دلیل کو امام رازی ذکر کرنے کے بعد پھر امام رازی اس کا خود جواب دیتے ہیں کہ متہ مثل زنا نہیں ہے۔ فان المقصود منها سلخ الماء بطریق مشروع

ما اذن فيه من قبل الله فان قلتم المتعة محرمة فنقول هذا اول البیہت۔ متہ کو مثل زنا کہنے والوں کو امام رازی نے یوں جھٹلایا اور ذلیل کیا ہے کہ متہ میں بے شک مقصود پانی گرانہ ہے مگر اس طریقہ سے کہ جس کی شریعت نے اجازت دی ہے اور اگر کوئی فرمائے کہ متہ حرام ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ متہ کی حرمت میں تراخ ہے اور دعویٰ کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا

نوٹ:- جو لوگ متہ کو مثل زنا فرض کر کے اس کو حرام کہتے ہیں وہ ہمارے ساتھ جواب ہیں اور فخر رازی ان کا امام ہے اور بے چارے سنیوں کے نصیب کہ ان کا اپنا امام ان کو جھٹلا رہا ہے۔



## جوانی اور یا نسہ سے جماع کی غرض سے رفع حاجت شہوانی ہے

اس باب انصاف، حاملہ عورت سے یا جس کی بچہ دان اپریشن سے نکال دی گئی ہو۔ یا جس عورت کا ٹون ٹیض پڑے۔ بیماری کے یا عمر زیادہ ہونے کے باعث رک گیا ہو اس قسم کی عورت سے یا حاملہ والی عورت سے جب شوہر جماع کرتا ہے تو غرض اولاد نہیں ہوتی بلکہ غرض صرف رفع حاجت شہوانی ہوتی ہے اور اسی غرض سے چونکہ مستحب بقول نواصب کے زنا شمار ہوتا ہے۔ لہذا جہاں جہاں یہ غرض موجود ہو وہاں کسنی علماء کو زنا کا فتویٰ دینا چاہیے۔

۲۔ علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ استقاط حمل حرام ہے مگر مانع حمل گولیاں، سببہ اور ٹیوب اور پھیلا یا اپریشن حرام نہیں ہے اور اہل اسلام مانع حمل چیزیں بھی استعمال کرتے ہیں اور ازدواج سے جماع بھی کرتے ہیں اور اس جماع میں غرض رفع حاجت شہوانی ہوتی ہے۔ اگر بقول نواصب یہ غرض تو عرف زنا میں ہے تو کیا علماء فتویٰ دیں گے کہ اہل اسلام مذکور تمام صورتوں میں زنا کرتے ہیں حاملہ والی عورت میں نہ ہی اولاد اور نہ ہی امور خانہ داری مقصود ہیں۔ پس محلل تو یقیناً زانی ہے اور حاملہ کے بہتانہ دنیا میں جتنا زنا ہوا ہے اس کا حساب خدا ملاں سے ضرور لے گا۔



مولوی محمد علی جناح کے متواور زنا میں مشابہت  
کے چند چھوٹے دعوے اور ان کے دندان شکن جوابات

مولانا موصوف اہلسنت کے نامور نعت خوان ہیں۔ اور جامعہ  
ابراہیم سیالکوٹ میں ترویج باطل کے نگران اعلیٰ ہیں  
اور حرمت متعہ نامی کتاب کے مصنف ہیں اور متعہ  
اور زنا میں انہوں نے مشابہت کے چند دعوے کئے ہیں۔  
اور وہ قارئین کی خدمت میں معہ الجواب پیش کئے جاتے ہیں۔  
دعویٰ اول، زنا اور متعہ میں اجرت پیشگی دی جاتی ہے پس اس  
ملاحظہ ہو۔ مشابہت کی وجہ سے متعہ حرام ہے۔

جواب کئی حرام چیزوں کے حلال کو مشابہت بھی مکروہ حرام نہیں ہوا

اس باب انصار صرف شبابہت کی وجہ سے کوئی حلال یا حرام نہیں بن  
جاتا۔ حرام یا حلال حکم خدا سے بنتا ہے مثال کے طور پر دیکھیں  
کہ انسان کی بیٹی کے اعضاء جسمانی سے اس کی بیوی کے اعضاء  
جسمانی مشابہت رکھتے ہیں تو کیا کوئی ملاں اس شبابہت  
کی وجہ سے بیوی کے حرام ہونے کا فتویٰ دے گا۔

اگر صرف شبابہت کی وجہ سے جامعہ ابراہیم سیالکوٹ کی شریعت  
کے احکام کی فیکٹری چلانا ہے تو غنیزہ اور بکرا دونوں پانی پیتے ہیں  
گھاس کھاتے ہیں کتا اور بکرا دونوں روٹی کھاتے ہیں پس اس  
شبابہت کی وجہ سے ملاں کو فتویٰ دینا چاہیے کہ بکرا بھی حرام ہے



## اجرت زنا کے پیشگی ادا کرنے کا کوئی سفید جھوٹ ہے

ثبوت ملاحظہ کتاب المطبعت کابل لابن اثیر ج ۲۲ ذی سنہ ۱۲۳۳  
 میں لکھا ہے کہ جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ کے امام پنجم حضرت  
 معاد مینے جب زیاد ولد الزنا کو خالی المومنین کا تمغہ  
 دینے کا فیصلہ کیا تو اس زمانہ کے مشہور کثیر ابو مریم سلوی  
 کو بلایا اور پوچھا کہ زیاد کی ولادت یا سعادت کس طرح  
 ہوئی تھی ابو مریم نے جس طرح گل ریزی گلشن کلام میں  
 کی اس کا ملخص یہ ہے کہ لے امیر المومنین آپ کا عظیم  
 باپ ابوسفیان ایک رات میرے شراب خانے میں تشریف  
 لایا اور سمیہ نامی بدکار عورت سے زنا فرمایا اور سمیہ  
 کی سرخیوں سے ابوسفیان کی منہ کے مبارک قطرات  
 کو ٹپکتے ہوئے دیکھنے کا مجھے خود کو شرف حاصل ہوا ہے اور  
 اس کے بعد سمیہ زانیہ سے آپ کا بھائی خالی المومنین  
 حضرت زیاد پیدا ہوا۔

نوٹ: ۱۔ ابواب انصاف مولانا محمد علی جانا نے امام پنجم معادی کے  
 ابا مرحوم ابوسفیان کے زنا کا قصہ ہم نے تاریخ اسلام سے برہنہ  
 دیانت داری سے نقل کیا ہے تاکہ ثبات علمی کا الزام ہم پر نہ  
 لگایا جاسکے۔ اور اس کیس میں پیشگی اجرت ادا کرنے کا کوئی  
 ذکر تک نہیں ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ پیشگی اجرت والا فکر  
 جانا نہ صاحب کی فائدہ دانی شریعت کا ہے۔



نعت خواں کا دوسرا دعویٰ کہ زنا اور متعد دونوں میں  
اجرت کا تعین نہیں ہے، شبابہت کی وجہ سے حرام ہیں

ارباب انصاف محمد علی جانناز کی کتاب حرمت متعین ص ۳۵۸ میں  
زنا اور متعد میں شبابہت دکھانے کے لئے علامہ موصوف نے  
ایک نقشہ دیا ہے اور ہم اسی نقشہ پر سے علامہ صاحب  
کی پیش کردہ مشابہات ذکر کر رہے ہیں۔

**چاپ زنا کے احکام میں علامہ جانناز امام اعظم کا رجحان رکھتے ہیں**

کتاب المہنت توضیح تلویح ص ۲۵۴ فصل نہی عن المحبات میں زنا کے یہ  
فضائل لکھے ہیں کہ والد الزنا امام اور خلیفہ بن سکتا ہے۔ پس زنا چونکہ  
محمد علی جانناز کے گھر کا مسئلہ ہے اس لئے زنا کے احکام میں  
علامہ موصوف امام اعظم کا درجہ رکھتے ہیں لہذا زنا کی اجرت  
کا اگر تعین نہیں ہوتا تو اس بابت علامہ جانناز کا فتویٰ  
گویا امام اعظم کا فتویٰ ہے۔ اور رہا متعد کا مسئلہ تو وہ  
شیعہ سنی کا مشترک ہے اور متعد میں حج عمر کا تعین کرنا  
ضروری ہے اور قلیل اور کثیر دونوں میں تعین ہو سکتی ہے اگر  
مولوی جانناز تجاہل عارفانہ نہ فرما دیں تو ان کو خوب معلوم ہے کہ  
صحابہ کرام نے آدمی چھٹانک ستوا اور مٹھی بھر کچھوروں پر متعد کیا ہے  
اور خلیفہ زلوی بنت ابی بکر کا ایک برو عویجہ یعنی دھوتی کے عوض متعد  
کرنا اور بچہ جننا اہل سنت کے لئے شرف کا باعث ہے۔



تیسرا دعویٰ زنا اور متعہ میں تعین وقت ضروری ہے  
پس بقول جاننا کے اس شبابہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں

جواب ہم پہلے بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ زنا کے مسائل میں مولوی محمد علی  
امام اعظم یا امام شافعی کا درجہ رکھتے ہیں۔ مولانا کے مذہب کی  
مافیہ ناز کتاب المحاضرات میں ص ۴۰ میں لکھا ہے کہ اولاد زنا اولاد  
حلال سے زیادہ کامل ہے۔ پس زنا کے احکام میں جاننا زنا کا  
کافران سند ہے زنا اور متعہ اہل اسلام میں مشترک امر ہے اور  
کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ صحابہ کرام مدت معین کر کے متعہ  
کرتے تھے۔ اگر متعہ زنا سے شبابہت کی وجہ سے زنا کا  
حکم رکھتا ہے۔ تو کیا صحابہ کرام معاذ اللہ وقت معین کر کے  
زنا کرتے تھے۔

۴۔ اگر شبابہت کی وجہ سے احکام کی فیکٹری چلانا ہے تو وجہ  
فرمادیں کہ سکھ اور کٹھی سنی ملاں و اصرطی کو قلعہ نہیں لگواتے  
پس اس شبابہت کی وجہ سے کیا معاذ اللہ ملاں اور سکھ  
دونوں کا فرنجیس اور پلیید ہو گئے ہیں۔

۵۔ زنا کا کوئی قانون نہیں اس طرح کہ اجرت پیشگی دی جاتے اور  
اور اجرت کا تعین نہیں ہے۔ اور زنا میں تعین وقت ضروری  
ہے یہ سب خرافات ہیں اور جاننا براھیمہ سیا نکوٹ کی خانہ ساز  
شرعیت ہی کا یہ کالہ ہے کہ وہ اس قسم کے احکام نافذ فرماتی رہتی ہے



## چوتھا دعویٰ زنا اور مستحکم تہنائی ضروری ہے پس اس مشابہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں

جواب۔ ہم پہلے ہی ذکر کر چکے ہیں کہ مولوی محمد علی جاننا نہ مسائل زنا میں  
امام اعظم کے بعد اس زمانہ کے امام اعظم ہیں اور زنا میں ان کا فرمان  
بڑا قیمتی ہوتا ہے۔ ان سے کوئی پوچھے کہ زنا میں تو تہنائی ضروری  
ہے کیا لوگ جب اپنی ازواج سے جماع کرتے ہیں تو لوگوں کا  
مجمع لگا کر ان کے سامنے کرتے ہیں کیا صواب کرام اس فعل کو لوگوں کے سامنے کرتے  
ہیں شیخ الحدیث محمد علی کے امام پنجم معاویہ کو اولاد زنا کی ایک ٹیم مل گئی تھی  
جن کو انہوں نے یہ شرف بخشا تھا کہ ان کو پنا گورنر بنایا تھا اور ان  
میں سر فہرست عمرو بن عاص ہے پھر زیاد ولد الزنا ہے پھر مروان  
بلید ہے اور پھر مغیر بن شعبہ ہے یہ وہی مغیرہ بن شعبہ ہے۔ جو کہ  
صحابی تھا اور حضرت عمر کی طرف سے کوفہ کا قاضی تھا، اور کوفہ میں  
ایک ام جہیل نامی عورت سے زنا کرتا تھا اور حضرت عمر کی عدالت میں  
اس کے زنا کی گواہی دی گئی تھی البتہ چوتھے گواہ زیاد ولد الزنا کو  
جناب عمر نے اشارہ کر کے گواہی سے روک دیا تھا اور تاریخ لا بن  
خلکان ج ۲/۳ ذکرینہ یسیرین زیاد میں لکھا ہے کہ اس کے مذکورہ کیس  
کے بعد حضرت عمر اس مغیرہ کو دیکھ کر فرماتے تھے کہ تجھے دیکھ کر مجھے  
خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں مجھ پر آسمان سے پتھر نہ برسے لیکن اگر یہ مغیرہ  
صحابی تہنائی میں زنا کرتا تو اس پر زنا کا مقدمہ نہ ہوتا۔



نفت خوار محمد علی جاننا کہ زنا اور مستعد میں عورتوں کی تعداد معین  
کا پانچواں دھوی کہ  
نہیں اس شہادت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں !

جواب ملک بین میں عورتوں کی تعداد معین نہیں ہے چار  
ملاحظہ ہو ا کے بھائے ایک شخص ہزار کینز بھی رکھ سکتا ہے پس  
مستعد عورتوں کی تعداد میں ملک بین کی مثل ہے اور اگر زنا سے  
شہادت کی وجہ سے مستعد حرام ہے تو مذکورہ شہادت ملک  
بین کو بھی زنا سے حاصل ہے پس وہ بھی حرام ہونا چاہیے ۔

چھٹا زانیہ اور ممتنعہ دونوں بچا ہوتی ہیں  
پس اس شہادت کی وجہ سے زنا اور مستعد حرام ہے

جواب صحابہ کرام ابتدائے اسلام میں بقول اہل سنت  
ملاحظہ ہو ا بھائیوں کے بوجہ مجبوری مستعد کرتے رہے ہیں ۔ اگر  
مستعد زنا ہے تو کیا صحابہ کرام بوجہ مجبوری زنا کرتے تھے ۔  
شہروں اور گاؤں میں اہل اسلام کی عورتیں ۹۵ فیصد بے  
عجاب ہیں تو کیا کوئی لعنتی ملاں فتویٰ دے سکتا ہے کہ تمام خواتین  
معاذ اللہ زنا کار ہیں کسی علماء کی سکھوں کے ساتھ اور یہود و  
نصاری کی کئی ہاتوں میں شہادت ہے تو کیا یہ علماء معاذ اللہ ان  
کفار کی طرح بے ایمان اور لعنتی ہیں ۔



معاذ اللہ زنا میں طلاق نہیں اور مستعد میں بھی طلاق نہیں ہے  
پس اس شبابیت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں۔

جواب ۲ آغاز اسلام میں جب مستعد چند روز کے لئے بقول اہلسنت  
ملاحظہ آکے حلال ہوا تھا۔ اس وقت بھی مستعد میں طلاق نہیں  
تھی۔ اور اس وقت بھی مستعد اس بات میں زنا کے مشابہہ  
تھا۔ پس اگر زنا سے شبابیت کی وجہ سے مستعد بھی مثل زنا  
فعل حرام ہے تو آغاز اسلام میں صحابہ کرام جو مستعد کرتے  
تھے گویا وہ معاذ اللہ زنا کرتے تھے۔ اور حضرت ابو بکر  
کی بیٹی اسماء نے جو مستعد فرمایا کیا معاذ اللہ اس نیک بانی  
نے بھی زنا کیا تھا۔ فعل حرام کیا تھا۔

۲۔ بیوی سے دختر کو شبابیت ہے کیونکہ دونوں کا جوڑا  
اور گوشوارہ اور ناک میں کوئی ہوتی ہے اور دونوں گندم  
کھاتی ہیں۔ پس مثل دختر کے بیوی سے بھی جماع حرام  
ہونا چاہیئے۔ کیونکہ شبابیت ہو گئی ہے۔

۳۔ مستعد میں طلاق کے عوض میں عہد مدت ہے اگر  
شوہر مستعد کو مدت بخش دے تو عورت عدت گزارنے  
کے بعد نکاح کر سکتی ہے۔ اور زنا کے احکام میں مولانا  
محمد علی جانا ز سنی قوم میں دوسرے امام اعظم صاحب ہیں۔  
اور ان کا وجود سنی قوم کے لئے معاویہ کی طرح بہت مفید ہے۔



نعت نوان کا؟ زنا اور مستح میں وراثت نہیں ہے  
آٹھواں دعویٰ:

اس شبہات کی وجہ سے دونوں حرام ہیں!

جواب: معاویہ زاولا زنا ریا کو اپنا بھائی کیوں بنایا!

جامعہ ابراہیم سیکرٹ کے امام پنجم معاویہ نے شریعت اسلام  
کا یوں جنازہ لگا لیا تھا کہ اپنے زانی باپ ابوسفیان کے نطفے  
سے پیدا ہونے والے زیاد ولد الزنا کو اپنے حرموں میں  
داخل کر اس کو اپنا حقیقی بھائی بنانے کا اعلان فرمایا  
تھا اور پھر اسلام سوطی اپنی تاریخ الخلفاء<sup>۱۸۵</sup> میں یہ روایت ہے  
کہ معاویہ نے اس کیس میں اسلام نے نبی کریم کی نافرمانی کی ہے  
نوٹ :- بے شک اسلام میں ولد الزنا نہ ہی وارث ہے اور  
نہ ہی بیٹا ہے مگر معاویہ نے اسلام کے خلاف بغاوت کر کے  
ایک نطفہ حرام کو اپنا بھائی بنا کر ابوسفیان کا بیٹا بھی بنا دیا۔  
اور وارث بھی بنا دیا کیونکہ بیٹے کے لئے وارث ہونا ضروری  
ہے۔ محمد علی کہتا ہے کہ ولد الزنا وارث نہیں ہوتا اور معاویہ  
کہتا کہ ولد الزنا بیٹا بھی ہوتا ہے اور وارث بھی ہوتا۔  
پس اس مسئلہ میں یا مولوی محمد علی جاہل و جھوٹا ہے اور  
یا اس کا امام پنجم معاویہ جھوٹا ہے اور منہ میں بلا کسی اختلاف کے  
اولاد مستور وارث ہے اور زوجہ وقت عقد اگر شرط وراثت کرے  
تو وہ بھی وارث ہے۔



نفت خوار کا زنا اور مستحرم خیرہ مرد کے ذمہ نہیں ہوتا  
 دونوں دعویٰ کہ زنا اور مستحرم خیرہ مرد کے ذمہ نہیں ہوتا  
 اس شباحت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں !

عمرہ کی ماں کو اس کا زانی یا پھر خیرہ دیتا تھا !

کتاب اہلسنت تذکرہ خواص لامہ ص ۱۱۱ ذکر امام حسن میں لکھا ہے  
 کہ جب معاویہ کا مشیر خاص عمرو بن عاص پیدا ہوا تھا تو پانچ  
 آدمیوں نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ مولود مسعود ہمارا نطفہ ہے ۔  
 اور وہ ۵ پہلوان زنا کے میدان کے ہیں ما عاص بن وائل بن  
 ابولہب ، امیر بن خلف ، ہشام بن مغیرہ ، اور معاویہ  
 کا باپ ابوسفیان ۔ یہ پانچوں قرشی عمرہ کی ماں تابغہ سے  
 زنا کرتے تھے ۔ اور وہ غوطہ بخت بی بی حاملہ ہو گئی اور عمرو  
 کو جنا اور ان پانچوں میں جھگڑا ہو گیا کہ یہ کس کا بیٹا ہے پھر  
 تابغہ بی بی عمرہ کی ماں نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ عاص بن وائل کا بیٹا  
 ہے اور لوگوں نے سوال کیا کہ ابوسفیان بھی قرشی سردار تھا اس  
 کو نظر انداز کیوں کیا ہے تابغہ نے کہا کہ ابوسفیان بخیل ہے اور  
 عاص مجھ کو خیرہ دیتا تھا ۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ مولوی محمد علی  
 جھوٹا ہے کہ زنا میں عورت کو خیرہ نہیں دیا جاتا بلکہ دیا  
 جاتا ہے جس طرح کہ عمرہ و صحابی کی ماں عاص سے خیرہ  
 یعنی بنتی ۔



خالد سیف اللہ کا مالک کی حسین زوجہ کے عشق کی وجہ سے  
مالک کو قتل کرنا اور بغیر عدت گزارنے اس کی زوجہ نکاح کرنا

کتاب احل سنت کثر العمال ج ۳ کتاب الخلافہ مع الامار میں لکھا  
ہے کہ مایہ ناز صحابی حضرت خالد بن ولید سے سیف نے ایک  
صحابی مالک بن نویرہ کو دین میں بغیر کسی جرم کے قتل کیا اور  
عدت کیسی رات ہی کے وقت اس کی بیوہ ام مہتم سے  
نکاح کر لیا اور جہاں گیا۔ حضرت عمر کو معلوم ہوا تو انہوں نے  
ابوبکر کو کہا کہ خالد نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اور اس کی  
بیوہ سے زنا کیا ہے اور عدت کے گزرنے کا انتظار  
تک نہیں کیا پس اس خالد کو قتل کرو مگر ابوبکر ٹال مٹول کر گیا۔  
نوٹ: بد سپاہ صحابہ والے ناموس صحابہ بل بنائے پھرتے  
ہیں۔ ہم ان تمام و کلام صحابہ سے پوچھتے ہیں مالک صحابی کی  
بیوی ام مہتم اگر اس کی زوجہ نہ تھی تو کیا ایک صحابی اس کو گھر  
میں رکھ کر اس کے ساتھ زنا کرتا تھا اور اگر وہ اس کی زوجہ  
تھی تو اس کے مرحوم شوہر کے قتل کے بعد فوراً ہی  
خالد نے اس عورت کی عدت میں اس سے نکاح  
کر کے اس بیوہ سے زنا کیا۔

یہ ہیں اصحاب مثل شاروں کے ادران کی پیروی  
سیلوں کے لئے ہادث فخر ہے۔



## فیض احمدی کے تحریم متو کے بارے میں خرافات

اس نام کے شیخ الحدیث نے ایک رسالہ متو یا زنا نامی لکھا ہے اور دونوں میں شباحت دکھانے کے لئے حسن الدین مہروردی کے رسالہ حرمت متو کی لفظ بلفظ عبارت چوری کی ہیں اور ہمارے لئے یہ سارق بھی مفتی بن گیا ہے متو اور زنا میں اس کی بیان کردہ شباحتیں تقریباً وہی ہیں۔ جن کو محمد علی جانا ز نے ذکر کیا ہے۔ مگر اس کے غزور کو توڑنے کے لئے کچھ نوٹس اس کا لینا ضروری ہے تاکہ یہ دل منافی کی طرح اپنی لمبھٹری گردن کو مایہ لگا کر نہ چلے۔

اوی کا ایک دعویٰ یہ کہ متو میں عدا نہیں ہے

پس یہ زنا کے مشابہ ہے اور زنا کی طرح حرام ہے

جواب: متو سے عدا کی نفی کرنا اوی کا سیفہ جھوٹ ہے

ارباب انصاف علامہ اوی نے شیعوں کے خلاف جھوٹ بول کر اپنے متو میں چہرے پر بے ایمانی کا غارہ لگا رکھا ہے۔ اہل تشیع کی کتاب شرح لمو جلد دوم کتاب النکاح ذکر متو میں صاف لکھا ہے کہ نکاح متو کی عدت ختم ہونے کے بعد عورت کے لئے عدت رکھنا فرض ہے۔



اولیسی کا کہ نکاح میں چار زیادہ جمع نہیں ہو سکتیں  
 دوسرا دعویٰ کہ نکاح میں چار سے زیادہ جمع نہیں ہو سکتیں  
 غرض اس ماں کے مفتی کی یہ ہے کہ نکاح میں کوئی شخص  
 چار سے زیادہ بیویاں ایک وقت میں جمع نہیں کر سکتا اور  
 متعدد اور زنا میں عورتیں رکھنے کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں  
 ہے پس اس شبابہت کی وجہ سے دونوں متعدد اور زنا حرام ہیں

نبی کریم ﷺ کے پاس ایک وقت میں

چار سے زیادہ ازواج تھیں !

اولیسی مسکین کو تاریخ اسلام کا صحیح علم نہیں ہے۔  
 جب نبی کریم ﷺ نے رحلت فرمائی تھی تو نبی کریم ﷺ کے  
 بیت الشرف میں ۹ عدد ازواج جمع تھیں اور یہ ۹ عدد  
 اگر ازواج نہ تھیں تو کیا تھیں پس ان عورتوں کا  
 ازواج نبی ﷺ ہونا اولیسی کو چھوٹا کرنے کے لئے کافی  
 ہے جس طرح نبی کریم ﷺ کو شریعت نے چار سے زیادہ  
 عورتیں رکھنے کی اجازت دی ہے۔ اور صرف  
 کسی ایک وجہ سے شبابہت اگر مؤثر ہے تو  
 اولیسی صاحب کو کئی لحاظ سے کفار سے سکھوں  
 سے شبابہت ہے۔



اویسی کا تیسرا دعویٰ کہ ممتوہ الی عورت کو میراث نہیں ملتی  
 پس وہ زانیہ کی مشابہ ہوگی اس لئے ممتوہ حرام ہے  
 چنانچہ میراث سے محروم زوجہ کو زانیہ کہنا کفر ہے۔

ارباب انصاف شیعوں کی دشمنی میں یہ سنی ماں کچھ اندھے ہو گئے  
 ہیں اور کفر تکسب کرنے کو تیار ہیں۔ اگر زوجہ کو میراث نہ ملے تو وہ  
 مثل زانیہ عورت کے ہے اگر فقہ حنفیہ کا یہ صریح مسئلہ ہے  
 تو پھر ہم سوال کرتے ہیں کہ وراثت تو ازواجِ نبیؐ کو بھی نہیں  
 ملتی کیونکہ بقول ابو بکر مفتی اعظم کے بیسوں کا کوئی وارث  
 نہیں ہوتا۔ پس ازواجِ نبیؐ وراثت سے محروم ہیں  
 اور بقول اہلسنت وراثت سے محروم عورتیں مثل زانیہ  
 عورتوں کے ہیں۔ پس اہلسنت سے دیانت اور انصاف  
 کا واسطہ دے کر ہم پوچھتے ہیں کہ ازواجِ نبیؐ وراثت سے محروم  
 ہونے کے بعد کیا کہیں ان ماؤں کے بارے فیصلہ کرنا سنی ماں  
 کے ذمہ ہے یا ممتوہ عورت اگر شوہر سے اس طرح شریک رہے کہ  
 اگر ہم سے مدت ممتوہ کے درمیان جو مرے گا تو دوسرا جو زندہ ہوگا  
 اس کا وارث بنے گا تو بعض مجتہدین کے نزدیک یہ درست ہے  
 اور وراثت ثابت ہے اور اجتہادی اختلاف اہلسنت کے گھر میں  
 حقوق کے حساب سے موجود ہے اور ان کی چار فقہوں کا سرچشمہ ہے



## چوتھا دعوٰی کہ عورت نکاح متعہ میں شوہر سے منسوب نہیں ہوتی

ارباب انصاف اس علامہ اویسی زبدۃ المحققین کا مقصد یہ ہے کہ نکاح متعہ عورت اس طرح اپنے شوہر کی طرف منسوب نہیں ہوتی جس طرح نکاح دائم میں ہوتی ہے۔ پس متعہ مثل زانیہ کے ہے اور متعہ مثل زنا ہے۔

## جواب نکاح حلالہ میں عورت اپنے محلل شوہر سے منسوب نہیں ہوتی

ارباب انصاف۔ اہلسنت بھائیوں کی شریعت میں ایک نکاح حلالہ ہے کہ جس کا نام سننا نہ شرفاء و عزیزت اور شرم سے کانپ جاتے ہیں اور بدایہ شریف جو سننی مذہب کی وہ کتاب ہے جس کو وہ مثل قرآن سمجھتے ہیں اس بدایہ صغیر کتاب الطلاق باب الرجعت میں یہ لکھا ہے لعن اللہ المحلل والمحلل لہ کہ خدا اس مرد پر لعنت کرے جو حلالہ کی خاطر کسی عورت سے شادی کرے اور اس مرد پر بھی خدا لعنت کرے جس نے اپنی بیوی حلالہ کی خاطر دی ہو۔ خلاصہ۔ اس حلالہ میں عورت نفرت سے یہ نہیں کہتی کہ میں فلاں محلل کی عورت ہوں پس یہ حلالہ بھی مثل زنا ہے جو کہ ملاں نے اپنے مورچ میلہ کے لئے حلال بنا رکھا ہے۔ جب اصحاب اجماع نے اسلام میں متعہ کرتے تھے تو ان کی ازواج کس سے منسوب ہوتی تھیں۔



اویسی کا کوئی شریعت یہ نہیں کہتا کہ میں لہ متعہ ہوں  
یا پخوانی معوی

علامہ اویسی کا مقصد یہ ہے کہ قوم شیعہ میں کوئی عالم فاضل  
یا کوئی بھی اقرار نہیں کرتا کہ میری ولایت متعہ سے ہوئی ہے  
نہیں اگر متعہ صحیح نکاح تھا تو اس کی اولاد کہاں  
گئی ہے۔

جو کہ کوئی کمینہ سے کمینہ سنی بھی یہ نہیں کہتا  
کہ میں حلالہ کا نطفہ ہوں !!

اریاب انصاف ہمہ پنے سنی بھائیوں کو دیانت اور انصاف کا  
واسطہ دے کر مدھن کرتے ہیں کہ وہ اپنے مذہب کا کوئی  
عالم یا تارک یا شیخ الحدیث پیش فرماویں۔ جو  
بخوشی اقرار فرمادے کہ وہ نکاح حلالہ کی سہ ہے۔  
چودہ سو سال سے سنی مذہب کو نکاح حلالہ کے رائج  
کرنے کا شرف حاصل ہے اور سنی مذہب کے کئی علماء  
اور پیر صبا جان کو محلیل ہونے کا شرف بھی حاصل ہے  
پس کیا وجہ ہے کہ اولاد حلالہ کہیں نظر نہیں آتی جب  
ہمارے سنی بھائی اولاد حلالہ پیش کریں گے تو ہم بھی اولاد  
متعہ پیش کریں گے یہ جب ابتدائے اسلام میں اصحاب صحفی  
بصر کھجور یا ستودے کر متعہ کرتے تو ان کی اولاد متعہ کہاں گئی ہے  
سوائے مجدد الدین زہیر کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔



## حسن مہروردی کے خرافات اور ان کے دندان شکن جواب

اس ذریت مروان نے ایک حرمت متونامی رسالہ لکھا ہے۔ اور باتیں تو وہی ہیں جو سنی علماء مکھی پر مکھی مارتے ہیں۔ مگر ہمارا فرض بتانا ہے کہ ہم فقوڑا فقوڑا سب کانوشیں اس کے خرافات کا کچھ ذکر کر کے ہم اختصار کے ساتھ ان کا جواب کر رہے ہیں رسالہ حرمت متونامی میں نواصب کا یہ علامہ لکھتا ہے۔

دلیل ۱۴۔ متون کی غرض محض قضاء و شہوت ہے پس حرام ہے جواب۔ اُٹھا ملہ بیوی سے جماع کی یہی غرض ہے پس اس کو بھی حرام کہو۔ دلیل ۱۵۔ متون سے ہر جگہ ”میں تیرا تو میری“ کا جلوہ نظر آئے گا۔ جواب۔ آغاز اسلام میں اٹھارہ سال تک خدا اور رسولؐ ملاحظہ ہو۔ اُسے اس کو حلال کیوں رکھا۔ اس وقت بھی تو یہ جلوہ تھا۔

## دلیل ۱۶۔ متون سے بستے گھرا جڑ چائیں گے۔

جواب۔ حوالہ جات اسی رسالہ میں موجود ہیں کہ بقول جابر صحابی ملاحظہ آئے کہ یہ متون رسولؐ پاکؐ ازراہ بکبر کے زمانہ میں عام تھا کوئی سنی بتائے کہ کتنے صحابہ اور صحابیات کے گھر متون کی وجہ سے اُجڑے ہیں اور علاوہ انہیں حسن مہروردی کے یہ اعتراضات بچائے شیعوں کے خلاف رسولؐ پر وارد ہوتے ہیں کہ انہوں نے ابتدائے اسلام میں لوگوں کو بے غیرت بنانے والا نکاح جائز رکھا تھا



دلیل [۱] شجر متعہ بالکل بے برگ بار ہے !

شیعہ کوئی ولد متعہ نہیں پیش کر سکتے ہیں ؟

جواب : نکاح حلالہ بھی بے برگ و بار ہے اور سنیوں میں ایک نکاح موقت ملاحظہ کیا بھی ہے اور سنی بھائی آج تک نکاح حلالہ اور نکاح موقت سے پیدا ہونے والا بچہ نہیں پیش فرما سکے شاید شرم کی وجہ سے جس طرح نکاح حلالہ کی اولاد نہیں ملتی اسی طرح اولاد نکاح متعہ بھی نہیں ملتی اور جس طرح نکاح حلالہ درست ہے اسی طرح نکاح متعہ ناجائز نہیں ہے

دلیل [۲] متعہ کا جائز استعمال بھی براہمنوں کا سرچشمہ ہے

جواب : یہ سہروردی اس دلیل کے باعث کافر ہو گیا ہے کہ بقول اس کے ملاحظہ کیا جب متعہ جائز ہو تو پھر اس کو براہمنوں کا سرچشمہ کہنا خدا اور رسول کی عقل پر اعتراض کرنا ہے اور یہ کفر ہے ۔

دلیل [۳] متعہ کو رواج دینے سے حرام کاری نہیں رک سکتی

جواب : شریعت نے نکاح دائم کو رواج دیا ہے اور حرام کاری نہیں ملاحظہ کیا کہ پس سہروردی کو چاہیے کہ نکاح دائم کو متعہ کے ساتھ متقی کر کے زنا کے حکمات میں ڈال دے سنی مذہب میں تین نکاح ہیں ۱۔ نکاح دائم ۲۔ نکاح موقت ۳۔ نکاح حلالہ اور یہ تین مل کر بھی زنا اور لواط کو نہیں روک سکے ۔ اور سنیوں میں علت المذاکح عام ہے ۔



دلیل مستعد سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ کس کی کہلائے گی؟

جواب نکاح حلال سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ کس کی کہلائے گی؟  
 یہاں حلال اسنی مذہب کی بقول اور ترقی صرف نکاح حلال سے ہے۔  
 چونکہ سو سال نکاح حلال اہلسنت میں آ رہا ہے۔ اور وہ جب بھی  
 اور جتنی بھی تعداد سنیوں میں ہم کو اولاد حلال کی دکھائیں گے اتنی  
 تعداد ان کو ہم شیعوں میں اولاد مستعد دکھائیں گے۔

۳۔ نکاح مستعد سے جو بچے پیدا ہوں گے وہ اسی مرد اور عورت کے  
 ہوں گے اور وہ بچے اسی مرد اور عورت کے وارث ہوں گے اور وہ  
 مرد و عورت ان بچوں کے وارث ہوں گے یہاں یہ سوال کہ اولاد  
 مستعد کسی جگہ نظر نہیں آتی تو اس کا جواب یہ ہے کہ اولاد مستعد  
 اولاد حلال کی طرح سر پر سیلانی ٹوپی رکھی ہے اس لیے یہ دونوں نظر نہیں آتے

اٹھارہ سال تک زمانہ رسالت میں مستعد حلال تھا

اولاد مستعد کہاں گئی؟

اہلسنت احباب کی کتابیں گواہ ہیں کہ زمانہ رسالت میں صحابہ کرام  
 مستعد حلال تھے پس دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر اہلسنت  
 بھائیوں سے ہم سوال کرتے ہیں کہ جب اٹھارہ سال تک زمانہ رسالت میں  
 حلال رہا تو اولاد مستعد کس کی کہلائی اور کہاں گئی؟ بڑی مہربانی ہوگی کہ  
 ایک مختصر فرست اولاد حلال و اولاد مستعد سنی بھائی پیش کریں تو۔



سینوں کی طرف سے متوہ کے حرام ہونے کی تیسری دلیل کہ

ممتوہ عورت نہ زوجہ ہے اور نہ ہی کنیز ؟ ؟

مناظر اہلسنت شاہ عبدالعزیز نے یہ دافعی بجاٹی ہے۔ اور  
 نا صبی ملاں آج تک اس پر رقص کر رہے ہیں۔ کتاب اہلسنت  
 حقہ ۱۵۵۵ باب مسائل متوہ اور ۱۵۵۶ باب مطالعن مطلقین  
 ۱۸ میں۔ پچارے سنی مناظر نے یہ روٹا دیا ہے کہ قرآن پاک پارہ ۱۸  
 سورہ مومنون آیت ۴ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کسی  
 عورت کا کسی مرد کے لئے حلال ہونے کے صرف دو سبب ہیں  
 ۱۔ وہ عورت اس کی زوجہ ہو یا وہ عورت اس کی کنیز ہو۔  
 اور ان کے علاوہ جو مرد کسی عورت کو اپنے لئے حلال سمجھے گا وہ  
 حکم خداوندی سے آگے بڑھنے والا ہے۔ اور جس عورت سے  
 کسی نے متوہ کیا ہے وہ نہ ہی زوجہ ہے اور نہ ہی وہ کنیز ہے۔  
 اس کا کنیز ہونا اس لئے نہیں ہے کہ اس کا بچہ نکاح نہیں ہے  
 اور ممتوہ زوجہ اس لئے نہیں ہے کہ اس کے لئے طلاق، عدت  
 میراث، ایلا، ظہار، لعان، نطقہ وغیرہ ثابت نہیں ہیں جب  
 ممتوہ کا زوجہ ہونا ثابت نہیں ہے تو وہ عورت مرد کے لئے  
 حلال نہیں۔ ارباب انصاف اس دلیل کی اب ہم اس طرح حیر  
 پھاڑ کرتے ہیں کہ کوئی سنی سرمن قیامت تک اس کو ٹانگے  
 نہ لگا سکے۔



جواب بلند پایہ شی علمائے مہتممہ کوزوجہ اور مستعد کو  
نکاح مان کر شاہ عبدالعزیز کو ذلیل کر کے جھٹلایا،

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ج ۲ ص ۲۴۹۔ المؤمنون آیت ۶  
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۳ ج ۵۔ النساء  
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ج ۲ ص ۲۹۹۔ عبد اللہ بن عمر بیضاوی  
کشاف کی فان قلت من فیہ دلیل علی تحریم المتعة  
عیادت ا قلت کاذبان المنکر حقه بنکاح المتعة من جملة  
الاذواج -

ترجمہ :- اگر تو سوال کرے کہ سورہ مؤمنون کی آیت نمبر ۶ میں  
مستعد کے حرام ہونے پر دلالت ہے تو میں ذرا فحشری (جواب  
دوں گا کہ اس آیت کی حرمت مستعد پر دلالت نہیں ہے کیونکہ  
جس عورت سے نکاح متعہ کیا جائے وہ زوجہ ہے ۔  
تفسیر قرطبی قال الجمهور المراد بنکاح المتعة السخی کا ان  
کی عبارت کافی حد والاسلام .... وقال ابو عمر لهم  
یختلف العلماء من السلف والخلف ان المتعة نکاح  
الی اجل لا میراث فیہ

اہلسنت کے بڑے علمائے فرماتے ہیں کہ پارہ ۵ کی پہلی آیت  
فما استمتعتم به من انکاح متعہ ہے جو آغاز اسلام میں حلال تھا  
علامہ ابو عمر کہتے ہیں کہ سب علماء کا اتفاق ہے کہ متعہ بھی پکا نکاح ہے



بیضاوی کی، والمتعدہ ہی النکاح الموت الوقت المعلوم  
 عبارت کے علامہ بیضاوی فرماتے ہیں کہ متعہ نکاح موقت ہے  
 نوٹ: ہذا باب انصاف۔ امام اہلسنت فخر الدین رازی نے صاحب  
 کشف علامہ زفحشری کی اپنی کتاب ترجمہ مذہب شافعی میں یوں  
 تعریف کی ہے کہ وہ بلند پایہ علامہ تھے اور کان علی مذہب  
 ابی حنیفہ کے اچھے تھے بھی امام اعظم ابو حنیفہ کے۔ مذہب پر  
 اس زفحشری نے اقرار فرمایا ہے کہ متعہ عورت بھی زوجہ ہے  
 اور قرطبی اور بیضاوی نے اقرار فرمایا ہے کہ متعہ بھی نکاح اور  
 ان علماء کے ارشادات دہری صاحب کو جھٹلانے کیلئے کافی ہیں۔

## محدثین نے بھی متعہ کو زوجہ تسلیم کیا ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۲

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ج ۳ ص ۵۳ النکاح

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۹ ج ۹

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص ۳۶ ج ۹

بخاری کی، ثم رخص لنا ان نکاح المرأة بالثوب ثم قرأ علينا  
 عبارت آیا ایھا الذین۔۔۔ لا تحرموا طیبات۔

ترجمہ:۔۔۔ عبداللہ بن مسعود روایت کرتا ہے کہ ہم نے نبی کریم سے اپنے  
 آپ کو رخص کرنے کی اجازت طلب کی۔ حضور پاک نے اس چیز  
 سے تو ہم کو منع کیا مگر ہمیں اجازت دی کہ کپڑے کے عوض ہم عورت  
 سے نکاح کریں۔ پھر عبداللہ بن مسعود نے اس آیت



کی تلاوت کی کہ اسے ایمان والو تم حرام نہ کرو ان اچھی چیزوں کو جن کو اللہ نے تمہارے لئے حلال فرمایا ہے۔

نوٹ: اس روایت کو مسلم نے بھی اپنی صحیح کتاب النکاح میں لکھا ہے اور باب قائم فرمایا ہے کہ باب نکاح المتعة

فتح الباری قولہ ان تنکح المرأة بالشوب ای الو اہل ف کی عبارت نکاح المتعة

محدثہ الفاری قولہ ثم رخص لنا ان فنکح المرأة کی عبارت بالشوب هذا نکاح المتعة

ترجمہ: دونوں شارح فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں تنکح سے مراد نکاح متعہ ہے۔

## اہل اسلام کو دیانت کا واسطہ کے کریم و عوانصایتی ہیں

ارباب انصاف جب ابتدائے اسلام میں متعہ حلال تھا۔ اس وقت ممتوعہ عورت حلال تھیں ہمارا سوال ہے اس وقت

وہ کیا تھی اگر زوجہ نہ تھی تو حلال کیوں تھی اور اگر زوجہ تھی تو معلوم ہوا کہ ممتوعہ بھی شریعت میں زوجہ ہے اور اس کو

زوجیت سے خارج کرنا دوسرے معنوں میں اصحاب کو زانی ثابت کرنا ہے کیونکہ وہ متعہ کرتے تھے۔ خلاصہ اہلسنت

کے بلند پایہ علماء نے ممتوعہ کو زوجہ اور متعہ کو نکاح تسلیم کیا اور جو لوگ اس بات سے انکار فرماتے ہیں ان کی نادانی اور

کم علمی ہے۔



## رسالہ حرمتہ والے ملاں کی ڈگڈی بھی سنتے

حسن الدین سہروردی نے اپنے رسالہ حرمت مشعہ ص ۳۶ میں یہ روٹا بھی روایا ہے کہ زوجہ کا لفظ قرآن پاک میں جہاں بھی آیا ہے اس سے مراد نکاح دائمی مالی عورت ہے مثلاً جناب آدم کے قصہ میں ہے وزدیک اللجۃ = اور چونکہ مشعہ سے نکاح دائمی نہیں ہے اس لئے وہ زوجہ نہیں ہے۔

## جواب اثبات الشی نفی ما عداء نہیں ہے !

ادب انصاف اگر قرآن میں لفظ زوجہ زیادہ تر اس عورت کے بارے استعمال ہوا ہے جو منکوحہ بنکاح دائمی ہے تو اس سے اس منکوحہ کا صرف زوجہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہ اثبات مشعہ کے زوجہ ہونے کی نفی نہیں کرتا کیونکہ علم منطق میں ثابت ہے کہ اثبات اللفظ نفی ما عداء نہیں کرتا۔

## ملاں سہروردی کی ایک اور شرلی ملاحظہ ہو

اہلسنت کی صحاح ستہ میں بے شک لفظ زوجہ اور لفظ نکاح یعنی مشعہ اور مشعہ میں استعمال ہوتے ہیں مگر یہ استعمال مجاز ہے اور معنی مجازی پر معنی حقیقی کے احکام جاری نہیں ہوتے مثلاً شاگرد مجازی بیٹا ہے اس پر حقیقی بیٹے کے احکام جاری نہیں ہوتے۔



جواب۔ اگر متمتعہ زوجہ نہیں ہے تو کیا صحابہ کرام زنا کا تھے

آغاز اسلام میں اہلسنت کی صحاح ستہ گواہ ہے کہ صحابہ کرام  
متعہ فرماتے تھے اور اگر متمتعہ عورت زوجہ نہیں ہے اور متمتعہ  
نکاح نہیں ہے تو کیا ابتدائے اسلام میں صحابہ کرام متعہ کی  
صورت میں زنا کرتے تھے اور قرآن پاک میں آیا ہے  
و ازواجہ امہاتکم کہ نبی کریمؐ کی بیویاں تمہاری  
مائیں ہیں لفظ ام معنی مجاز کی میں استعمال ہوا ہے اور معنی  
حقیقی کے بعض احکام اس معنی مجاز کی کے لئے ثابت ہیں  
نبی کریمؐ کی ازواج امت کی اس طرح مائیں نہیں ہیں کہ تمام امت  
ان کے پیٹ سے پیدا ہوئی ہے اور امت سے ان ازواج کو  
پردہ نہیں ہے البتہ جس طرح حقیقی ماں سے نکاح نہیں ہو سکتا  
اسی طرح ازواج نبیؐ سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

سنی ملاں کی ایک اور شری ملاحظہ ہو

حدیث کتب شیعہ میں ہے کہ

ملعون من نکح بھیمۃ

اور جس طرح یہاں نکاح بمعنی بدکاری ہے اسی طرح

متعہ میں نکاح بمعنی بدکاری ہے۔

جواب۔ آغاز اسلام میں جب صحابہ نکاح متعہ کرتے تھے  
ملاحظہ آتوان کا نکاح متعہ کی معاوالت بدکاری تھا۔



## مولوی محمد علی جانپاز کی شرعی اور خرافات

موصوف اپنی کتاب حرمت منقہ ۱۷ میں لکھتے ہیں کہ ممتوہہ زوجہ اور بیوی اس لئے نہیں ہے کہ زوجیت کے لئے جتنے احکام ہیں ان میں سے کسی کا بھی اس ممتوہہ پر اطلاق نہیں ہوتا

## جواب علامہ شمس کی غلطی کا اباؤر جھوٹے ٹوڑیے

ارباب انصاف ملت اور افسوس ہے اس جانپاز پر کہ جتنے شمس کی غلطی جھوٹ بولنے کی تمام حدیں توڑ دی ہیں۔

شیعہ مذہب کی فقہ کی تمام کتابیں حاضر اور موجود ہیں اور ان میں مثلاً مخرج، لمعہ وغیرہ سب میں لکھا ہے کہ ممتوہہ عورت پر عدت واجب ہے اور عدت زوجہ پر ہی واجب ہوتی ہے۔ پس ممتوہہ زوجہ ہے۔

اعتراف ہے کہ ایک حکم ثابت ہونے سے ممتوہہ عورت ملاحظہ کس طرح زوجہ بن گئی۔

جواب از زوجہ نبی کریم ص صرف ایک حکم ثابت ہونے سے ملاحظہ کیا نہیں کس طرح تمام امت کی بن گئیں۔

اس باب انصاف ہے نبی کریم ص کی بیویاں بے شک امت کی مائیں ہیں مگر صرف ایک حکم میں کہ ان سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ممتوہہ عورت کا زوجہ ہونا بھی سمجھ لیں۔



## شاہ عبدالعزیز کی تحفہ مسروقہ میں ایک اور ڈکڑگی ملاحظہ ہو !

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشفا عشریہ ص ۳۱۳ باب ۱۰  
مطالعن عن عمر طعن ۱۱ میں صاحب تحفہ فرماتے ہیں کہ اسلام نہ صرف  
چار ازواج کی اجازت دی ہے اور مستعد تو چار سے زیادہ عورتوں  
سے کیا جاسکتا ہے۔ پس مستعد عورت زوجہ نہیں ہے اگر زوجہ  
ہوتی تو پھر چار سے زیادہ عورتوں سے مستعد صحیح نہ ہوتا۔ اور  
کافی شریف میں لکھا ہے کہ شیعوں کے امام نے فرمایا ہے مستعد  
عورت نہ چار سے ہے اور نہ ۷ سے خلاصہ۔ صاحب تحفہ کا  
مقصود یہ ہے کہ جو عورت چار ازواج کے علاوہ کسی کے پاس ہوگی وہ  
اس کی زوجہ نہیں ہوگی پس اس سے جماع کرنا زنا شمار ہوگا اور  
مرد نہ ناکار اور عورت زانیہ ہوگی۔

## جواب چار کے عدد میں ازواج کو منحصر کرنے والا گستاخ نبی اور کافر ہے نبی کریم کی ازواج وقت وفات تھیں

ابواب انصاف عالم اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہمارے نبی کریم  
نے جب وفات پائی تھی تو آنجناب کی اس وقت ۹ بیویاں تھیں  
۱۔ رملہ ام حبیبہ ۲۔ ام سلمہ ۳۔ سودہ بنت زمولہ ۴۔ زینب  
بنت جحش ۵۔ جویریہ بنت حارث ۶۔ صفیہ بنت حنی۔



۱۰ میمونہ بنت حارث ۱۱ عائشہ بنت ابوبکر ۱۲ حفصہ بنت عمر  
 ارباب انصاف۔ ہمارا نادان ملاں سے سوال ہے کہ اگر چار  
 سے زیادہ جو عورت کسی کے نکاح میں ہوگی وہ زوجہ نہیں ہے۔ تو  
 نبی کریمؐ کی ۹ عدد ازواج کس طرح ہوگی اور جناب عائشہ اور  
 حفصہ کا تو آنکھوں اور نواں درجہ ہے پھر عائشہ اور حفصہ کو  
 زوجہ رسول اللہؐ کس طرح کہا جاتا ہے پس چار کے علاوہ جو  
 عورتیں نبی کریمؐ کے گھر تھیں بقول ملاں وہ ازواج نہ تھیں تو  
 کیا تھیں اور آنجنابؐ نے ان کو گھر میں بطور بیوی کے کس  
 طرح رکھا ہوا تھا۔ جو عورت چار میں شمار نہیں ہے اور وہ  
 زوجہ نہیں ہے اور اس کا شوہر زانی اور وہ خور زانیہ ہے  
 تو ایسا عقیدہ رکھنے والے گستاخ بھی ہے کافر ہے۔ کیونکہ اس  
 نے عائشہ اور حفصہ کو زوجہ ہونے کے شرف سے محال دیا ہے۔  
**اعتراض ملاحظہ**

چار عورتوں سے زیادہ ازواج رکھنا امت کے لئے منع  
 ہے اور نبی پاکؐ کے لئے جائز ہے

### جواب ملاحظہ

ہمارا مقصد حاصل ہو گیا کہ چار سے تعداد اگر بڑھ  
 جائے تو بائیں کو بھی زوجہ کہا جاتا ہے اس کو زانیہ نہیں کہا  
 جاتا ورنہ نبی پاکؐ کے حق میں گستاخی لازم آئے گی۔  
 خلاصہ۔ بی بی عائشہ کا ۹ ویں زوجہ ہونا ہمارے لئے  
 شاہ عبدالعزیز کو جھوٹا کرنے کے لئے کافی ہے۔



امت کیلئے بھی بعض سنی ملاں چارے پادریوں یاں  
 رکھنے کی اجازت ہے اور صاحب تحفہ کی مذہب کتب میں  
 اہلسنت کی معتبر کتاب بیان الحقائق شرح کنز الدقائق منقول  
 از تشیید المطاع ص ۱۰۹ در جواب باب ثانی تحت اثنا عشر یہ  
 وقال القاسم بن اسمعیل یجوز بالتبع لا والله تعالیٰ  
 اباح نکاح ثنائین یعولہ مشی ثم عطف علیہ  
 بثلاث وریاع یا العا وروی للجمع فیکون المجموع  
 تسعا ومثله عن النخعی وابن ابی لیلیٰ  
 ترجمہ :- امام اہلسنت قاسم بن اسمعیل فرماتے ہیں کہ  
 ۹ عدد عورتوں سے بھی شادی کرنا جائز ہے ، کیونکہ  
 اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں سے شادی کرنے کو اپنے فرمان  
 مشنی سے مباح کیا ہے پھر مشنی پر ثلاث اور رباع کا  
 واو سے عطف کیا ہے اور لفظ واو جمع کے لئے آتی ہے  
 ۲-۳- ہم کی جمع ۹ بنتی ہے پس معلوم ہوا کہ ۹ عدد ازواج  
 کو ایک وقت میں گھر میں رکھنا امت کے لئے جائز ہے ۔  
 نوٹ :- ارباب انصاف اس حوالہ کو غور سے پڑھنے کے بعد آپ  
 اس طرف توجہ بھی فرمادیں کہ اگر مستح میں چار سے زیادہ ازواج  
 رکھنا گناہ ہے اور ہے حیاتی ہے تو آغاز اسلام میں یہ ہے حیاتی  
 اصحاب کے لئے خدا اور رسولؐ نے حلال کیوں فرمائی تھی ۔



اہلسنت کی طرف سے متعہ کے حرام ہونے کی جو تھی دلیل

کہ ممتوعہ عورت کے لئے لوازم زوجیت ثابت نہیں ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب عقدہ اشعار عشریہ باب ۹ مسائل متعہ ص ۲۵۶  
اور باب مذاہل عن عمر طعن لا ص ۳۳ میں شاہ عبدالعزیز  
پجارسے نقل ہے یہ روایت بھی روایا ہے کہ اذا ثبت الشئ  
ثبت سبلوا ذمہ کہ جب شئی ثابت ہوتی ہے تو  
اس کے لوازم بھی ثابت ہوتے ہیں پس جس عورت سے  
متعہ کیا جاتا ہے اگر بحکم شریعت وہ زوجہ ہے  
تو زوجہ کے لوازمات کا اس کے لئے ثبوت ضروری ہے  
مگر وہ لوازمات ثابت نہیں ہیں۔ اس لئے ممتوعہ  
زوجہ نہیں ہے اور ان لوازمات میں میراث  
سرفہرست ہے۔ زوجہ کا وارث ہونا ضروری ہے  
اور ممتوعہ کو وارث نہیں ملتی اس لئے وہ زوجہ نہیں ہے  
نوٹ ہارباب انصاف۔ محدث دہلوی اور اس کی مکار برادری کا  
مقصد اس دلیل سے یہ ہے کہ ممتوعہ چونکہ وارث سے محروم  
ہے اس لئے وہ زوجہ نہیں ہے بلکہ وہ زانیہ اور کبیری ہے  
اور اب ہم اولاد حلالہ کی اس دلیل کی اس طرح چیر چھاڑ کرتے  
ہیں کہ پجارسے شیخین بھی قبروں سے اکھڑ کر آ جائیں تو وہ بھی  
ٹانگے نہیں لگا سکتے۔



جواب تحفہ عرض لازم فرض کر کے حیات علمی کا ارتکاب کیا ہے

مشہور سی عالم محب اللہ بیہاری اپنی مشہور کتاب المسلم الثبوت  
میں لکھتا ہے ان اللزوم حقيقة امتناع الالفکاک فی جمیع  
الاقوات فالعرض المتري يمكن انفکاکه عن المعروض  
فی بعض الاوقات لا يقال عليه الملزم

کہ عرض لازم وہ ہے جس کا اپنے معروض سے تمام اوقات میں  
جدا ہونا محال ہے اور جس عرض کا اپنے معروض سے بعض  
اوقات میں جدا ہونا ممکن ہو۔ اس کو عرض لازم نہیں کہا  
جاتا وہ عرض مفارق ہے۔

ہم شیوخ خیر البریہ یہ کہتے ہیں، میراث۔ زوجہ کے لئے  
عرض لازم نہیں ہے بلکہ یہ عرض مفارق ہے اور اس عرض مفارق  
کو عرض لازم فرض کر کے اس پر عرض لازم کے احکام کو مرتب کرنا  
خیانت علمی ہے اور اس خیانت کا سہرا صاحب تحفہ کے سر پہ  
اور ان کے بعد تمام ملاں مکھی پر مکھی مارتے رہے ہیں۔

میراث زوجہ کیلئے عرض مفارق ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے

جواب عائشہ نبی کریم کی زوجہ تھی اور میراث اس کو نہیں ملی

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۵ باب غزوہ خیبر

فقال ابو بکر ان رسول الله قال لا نورث



کہ جناب ابو بکر نے نبی کریم سے روایت فرمائی ہے کہ آنجناب نے فرمایا ہے کہ ہم نبیوں کا کوئی وارث نہیں ہے۔

ارباب انصاف، اہلسنت و مستول کو ہم دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر دعوت نکرو دیتے ہیں کہ بقول ان کے ابو بکر صدیق ہے اور وہ راوی ہیں کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا تو پھر وہ یہ بات تسلیم کریں کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) زوجہ نبی پاکؐ نہیں ہے اور یہ کہنا کفر ہے اور اگر عائشہ زوجہ نبی پاکؐ ہے تو پھر ابو بکر کی روایت کی روشنی میں کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا نتیجہ یہ نکلا کہ عائشہ کو زوجہ نبی پاکؐ ہوتے ہوئے میراث نہیں پاکت نہیں ملی۔ اور اس بات سے یہ معلوم ہوا کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت زوجہ بھی ہو اور اس کو شوہر کی میراث نہ ملے جس طرح کہ بی بی عائشہ اور متوعدہ عورت دونوں کو زوجہ ہونے کا شرف حاصل ہے اور میراث سے دونوں محروم ہیں اور صاحب تحفہ مناظر اعظم اہلسنت کو جھوٹا کرنے کے لئے انتہائی کافی ہے کہ عائشہ زوجہ ہے اور میراث اس کو نہیں ملی پس معلوم ہوا کہ زوجہ کیلئے میراث عرض مفارق ہے نہ کہ عرض لازم ہے اور صاحب تحفہ نے میراث کو عرض لازم فرض کر کے اس پر عرض لازم کے احکام کو مرتب کیا ہے اور چونکہ متوعدہ کو میراث نہیں ملتی اس لئے بقول اہلسنت کے وہ زانیہ ہے اور کجبری ہے۔ تو میراث جناب عائشہ کو بھی نہیں ملی لہذا ان کے بارے میں ذریت مردان نے اگر یہ فیصلہ سنایا تو کافست ہو کر مرے گے



جواب میراث زوجہ کیلئے عرض مفارق ہے عرض لازم نہیں ہے

ارباب انصاف زوجہ کی تعریف چند سطریں پہلے گذر چکی ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ میراث زوجہ کے لئے عرض مفارق ہے کیونکہ اگر زوجہ کنیز ہو یا اپنے شوہر کی قاتلہ ہو یا اسلام سے مرتد ہو گئی ہو تو اس کو میراث نہیں ملتی۔ معلوم ہوا کہ میراث عرض مفارق ہے اور سنی ملاں صاحبان کو جھوٹا کرتے کے لئے اسکا کافی ہے

جواب سنیوں کے عقیدہ میں نبی کی بیٹی کو میراث نہیں ملتی

الہست دکتوں نے حکم قرآن کے مخالف ابو بکر سے ایک روایت نقل کی ہے کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نبیوں کے بیٹے اور بیٹیاں ان کے وارث نہیں ہوتے۔ سنی درستوں کی مذکورہ قرار داسے یہ ثابت ہوا کہ میراث عرض مفارق ہے زوجہ اور اولاد دونوں سے یہ جدا ہو سکتی ہے میں معلوم ہوا کہ جس عورت کو میراث نہ ملے وہ بچائے کنجری ہونے کے زوجہ ہو سکتی ہے جس طرح کہ حمام ازواج بنی کو میراث نہیں ملی مگر وہ ازواج ہیں اور اگر سنی علماء میراث زوجہ کو عرض لازم قرار دیتے کے ہفتہ میں۔ تو ہم شیعہ غیر البر یہ یہ کہتے ہیں کہ زوجہ کی دو قسمیں ہیں

۱۔ زوجہ بکاح دائمی یا زوجہ بکاح متہ  
۲۔ اور میراث کا حکم زوجہ بکاح دائمی کے لئے ہے۔



## جواب نکاح متعہ میں شرط توارث کے میراث ثابت ہے

ارباب انصاف بعض مسائل میں بقول سنی علماء کے اجتہاد کی وجہ سے اختلاف ہوتا ہے جس طرح کہ اہلسنت کی چار فقہ میں بھانت بھانت کے فتوے ہیں۔

ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ

کتاب اہل تشیع مخرج لمع ص ۲۹۸ کتاب النکاح ذکر متعہ میں لکھا ہے کہ عن الصادق علیہ السلام ان الشرط الميراث فہما علی شرطہا۔ اگر مرد و عورت نکاح متعہ کے وقت یہ شرط کریں گے کہ ہم ایک دوسرے کے وارث ہوں گے تو اس کی رعایت ضروری ہے خلاصۃً لکلام کہ نکاح متعہ میں زوجین کا توارث مسئلہ اجتہاد ہے اور بعض فقہائے شیعہ کا یہ فتویٰ ہے وہ وارث بنتے ہیں اور بعض کے نزدیک توارث ان میں ثابت نہیں ہے اور آخر میں سنی دوستوں کو ہم اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ آغاز اسلام میں متعہ حلال تھا اور کسی پڑھے لکھے سنی عالم کو اس میں اختلاف نہیں ہے پس آغاز اسلام میں متعہ عورت بغیر میراث کے کس طرح صحابہ کرام کے لئے حلال ہو گی۔ اگر متعہ کنجری ہوتی ہے تو کیا صحابہ کرام کنجری کے پاس جاتے تھے یا زانیہ کے پاس تشریف لے جاتے تھے (معاذ اللہ)



سنی ملاں کی پٹاری کا ایک اعتراض یہ ہے کہ ممتوعہ عورت پر عدت نہیں ہے پس اس کو گھر میں کھنا زنا کم نہیں ہے

کتاب الطہنت تحفۃ اثنا عشریہ باب ۵۶ باب ۳۳ باب ۱۰ میں منظر الطہنت نے تمام دنیا کے جھوٹوں پر ٹانگ پھیر دی ہے۔ اور باغیچیں ٹھہریں کر کے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ممتوعہ عورت پر عدت نہیں ہے اور اگر وہ زبردہ ہوتی تو اس پر عدت ہوتی۔

**جواب مخالف کا ممتوعہ سے عدت کی نفی کرنا سفید جھوٹ ہے**

کتاب اہل تشیع شرح لمعہ ج ۹ کتاب النکاح فصل ۴ میں لکھا ہے کہ جب مدت متحدہ گزر جائے تو شوہر اس کو مدت بخشی دے تو ممتوعہ عورت دو حصوں یا ۵۴ دن عدت رکھے اور اگر اس کا شوہر وفات پائے تو ممتوعہ پر عدت وفات بھی ہے اور اگر وہ حاملہ ہے تو ابعدالاجلیں اس کی عدت مزید تفصیلات کے لئے کتاب شرح لمعہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

**الاعتراض صواب تحفۃ نے ایک دن یا یہ بھی روایا کہ ممتوعہ کو طلاق اور ظہار ایلاہ اور لعان بھی نہیں ہوتا۔**

**جواب یہ مسائل اجتہادیہ ہیں ان میں اختلاف کا کوئی حرج نہیں ہے**

ارباب انصاف۔ دینا ستداری سے ہم نے الطہنت دستوں کی



کتابوں کو پڑھا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ ان کا اسلام بھانت بھانت  
 کے اقوال کی کچھڑی ہے ایک ہی مسئلہ میں امام اعظم نعمان اپنی انگ  
 ڈکڑگی بجاتا ہے اور میان شافعی اسی مسئلہ میں اپنی پٹاری سے دوسرا  
 حکم نکالتا ہے اور حضرت مالک اسی مسئلہ میں اپنی انگ مشرلی  
 چھوڑتا ہے اور احمد صاحب اپنا ظنورہ انگ بھانتے ہیں۔  
 اور اہل حدیث سنی کے نزدیک یہ چاروں امام اہل بدعت  
 ہیں اور کھوٹے سکے ہیں اور اگر سنی بھانٹی اپنے علماء کی  
 اس طرح صفائی دیں کہ مسائل اجتہاد یہ میں اختلاف ہوتا  
 ہے۔ اس لئے اہل حدیث اور چار امام مسائل میں اختلاف  
 رکھتے ہیں تو ہم شیعہ غیر البر یہ یہ کہتے ہیں مسائل اجتہاد یہ  
 میں ہمارے علماء کا بھی اختلاف ہوتا ہے اور جس عورت  
 سے منع کیا جائے شیعہ فقہاء کے نزدیک اس کو ظہار  
 واقع ہوتا ہے۔ اور بعض فقہاء کے نزدیک منوعہ  
 عورت کے لئے لعان اور ایلام بھی ثابت ہے۔  
 اور منوعہ کے لئے طلاق اس لئے نہیں ہے کہ  
 شوہر کا اس کو مدت بخش دینا یا مدت مقررہ کا  
 گزر جانا ان دو امور کو شریعت نے قائم مقام طلاق  
 کے قرار دیا ہے تفصیلات کے لئے شیعہ کی کتاب شرح لمعہ  
 یا دیگر کتب فقہیہ کی طرف رجوع کیا جائے اور ائمہ اسلام میں  
 اصحاب کا متوکرنا اور صحابیات کا منع کرنا سنی علماء  
 کو جھٹلانے میں کافی ہے۔



## مسئلہ مستوع میں سنی مناظر کا بہت بڑا جھوٹا مظاہرہ ہو

اہلسنت کی معتبر کتاب متحد اثنا عشریہ جلد ۲ باب ۹ مسائل  
مستوع میں لکھا ہے کہ شیعہ فقہاء نے خود تسلیم کرتے ہیں کہ  
مرد اور عورت میں مستوع کے باعث زوجیت ثابت نہیں ہے  
کیونکہ کتاب اعتقادات ابن بابویہ میں لکھا ہے کہ مرد کے لئے  
عورت کی حیثیت چار اسباب میں نکاح - اور ملک - من - مستوع اور تحلیل

جواب اگر مستوحرام ہے تو ابو بکر کی بیٹی نے مستوع کیوں کیا تھا

سنی مناظر نے مستوع سے زوجہ ہونے کی نفی کی فقہاء  
شیعہ کی طرف نسبت دے کر سفید جھوٹ بولا ہے -  
آج تک کسی شیعہ فقہاء نے مستوع سے زوجہ ہونے  
کی نفی نہیں فرمائی ہے اور ابن بابویہ کا عبارت میں  
نکاح کے بعد مستوع کو ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ذکر  
الخاص بعد العام ہے کافی قولہ تعالیٰ حافظوا علی الصلوٰۃ  
والصلوٰۃ الوسطیٰ میں ذکر عام کے بعد ذکر خاص ہے -  
نکاح میں مستوع داخل ہے اور دونوں سبب حیثیت زن ہیں  
اور چونکہ بعض سنی ملاں مستوع کو حرام جانتے ہیں ان کی تکذیب  
کے لئے ابن بابویہ نے نکاح کے بعد مستوع کو ذکر الخاص بعد العام کے  
عنوان سے بیان فرمایا ہے اور یہ تاکید کی  
خاطر ہے -



## چاپ لفظ نکاح معنی جنس اور اس کی ایک نوع میں مشترک ہے۔

قانون ابو علی سینا کے شارح قرشی نے باب حیات قانون میں لکھا ہے کہ لفظ ذوق معنی جنس اور اس کی ایک نوع میں مشترک ہے اور لفظ جوہر معنی جنس اور اس کی ایک نوع میں مشترک ہے اسی طرح لفظ نکاح معنی جنس اور اس کی ایک نوع نکاح دائم میں مشترک ہے اور عبارت ابن بابویہ میں نکاح سے مراد دائمی ہے کیونکہ اس کے مقابلہ میں متعہ کا ذکر ہے اور خاص کی نفی سے عام کی نفی لازم نہیں آتی اگر جمہورہ نکاح دائم کی زوجہ نہیں ہے تو اس کی زوجیت کی مطلق نفی لازم نہیں آتی۔

### نوٹ

اس باب انصاف بہ تفصیلات کے لئے تشیید المطالعین مؤلف السید محمد قسلی اور نزہۃ اختتام عشریہ ص ۲۹ ج ۹ مؤلف علامہ مرزا محمد کمال شہید ثالث کوہ برطانیہ۔ ان دونوں شیعہ علماء نے مذکورہ دونوں کتابیں تحفہ اثنا عشریہ کے جواب میں لکھ کر نا صبیحیت اور سنیت کے تابوت میں آخری پیچ کھوک دی ہے اور امت ثلثیہ ایڑی چوٹی کا زور لگالے تو بھی ان کتابوں کا جواب نہیں لکھ سکتے۔ اور اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اگر متعہ زنا ہے تو اسلئے اس کو صحابہ کے لئے حلال کیوں فرمایا تھا۔



اہلسنت کی طرف سے حرمت متعہ کی پانچویں دلیل کہ

ممتنعہ عورت میں بالبداعت احسان نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفۃ اثناعشریہ ص ۲۲ باب ۱۱ مطاعن

عمر طعن ۱۱ میں پچار سے مناظر اہلسنت نے یہ ردنا رویا ہے کہ

قرآن کریم میں جہاں بھی عورتوں سے تحلیل استمتاع کا ذکر آیا

ہے وہ مقتید ہے احسان کے ساتھ اور بالبداعت احسان زن متعہ میں

احسان نہیں ہے اور بشیوع خود متعہ کو سبب احسان شمار نہیں کرتے

اور حد رحیم اس پر جاری نہیں کرتے بسنی مناظر کا مطلب یہ ہے

کہ چونکہ متعہ میں احسان نہیں ہے لہذا متعہ حلال نہیں ہے اور

اب اس دلیل کی ہم اس طرح چیر پھاڑ کہتے ہیں کہ ثلث کے

میدیکل کالج کے تمام سرمن اس کی مرمت سے عاجز نظر آئیں۔

جو صاحب تحفہ کا اپنا اقرار کہ متعہ بغیر احسان کے بھی حلال ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفۃ اثناعشریہ ص ۲۲ باب ۱۱ کید ۹ میں

لکھا ہے کہ اہلسنت اباحت متعہ را در اجتہاد اسلام انکار نمی کنند

لکن بقاء اباحت را انکار نمی کنند

اہلسنت اجتہاد اسلام میں متعہ کے حلال ہونے کا انکار

نہیں کرتے لیکن وہ بقاء اباحت کا انکار کرتے ہیں۔

نوٹ :- صاحب تحفہ کی تکذیب کے لئے مذکورہ عبارت ہی کافی ہے



اگر مشوعہ غیر احسان کے حلال نہیں بلکہ زنا، تو پھر یہ نہایت

اسلام میں بہت ایسی بکراور صحابہ کرام کیلئے کس طرح حلال تھا

ایر باب الغلط۔ آپ نے دیکھا کہ اس نام کے محدث کو خدا نے دلیل  
کس طرح کیا ہے اور اس کے اپنے قلم سے لکھوایا ہے کہ مشوعہ  
حلال ہے اور اب ہم اپنے سنی دوستوں کو دعوت نکرو دیتے ہیں  
کہ مشوعہ حرام ہے تو پھر بقول صاحب مشغف کے ابتداء اسلام میں  
سنی لوگ کس طرح مشوعہ کو حلال جانتے تھے۔ اور اگر ہمارے  
سنی دوست بعقد ہیں اس عقیدہ پر کہ مشوعہ میں احسان  
نہیں ہے اور مشوعہ زنا ہے تو پھر ان کو اس طرح ہم دعوت  
نکرو دیتے ہیں کہ مشوعہ کو ابو بکر کی بیٹی (سما) نے بھی کیا ہے اور  
امام اہلسنت ابن جریر نے ۷۰ عورتوں سے مشوعہ کیا ہے بلکہ

امیر معاویہ نے بھی مشوعہ کیا ہے۔ بلکہ تابعین اور صحابہ کرام  
میں سے کئی محترم لوگوں نے مشوعہ فرمایا ہے اور بقول سنی دوستوں  
کے مشوعہ میں احسان نہیں لہذا مشوعہ حلال نہیں ہے بلکہ  
زنا ہے تو کوئی سنی اس بات کی صفائی پیش کرے کہ یہ  
مشوعہ والا زنا صحابہ کرام کے لئے ابتداء اسلام میں کس  
طرح نبی کریم نے حلال فرمایا تھا۔ گویا مشوعہ اگر صحابہ  
کرام تو حلال۔ اگر دوسرا کرے تو زنا۔



جو آپ متون کا ہے اور متوجہ میں احسان ہے

اور یہی علما کا فیصلہ اور صاحب تحفہ کے دہن میں خاک ہے

خبر ملاحظہ کتاب المسند فقیر قرطبی ص ۱۳۲ ج ۱ النساء

لہذا مختلف العلماء من السلف والخلف ان المتعة نکاح الی

احل لا میراث فیہ والغریۃ تقع عند انقضاء الاحل

ترجمہ: اگلے پچھلے علماء اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں رکھتے

کہ متعہ بھی مدت معین تک نکاح ہے اور اس نکاح میں

میراث نہیں ہے اور عورت اور مرد میں مدت گزر جانے

کے بعد بغیر طلاق کے عدالہ واقع ہو جاتی ہے۔

نوٹ: امام اہلسنت علامہ قرطبی بھی سنیوں کا بلند پایہ امام

ہے اور اس نے یہ رپوٹ دی ہے کہ تمام سنی متعہ کو نکاح

مانتے ہیں۔ اور ہم شیعہ طبر البریہ سنی دوستوں کو دعوت فکر

دیتے ہیں کہ جب تمہارے علماء نے متعہ کو بھی نکاح مان لیا

ہے تو پھر متعہ بھی احسان مانتے سے انکو کیا رکاوٹ ہے۔

ایک صفحہ پہلے میں نے ثبوت دیا ہے کہ اہلسنت ابتدائے

اسلام میں متعہ کو حلال مانتے ہیں اور اب حوالہ دیا ہے کہ سنی علماء متعہ

کو نکاح بھی مانتے ہیں اور جب نکاح بھی مان لیا اور حلال بھی

مان لیا تو پھر احسان کا بیہانہ اور متعہ کو حرام کہنا اس کا مطلب یہ ہوا

کہ یہ اپنے آپ کو جھٹلاتے ہیں اور ان کو شرم نہیں آتی



اگر سنی علما بحث برائے بحث کا شوق رکھتے ہیں تو ان کا یہ  
شوق بھی ہم پورا کرتے ہیں احصان کئی معنوں میں متحرک ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۵۰۵ النساء

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نوری شرح صحیح مسلم

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاج المصابر

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نراج

غرائب القرآن و مقدمات الاحصان فی القرآن بمعان  
کی عبارت س ۱ احدها الحریم و ثانیها الفقه و

ثالثها الاسلام و رابعها کونہا ذات زوج

مترجمہ :- قرآن پاک میں احصان کئی معنوں میں آیا ہے ۔

۱۔ آزاد سی ۔ پاکدامنی ۔ اسلام کا عورت کا شادی شدہ ہونا

تخصیص غیر مسافرت کا ایسا معنی کیا جائے کہ جسے صحابہ کرام کا رٹا

کار ہونا لازم نہ گئے ۔ اور وہ معنی ہے کہ تم پاکدامنی کے ارادہ

سے عورتوں کو طلب کرو۔ اور نکاح متعہ میں یہ معنی حاصل ہے اور اگر

احصان کا ایسا معنی کیا جائے جو نکاح متعہ میں جائز نہیں ہے اور اسی

وجہ سے متعہ کو ناجائز قرار دیا جائے تو اجتہاد اسلام میں جب صحابہ کرام متعہ

کرتے تھے تو کیا وہ معاذ اللہ زنا کرتے تھے دو ٹوک بات ہے اگر متعہ

زنا کاری ہے زنجیری باز کی ہے بے شرمی و بے حیائی اور بے غیرتی ہے تو

اس کا شرف سب سے پہلے صحابہ کرام کو حاصل ہوا ہے ۔



سنی علما کا فیصلہ کہ آیت متعہ میں احصان کا معنی ہے  
پاکدامنی اور یہ شیعوں کی فتح ہے

۱. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر مدارک ص ۳۶ ج ۱ از نسفی
۲. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ص ۴۹ ج ۲۶ الشامی
۳. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۲۴ ج ۵ آیت متعہ
۴. اہلسنت کی معتبر کتاب احکام القرآن بمصاح ص ۱۳۲ ج ۲۶

۵. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر حقائق ص ۲۸

۶. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر وسیط ص ۱۱۰ ج ۱ واحدی

۷. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر الکواشی ص ۱۰۰ ج ۱ احمد کواسی

بیضاوی کی عبارت والاحصان العفة فانما تخصین للنفس

عبارت عن اللوم والعقاب

قرطبی کی محصنین نصب علی الحال ومعناه

عبارت متعقبن عن الزنا غیر زانیین

آیت متعہ میں محصنین حالت پر منصوب ہے اور معنی یہ ہے کہ تم عورتوں

کو طلب کرو اس حال میں کہ زنا سے تم پاکدامنی کا ارادہ کرو۔

تفسیر حقائق محصنین تم مال کے رہبر کے معاوضہ پاکدامنی کیلئے نہ

کی عبارت کہ شہوت زنی کیلئے ان کو نکاح میں رکھو۔

احکام القرآن تکون بہ محصنین عفاف غیر مسافحین

کی عبارت انوکھا اور متعہ سے رجم کی نفی یہ حکم خاص ہے

یعنی رجم نکاح دائم میں ہے نکاح متعہ میں نہیں ہے۔



اہلسنت کی طرف سے حرمتِ متعہ کی چھٹی دلیل کہ نکاح  
اور ملکِ یمن کی اجازت کے ساتھ قرآن میں متعہ کی اجازت نہیں ملی  
اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۵۵ باب ۹

مسئلہ اگر متعہ میں پچاس سے سنی مناظر نے یہ نہ مانا بھی رہا ہے کہ قرآن پاک  
میں خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ آزاد عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے  
تو وہ کنیز رکھیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر ایک سے زیادہ  
آزاد عورتوں میں تم عدل نہیں کر سکتے تو ایک آزاد کو نکاح  
میں رکھو یا کنیز رکھو۔ ملاحظہ نکاح اور ملکِ یمن کی  
اجازت کا ذکر نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ متعہ کرنا حرام اور  
فعل زنا ہے۔

جو آراء صاحب تحفہ پاگل ہے اپنے آپ کو جھٹلاتا ہے

دلیل پنجم کے بیان میں ذکر ہو چکا ہے کہ تحفہ اثنا عشریہ  
ص ۳۶ باب ۲ کید ۹ میں لکھا ہے کہ اہل سنت  
اجتہاد اسلام میں متعہ کے حلال ہونے کا انکار نہیں کرتے  
سنی دوستوں کو دعوتِ فکر ہے کہ تم نے اجتہاد اسلام  
میں متعہ کو حلال کس طرح مان لیا۔ اور تمہارے صحابہ کرام  
بھی عجیب لوگ تھے۔ جب نکاح اور ملکِ یمن کے ساتھ  
متعہ کی اجازت ہی نہیں ہے تو گویا اصحابِ متعہ نہیں کہتے تھے  
بلکہ وہ زنا کرتے تھے۔



اگر متعہ بالکل ہی حرام ہے تو سنیوں کے امام بخاری اور  
امام مسلم نے متعہ کے حلال ہونے کی حدیثیں کیوں لکھی ہیں

۱۔ السنن کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد ۱ کتاب النکاح باب ما یکرہ من  
القبض والخصاء ج ۱ باب نہی عن نکاح المتعہ اخر

۲۔ السنن کی معتبر کتاب صحیح مسلم ج ۱ باب نکاح المتعہ

بخاری کی ماہ بن مسعود رحمہ اللہ کہتا ہے کہ نبی پاکؐ نے ہم کو نکاح متعہ کی اجازت  
عبارت ساری اور علیہ السلام کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام مت کہو  
بخاری کی جلد ۱ جابر بن عبد اللہ اور سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں کہ  
دوسری عبارت رسول پاکؐ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور کہا کہ قد اذن  
لکم ان تستمتعوا فی استمتعوا کہ تم کو متعہ کی اجازت ہے ۔

مسلم کی ماہ جابر بن عبد اللہ صحابی بیان کرتا ہے کہ ہم لوگ نبی کریمؐ  
عبارت ساری اور ابو بکر کے زمانہ میں کنانتہ متعہ کرتے تھے حتیٰ کہ عمر  
نے منع کیا اور جابر اور سلمہ بن اکوع سے وہی بخاری والی  
روایت مسلم میں ان الفاظ کے ساتھ ہے کہ قد اذن لکم ان تستمتعوا  
یعنی متعہ النساء کہ تم کو عورتوں سے متعہ کی اجازت ہے ۔

نوٹ بقول سنیوں کے لوہ پال صاحب تحفہ کے متعہ کی نکاح اور  
نکاح یمن کے ساتھ قرآن میں اجازت نہیں آئی ۔ اس لئے متعہ  
حرام ہے ہم شیعہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر متعہ حرام ہے تو نبی پاکؐ  
نے اس کی صحابہ کو اجازت کیوں دی ۔ کیا حضورؐ نے صحابہ کو حرام فعل  
کی اجازت دی تھی ۔



۱۲۔ مفسرین کی گواہی کہ متو ابتداء اسلام میں حلال تھا  
صباح بخیر کا جھوٹا ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہے

- ۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۵
- ۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر عزائب القرآن ص ۵۷
- ۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۳۲
- ۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۱۷۴
- ۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر مراغی ص ۵۷
- ۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر وحیدی ص ۱۰۷
- ۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ترجمان القرآن ص ۶۲۴
- ۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ص ۶۹
- ۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص ۴۱۳
- ۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ضیاء القرآن ص ۱۳۵
- ۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر حقانی ص ۲۷
- ۱۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی

تفسیر کبیر کام انا لا شک ان المتعہ کا انت مباحہ

عبارت ۱۔ ابتداء اسلام میں متو کے مباح ہونے سے ہم انکار نہیں کرتے

ابن کثیر کی ۱۔ لا شک ان المتعہ کا انت مشروعاً فی ابتداء اسلام

عبارت ۲۔ اس میں شک نہیں ہے کہ متو کی ابتداء اسلام میں جائز تھی

مراغی کی ۱۔ کان المتعہ مرخصاً فی ابتداء اسلام

عبارت ۳۔ متو ابتداء اسلام میں جائز تھا



غرائب القرآن، والتفقوا على أنها كانت مباحة في أول الإسلام  
 کی عبارت : علماء کا اتفاق ہے کہ ابتداء اسلام میں مستحب مباح تھا  
 فتح القدیر میں المستحب الزی کان فی صدر الاسلام  
 کی عبارت : بڑے علماء فرماتے ہیں کہ مستحب صدر اسلام میں مباح تھا  
 تفسیر تھامسی : المستحب کان مشروعاً فی ابتداء الاسلام  
 کی عبارت : ابتداء اسلام میں شریعت کی مستحب کے بارے میں اجازت تھی  
 تفسیر قرطبی : وقال الجمهور المستحب الزی کان فی صدر الاسلام  
 کی عبارت : بقول بڑے علماء کے مستحب صدر اسلام میں مباح تھا۔  
 تفسیر وحیدی : هذا استمتعتم به منهن اکر علماء نے لکھا  
 کی عبارت : ہے کہ مستحب شروع اسلام میں جائز تھا۔  
 ضیاء القرآن : پر کرم شاہ لکھتے ہیں کہ مستحب کو حجة الوداع کے  
 کی عبارت : موقع پر نبی پاکؐ نے حرام کر دیا تھا۔  
 نوٹ : اگر گویا مستحب ۱۰ ہجری تک حلال رہا پھر حرام ہوا ہے بقول انہی

## اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور پس دعوت فکر ہے

- ۱۔ احسن کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۹۲
- ۲۔ احسن کی معتبر کتاب نووی شرح صحیح مسلم ص ۱۰۱
- ۳۔ احسن کی معتبر کتاب ادحی المسائل شرح موطا ص ۱۲۴
- ۴۔ احسن کی معتبر کتاب المحلی ص ۵۱۹ ج ۱ از ابن حزم
- ۵۔ احسن کی معتبر کتاب معالم السنن مع مختصر سنن ابی داؤد ص ۱۱۰
- ۶۔ احسن کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۳ ج ۲



۷. اہلسنت کی معتبر کتاب شرح ذرکان علی موطا <sup>۱۵۲</sup> ذکر متعہ

۸. اہلسنت کی معتبر کتاب ہرقات شرح مشکوٰۃ ص ۲۴ ۶۲

۹. اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۲۵ ۲۷

فتح الباری، جاء عن الاوائل الرخصة فيها ای المتعہ کی عبارت کے پہلے والے علماء سے متعہ کے بارے میں عبارت منقول ہے نووی شرح مسلم، ثبت النکاح المتعہ کان جائزاً فی اول الاسلام کی عبارت کے ابتدا میں اسلام میں نکاح متعہ کی اجازت ثابت ہے المصلیٰ کی نکاح المتعہ۔ کان حلالاً علی عہد رسول اللہ کی عبارت کے نبی کریم کے زمانہ میں نکاح متعہ حلال تھا۔ معالم السنن، نکاح المتعہ، کان مباحاً فی صدر الاسلام کی عبارت کے ابتدا میں اسلام میں متعہ مباح تھا۔

**سنی طال نہ ہر کا پیالہ پی سکتا** مگر ان ۲۱ حوالہ جات کی صفاتی نہیں دے سکتا۔

ارباب انصاف ۲۱ عدد علی رکاب بیان پیش کیا ہے کہ متعہ حلال تھا اور صاحب تحفہ اور چند عدد اس کے چیلے فرماتے ہیں کہ متعہ بالکل حرام ہے ہم سنی دوستوں کو ہی منصف قرار دیتے ہیں کہ یا تو وہ ۲۱ عدد سنی علماء جھوٹوں کا ٹولہ ہے اور یا صاحب تحفہ جھوٹوں کا کپتان ہے۔ اور صحابہ کا متعہ کرنا تو اتر سے ثابت ہے اگر متعہ شریفوں کا کام نہیں بلکہ یہ فعل کہنے لوگوں کا کام ہے تو جن صحابہ نے متعہ کیا ہے وہ کس گروہ میں شامل ہے اور بہت ابی بکر کا متعہ کرنا تمام نزاع کو حل کر دیتا ہے۔



## صاحب تحفہ کا ایک درجہ ملاحظہ ہو کہ ترجمہ قرآن کی ولایت

کتاب اہلسنت تحفہ اشاعہ عشریہ جلد ۳۳ میں لکھا ہے کہ  
کیات قرآنی صریح ولایت پر حرمت مستحکم کہ آیات قرآنی  
مستحکم کے حرام ہونے پر صاف ولایت کرتے ہیں۔

نوٹ :- اب ہم اس دلیل کی اس طرح چیر بھاڑ کرتے ہیں کہ عثمانی  
میڈیکل کالج کے تمام سرجن اس کی سرجری سے عاجزی کا اقرار کریں

## جواز خودی علمائے صاحب تحفہ کو اس دعویٰ میں جھٹلایا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدة القاری شرح بخاری جلد ۱۲ غزوہ خیبر  
فصل محمد من وطنی فی نکاح متونہ لاکثر اصحاب مالک

قالوا لا یجد لاند لیس من تحریم القرآن

ترجمہ :- جو نکاح مستحکم جماع کرتا ہے کیا اس پر حد جاری کی جائے گی  
امام مالک کے اصحاب میں سے زیادہ کا فرمان ہے کہ اس پر حد جاری  
نہ کی جائے گی کیونکہ مستحکم قرآن کی رو سے حرام نہیں ہے۔

نوٹ :- ارباب انصاف صاحب تحفہ کو ان ۱۲ عدد علماء نے بھی جھٹلایا  
ہے جنہوں نے اجتہاد اسلام میں مستحکم کے حلال ہونے کی رپورٹ  
دی ہے اور خود صاحب تحفہ نے اپنا تمام علم کو اور اپنے تمام  
تابعین اور اصحاب کو جھٹلایا ہے جو کہ مستحکم کرتے تھے۔

کیا اصحاب مستحکم کے قرآن کے خلاف بغاوت کرتے  
تھے؟ اصحاب مستحکم کے گویا زنا کرتے تھے معاذ اللہ۔



جامعہ میر معاویہ کے تمام محققین کو چیلنج کہ اگر وہ حرمت  
مستوح قرآن دکھا دیں تو دس ہزار نقد انعام ہے

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنے والے اور خدا کو جواب دینے والے اور  
خیانت علمی کرنے والے کو سوائے لعنت کے اور کچھ ہی نصیب نہ  
ہو گا۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ان اولاد حلالہ کا علم منطقی پڑھتے  
پڑھتے لعنت زدہ سرگنجا ہو جاتا ہے مگر یہ زبدۃ العلماء تمام عمر  
عقل سے ساری ہی رہتے ہیں بلکہ عقل کے یہ لوگ بدترین دشمن ہیں  
جامعہ صدیقیہ و فاروقیہ و عثمانیہ کے ناانہاد

### محققین سے ایک سوال

گڑبھری زبان نکال کر جو گننے سر سے لے کر ٹہڑے پاؤں تک زور  
لگا کر کہتے ہیں کہ مستوح حرام۔ مستوح زنا۔ ہمارا ان سے یہ ایک  
سوال ہے کہ قرآن پاک سے وہ ایک ایسی آیت ہم کو دکھائیں  
جو مستوح کے حرام ہونے پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہو  
یعنی اس کی حرمت مستوح پر دلالت مطابقت ہو۔ اور ہمارا  
دعویٰ ہے کہ اگر اصحاب ثلاثہ قبروں سے اٹھ کر آجائیں تو وہ  
بھی ایسی آیت نہیں دکھا سکتے۔ لہذا قوم معاویہ حرمت مستوح  
از روئے قرآن کا رٹا چھوڑ دیں اگر مستوح قرآن کی نص سے حرام ہے  
تو کیا اصحاب بعد از نبیؐ مستوح کے رنگ میں زنا کرتے تھے۔ اگر  
مستوح زندی بازی ہے تو معاذ اللہ کیا اصحاب زندی بازی کرتے تھے



مشترکہ میں شیعوں کے خلاف سپاہ صحابہ کی توپ کا ساتھ لگولہ  
کہ مشورہ زخمیر نبی پاکؐ نے حرام فرمایا تھا۔

کتاب السنن حرمت مشورہ بحواب جواز مشورہ ص ۲۷  
از قلم شیخ الحدیث محمد علی جانبا زہتم جاسد ابراہیم سید لکھوٹ  
میں لکھا ہے کہ کتاب شیوخ تہذیب الاحکام ص ۱۸۹ ج ۲ میں  
لکھا ہے عن علیؑ علیہ السلام قال حرم رسول اللہ ﷺ  
خیر نکاح المتعہ کہ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ خیر کے دن  
رسول اللہ ﷺ نے مشورہ کو حرام فرمایا ہے۔

نوٹ بہ اس دلیل کو سنی ملاں خوب رنگ روغن لگا کر پیش کرتے ہیں  
اور اب ہم بھی اس کی وہ پیر بھاڑ کرتے ہیں کہ عمر فاروقؓ میڈیکل  
کالج کا کوئی بھی سرجن اس کو ٹانگے لگا کر مرمت نہ کر سکے گا۔

جواب جس حدیث کی صحت کی کوئی حدیث گواہ نہ دے وہ قبول نہیں ہے

کتاب السنن تحفہ اشعار عشرہ ص ۲۶۲ باب ۹ مطاعن ابو بکر طعن ۳  
میں لکھا ہے کہ اہل سنت کے نزدیک حدیث وہ معتبر ہے جو محدثین  
کی مستند کتابوں میں ہو مع المحکم بالصحة اور اس پر حدیث  
کی طرف سے صحیح ہونے کا حکم ہی لگایا گیا ہو۔

نوٹ ہم شیوخ مذکورہ حدیث کے جواب میں صاحب تحفہ کی اس تحقیق کو پیش  
کرتے ہیں کہ مذکورہ حدیث کسی شیوخ محدث کی طرف سے محکوم بالصحت نہیں ہے



چونکہ اس حدیث کو مصنف نے تردید کرنے کی خاطر تحریر کیا ہے

اہل تشیع کی کتاب تہذیب الاحکام ص ۱۸۶ ج ۲ مسائل متوعہ میں مذکورہ حدیث کو رد کرنے کی خاطر مصنف نے اس کو لکھا ہے اور یوں اس کی تردید فرمائی ہے فان هذه الرواية وردت مورد الحقيقة وعلى ما يذهب اليه مخالفوا الشيعة والعلم حاصل لكل من سمع الاخباران من دين ائمتنا عليهم السلام اباحه المتعد فلا يحتاج الى اللطاب

ترجمہ مذکورہ روایت تفسیر کی وجہ سے آئی ہے اور مخالفین شیعہ کے عقیدہ پر آئی ہے اور اخبار کا علم رکھنے والوں کو معلوم ہے کہ ہمارے اماموں کے دین میں متعہ مباح ہے۔

سنی ملاں کی عاجزی اور بے بسی ملاحظہ ہو

ارباب انصاف سنی ملاں ہمارے مقابلہ میں کچھ اس طرح اپنا زبانی توازن خراب کر بیٹھا ہے کہ جس حدیث کو شیعہ عالم غلط ثابت کرنے کے لئے اور اس کا جواب دینے کے لئے لکھ رہا ہے اس روایت کو اور اس کھوٹے سکے کو بچا رہا سنی عالم ہمارے خلاف پیش کر کے اپنی کم علمی کا بھانڈا پھوڑ رہا ہے اور ہم اس قمار کے ملاں کو اس الفاظ میں دوا دیتے ہیں کہ اذا كان الغراب دليل قوم كرجكسي قوم كاربنا كوا هو كاتو و كقوم كباہ ہوگی۔ مذکورہ روایت آیت متعہ قرآن پاک کے خلاف ہے لہذا مردود ہے۔



جواب اس آیت کے بعض اوی ضعیف ہیں لہذا یہ معتبر نہیں ہے

اس روایت کا ایک راوی محمد بن احمد بن یحییٰ ہے کہ جس کے بارے  
علامہ نے خلاصہ میں لکھا کہ یہ صاحب ضعف ہے روایت کرتا  
تھا اور اس کا ایک راوی حسین بن علوان ہے جس کے بارے میں حال کثیر  
میں اور رجال بخاشی میں لکھا ہے کہ عامی کوئی کہ یہ سنی ہے لہذا  
ہم پر یہ روایت حجت نہیں ہے نیز یہ روایت قرآن کی آیت متع  
کے خلاف ہے اور حضرت علیؑ کے حمل کے خلاف ہے نیز ہمارے تمام فرائض  
آئمہ کے خلاف ہے اس لئے اس کو مورد تفتیہ پر حمل کیا جاتا ہے۔

**تقیہ سنی مذہب کی جان ہے اور قیامت جائزہ**

کتاب اہلسنت صحیح بخاری ص ۱۹ ج ۹ کتاب الاکبراء میں لکھا ہے  
قال الحسن التقیہ الی یوم القیامۃ حسن بصری کہتا ہے کہ تقیہ قیامت  
مک جائزہ ہے اور قرآن پاک میں اس آیت کی تفسیر میں الا ان  
تحتقر امنہم قفاۃ قاری یعقوب نے قفاۃ کو تقیہ بھی پڑھا ہے۔  
امام رازی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے التقیہ جائزہ بصون  
النفس کہ جان بچانے کے لئے تقیہ جائزہ ہے اور اس آیت کی تفسیر میں  
ولبت فیما من عرک قاعنی بیضاوی لکھتا ہے کہ موسیٰ کان یحاشیہم  
بالتقیہ جناب موسیٰ نے بھی تقیہ سے گزارا کیا ہے اور اس رسالہ میں حوالہ  
موجود ہے کہ سنی کتب گواہ ہیں کہ مقام تقیہ میں انبیاء کے دے کفر بھی  
جائزہ ہے لہذا سنی ملاں کو لفظ تقیہ سن کر دل کا دورہ کیوں پڑتا ہے



## جز ۲ السنن اور شیعہ کا اتفاق کہ امام علیؑ کے نزدیک مستحلال ہے

۱۔ اہل تشیع کی کتاب تہذیب الاحکام ج ۱ ص ۱۸۶ مسائل مستوع  
السنن کی کتاب تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۱۸۶ آیت مستوع  
درمنثور کی قال علی علیہ السلام لولا ان عمر بنی عن المتصاع  
عبارت سے ما رقی الا شقی

ترجمہ مولانا علی فرماتے ہیں کہ اگر عمر صاحب نے مستوع والے نکاح سے  
منع نہ کیا ہوتا تو بغیر کسی شقی اور یہ نجات کے کوئی بھی نہ تارہ کرتا۔  
نوٹ حضرت علیؑ نے تو مستوع کے منع کرنے کی بابت جناب عمرؓ کی  
خدمت فرمائی ہے اور قیامت تک ہونے والے زنا کی ذمہ داری  
جناب فاروقؓ کے کھاد میں ڈالی ہے لہذا جناب امیرؓ کی طرف  
حرمیت مستوع کی روایت کو مشہوب کرنا صاف جھوٹ ہے۔

## بجاء حضرت علیؑ کا جناب عمرؓ کی بہنؓ خود مستوع کرنا

کتاب اہل تشیع شرح لمعہ ج ۲ کتاب النکاح فصل ۴  
جناب قدیم کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ ایک رات حضرت عمرؓ  
حضرت علیؑ کو اپنے گھر سلا لیا اور صبح حضرت علیؑ سے کہا کہ آپ تو  
فراتے تھے کہ آدمی کو شہر میں بغیر عورت کے رات کیلے نہیں گزارنا چاہیے  
پس آج رات تو آپ کیلے سوئے ہیں جناب امیرؓ نے فرمایا کہ تو  
اپنی بہن سے بوجھ آج رات میں سے اس سے مستوع کیا ہے  
جناب عمرؓ نے اس بات کو دل میں رکھ لیا اور جب موقع ملا تو



مستحق حرام کر دیا

نوٹ :- ارباب انصاف ! متو تو حضرت علیؑ نے جناب عمرؓ کی  
بہن سے خود فرمایا ہے لہذا تحریم متو کی روایات کا جناب امیر  
کی طرف نسبت دینا سفید چھوٹ ہے ۔

**حضرت عمرؓ کی بہن عذرا کا متو کرنا اور بچہ حبشہ کا منع کرنا**

کتاب شرح لمعہ ص ۸۷ ج ۲ فصل ۴

میں لکھا ہے کہ ایک مرقہ جناب عمرؓ اپنی بہن عذرا کے گھر آئے  
اور ایک دودھ پیئے والا بچہ دیکھا ۔ غضب ناک ہو کر سوال  
کیا کہ بغیر شوہر کے تو نے یہ بچہ کیسے جنا ہے اس نے کہا  
متو سے ۔ عمرؓ نے پھر متو حرام کر دیا ۔

نوٹ ارباب انصاف ! حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی اسماء نے متو  
کیا ہے اور جناب عمرؓ کی بہن عذرا نے متو کیا ہے ۔ اور  
بندہ پر روایا صادقہ میں انکشاف ہوا ہے کہ حضرت عثمانؓ کی بیٹی  
عائشہ نے بھی متو فرمایا ہے ۔

الحاصل :- تحریم متو کی نسبت حضرت علیؑ کی طرف کتب  
شیعہ کے وسیلہ سے دینا اتنا کمزور ہے کہ صاحب تحفہ  
کو بھی یہ جرات نہیں ہوئی ہے کیونکہ ان کو معلوم تھا  
کہ یہ گھٹیا پس ہے اور علم مناظرہ کا جنازہ نکالنا ہے  
بجائے صاحب تحفہ نے تحریم متو کی نسبت حضرت علیؑ  
کی طرف اپنی کتابوں کی روایات سے دی ہے ۔



صاحب تحفہ نے اپنی کتابوں سے مذکورہ تحریم مستوحہ والی روایت شیعوں کے  
خلا پیش کر کے سنی مناظرین کی ناک کاٹی ہے بغیر چھری کے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشنا عشریہ ص ۳۲۲ مطاعن عمر طعن ۱۱  
میں لکھا ہے کہ نبی کریم ص کا مستوحہ کو حرام کرنا اور علی مرتضیٰ کا اس کو  
روایت کرنا اتنا مشہور اور مستواتر ہے کہ امام حسن اور محمد حنفیہ  
کی تمام اولاد نے اس کو روایت کیا ہے اور مولانا مالک اور  
صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں وہ روایات متعدد و طسرقی  
سے ثابت ہیں۔

نوٹ ۱۔ مولوی محمد علی جاننا ز نے اپنے رسالہ حرمت مستوحہ ص ۱۹ میں  
اور مولوی فیض احمد اسی نے اپنے رسالہ مستوحہ یا زنا ص ۱۳ میں  
لکھی پر لکھی ماری ہے اور اب ہم ان تینوں کی تحقیق کا  
اس طرح پختہ ادھیڑتے ہیں کہ نواصب کے جگر پھٹ جائیں گے  
اور عقلت مشیت کے پر خچے اڑ جائیں گے۔

جہاں اپنے مذہب کی کتاب سے مخالف کو الزام نہیں دیا جاتا

ازبائضاف۔ صاحب تحفہ نے اپنی بخاری وغیرہ سے تحریم مستوحہ کی روایت  
جو حضرت علی سے مروی ہے شیعوں کے خلاف پیش کر کے قواعد  
مناظرہ کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت کی ہے اگر شیعوں نے سنی کتب  
کو یہ تسلیم کرنا ہے تو پھر جھگڑا کیا سے صاحب تحفہ کی مذکورہ حرکت  
اس کی بچا رنگی و بے بسی کا روشن ثبوت ہے۔



جواب مذکورہ حدیث کو متواتر کہنا صاحب جھوٹ ہے

صاحب کا یہ کہنا کہ مسلم اور بخاری میں حدیث حرمت متعہ جناب امیر سے متواتر ہے یہ دعویٰ سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ مذکورہ حدیث صرف زہری سے مروی ہے اور خبر واحد ہے اور ایسا خبر کو متواتر کہنا بالکل جھوٹ ہے۔

جواب مذکورہ حدیث کو تمام اولاد امام حسن کی طرف نسبت دینا بھی ٹوٹی بلا دلیل و صاحب جھوٹ ہے اگر کسی سنی میں جڑ ہے تو دلیل پیش کرے مذکورہ حدیث کو تمام اولاد محمد حنفیہ کی طرف نسبت دینا بھی جھوٹ ہے۔

کتاب عمدة الطالب فی انساب آل ابی طالب میں لکھا ہے کہ جناب محمد حنفیہ کے ۱۴ بیٹے تھے اور مذکورہ حدیث صرف دوسے مہری ہے اور دو کے فعل کو باقی بارہ کی طرف نسبت دینا بالکل جھوٹ ہے اور صاحب تحفہ کی مکاری و خیاری ہے۔

جواب زہری دشمن علی ہے اسکی روایت شیعوں کو الزام نہیں دیا جاسکتا

اس تحریر متعہ والی روایت کا راوی زہری ابن شہاب ہے۔ اور پنج البلاغہ ج ۱ میں ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کان زہری من المنصفین عن علی بن ابی طالب کہ زہری ابن شہاب ان لوگوں میں سے ہیں جن کے دل جناب امیر کی دشمنی سے بھرے ہوئے



کتے اور خود صاحب تحفہ نے تحفہ ص ۶۵ کید ۲۷ باب ۲ میں لکھا ہے  
 کہ نوواہیست لبعض اہلسنت و امیر المؤمنین از قواعد صحیح روایت  
 میں دہری کی روایت کو شیعوں کے خلاف پیش کرنا مخالف کی نادانی ہے  
 جو آں اس روایت کے دورانی حسن اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
 میں اور ان کے بارے کتاب اہلسنت تہذیب التہذیب ص  
 حرف العین میں ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ دونوں ضعیف ہیں کیونکہ  
 ان میں ایک مرجع اور ایک شیعہ ہے۔

جو بخاری و مسلم کو اس حدیث بابت خود سنی علما نے

جھٹلایا ہے اور اقرار کیا ہے کہ متوکار روز  
 خیر منع ہوتا غلط اور جھوٹ ہے!

اہلسنت کی معتبر کتاب عہد القاری شرح بخاری ص ۲۱۱ ج ۸

اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۲۹۴ ج ۲ مغزوہ فتح

اہلسنت کی معتبر کتاب روض اللائف ص از سہیلی

اہلسنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص خیر

اہلسنت کی معتبر کتاب قرۃ العینین ص

اہلسنت کی معتبر کتاب سیف المسلول ص از شامی

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۲۸ ج ۹

اہلسنت کی معتبر کتاب

اہلسنت کی معتبر کتاب







شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا آٹھواں گولہ کہ  
امام پاک نے ابن عمیر کے سوال کے بعد مستہ پھیر لیا !

کتاب اہلسنت جواز مستہ ص ۳۳۳ کتاب شیعوں تہذیب الاماکن کے حوالہ  
سے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن عمیر امام باقرؑ کی خدمت میں آیا اور  
مستہ کے بارے سوال کیا امام پاک نے فرمایا بھی حلال  
الیوم القیامۃ کہ نکاح مستہ قیامت تک حلال ہے۔

..... ابن عمیر نے کہا الیسرک ان نساءک وبناتک  
یفعالن قال فاعرض عنہ ھیں ذکر نساءک وبناتک نے کہا کہ  
کیا آپ کو یہ بات پسند ہے کہ آپ کی عورتیں اور لڑکیاں یہ فعل کریں  
امام نے یہ بات سن کر اس کی طرف سے مستہ پھیر لیا التھی  
اس روایت کو لکھنے کے بعد مولوی محمد علی نے تبصرہ فرمایا ہے کہ  
اگر مستہ حلال تھا تو اپنی عورتوں کا سوال آجانے پر امام نے  
مستہ کیوں پھیر لیا۔

محمد علی جانا باز کو اپنی اس دلیل پر بہت ہی غارت ہے اور اب ہم  
بھی اس دلیل پر عقل کی روشنی میں تبصرہ کر کے آ رہے ہیں انصاف  
کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ اس ماں کے جانا باز کی کتاب سے  
اس کی دلیل کو پڑھیں اور اندازہ لگائیں کہ خاندان نبوت کے  
خلاف یہ کس طرح تنقید کرتا ہے اور عقل میں چھری اور نام فزیہ اس  
والی کہاوت اس مولانا پر فٹ آتی ہے اور اس کی کھباطن میں  
کس طرح نفاق اور بغض آلی نہیں بھرا ہوا ہے ۔



## جواب: اس روایت میں کت متعہ کا کوئی ثبوت نہیں ہے

ارباب انصاف: اس روایت میں ہی حلال الی یوم القیامۃ کے الفاظ موجود ہیں کہ قیامت تک متعہ حلال ہے لہذا اس کو حرمت کی دلیل سمجھنا غلط ہے رہا یہ سوال کہ امام نے ابن عمیر کے سوال کے بعد متعہ کیوں پھیر لیا اس کی وضاحت پیش کر کے انصاف پسندوں کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں۔

## جواب: امام نے ابن عمیر کی گستاخی کے باعث متعہ پھیر لیا تھا

ارباب انصاف: ایک مثال ملاحظہ ہو اگر کسی سنی شیخ الحدیث کی اٹھارہ سال کی باکرہ جوان لڑکی ہو اور ایک بوڑھا غریب بیٹا صاف کرنے والا مسلمان اس علامہ اہلسنت کے پاس آکر مسئلہ پوچھے کہ کیا کسی غریب بوڑھے مسلمان کا اٹھارہ سال کی باکرہ نوجوان عورت سے نکاح ہو سکتا ہے اور وہ سنی علامہ فرماتے کہ ہاں نکاح صحیح ہے ہو سکتا ہے اور پھر وہ غریب بوڑھا فوراً کہہ دے کہ اچھا آپ اپنی جوان باکرہ لڑکی کا میرے ساتھ نکاح کر لیں تو کیا وہ علامہ اہلسنت کا فوراً چھوڑے مشکوٰۃ لے گا اور نکاح کر کے دے گا یا اس بوڑھے جاہل کی بات سن کر متعہ پھرے گا اگر علامہ متعہ پھرے گا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بوڑھے غریب کا کسی علامہ کی جوان لڑکی سے نکاح صحیح نہیں ہے عالمہ عورت اور جاہل بوڑھے کا نکاح صحیح ہے شریعت نے اجازت دی ہے،



جواب: بیروہ کا آم جس کی شریعت اجازت دے ہر آدمی کے لئے اس کا کرنا ضروری نہیں ہے۔

ارباب انصاف۔ اگر کسی کی ماں بیوہ اور بوڑھی ہو اور کوئی مسلمان نوجوان ۲۵ سال کا اس عالم سے مسئلہ پوچھے کہ کیا بوڑھی بیوہ سے نوجوان کا نکاح ہو سکتا ہے اور وہ عالم فرمادے کہ ہاں نکاح ہو سکتا ہے اور پھر وہ نوجوان عمر صل کرے کہ مولانا تم اپنی بیوہ ماں کا نکاح میرے ساتھ کرو اور وہ مولانا منہ پھیر لے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نکاح حرام ہے سنی مذہب میں حلالہ جائز ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام علماء اہلسنت اپنی بیویوں اور لڑکیوں کے حلالہ نہ لکھوائیں سنی مذہب میں لڑکیوں کے تختہ جائز میں مگر جواز کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمام سنی علماء اپنی بیویوں اور لڑکیوں کے تختہ کروائیں۔ طلاق جائز ہے مگر جواز کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمام سنی علماء اپنی ازواج کو طلاق دے دیں۔ جواز کا مطلب یہ ہے کہ اگر ضرورت پڑے اور کسی نے حلالہ لکھوایا ہے یا تختہ کروایا ہے یا طلاق دی ہے تو اس نے گناہ نہیں کیا ہے اس طرح متعدد حلال اور جائز ہے اور جواز کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے معتد وقت ضرورت کیا ہے تو اس نے زنا نہیں کیا بلکہ حلال کا کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور گستاخ انسان تھا اور وہ دریدہ دہشی پر آکر آیا تھا اس لئے امام نے اس گستاخ سے منہ پھیر لیا تھا۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا نواں گولہ کہ متعہ  
بے حیا لوگوں کا کام ہے اس بے حیائی سے بچنا ضروری ہے

کتاب اہلسنت حرمت متعہ ص ۲۲۴، از مولوی محمد علی جانیار میں  
لکھا ہے کہ کتاب شیعوں فروع کافی کتاب الشکاح میں لکھا ہے کہ  
امام نے متعہ کے بارے فرمایا دعویٰ ہا امارا یستحق احدکم  
ان میں کافی موضع السورۃ یحییٰ علی صالح اخوانہ و  
اصحابہ متعہ چھوڑ دو کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ کوئی شخص  
عورت کی شرم گاہ کی طرف دیکھے اور اس کا ذکر اپنے ساتھیوں  
سے کرے اس روایت میں نہ صرف متعہ حرام کیا گیا ہے بلکہ  
متعہ کا نقطہ کھینچا گیا ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ متعہ  
بے حیاؤں کا فعل ہے

جواب جس چیز کی خدا اور رسولؐ نے اجازت دی ہو اس کو کسی

ملاں کا بے حیائی کہنا یہ خدا اور رسولؐ کی توہین ہے

ارباب انصاف! اسی رسالہ میں حقوق کے حساب سے معاملات  
موجود ہیں کہ صدر اسلام میں خدا اور رسولؐ نے متعہ کی اجازت دی تھی  
اور یہ ملاں متعہ کو بے حیائی کہتا ہے معلوم ہوا کہ اس ملاں کی نگاہ میں  
خدا اور رسولؐ نے بے حیائی اور بے غیرتی کی اجازت دی تھی شیعوں سے  
بغض کی وجہ سے یہ ملاں خدا اور رسولؐ کی توہین کرتا ہے



# مستوح کو بے حیائی کہنے والے اپنے مذہب کے ان بے شرموں کی فہرست ملاحظہ کریں جو مستوح کو حلال جانتے تھے

- ۱۔ علامہ قرطبی عثمانی نے اپنی تفسیر حصہ ۳ میں مستوح کو حلال لکھا ہے۔
- ۲۔ علامہ ابن کثیر شامی نے اپنی تفسیر حصہ ۴ میں مستوح کو حلال لکھا ہے۔
- ۳۔ علامہ ابن عمر بیضاوی نے اپنی تفسیر میں حصہ ۹ میں مستوح کو حلال لکھا ہے۔
- ۴۔ علامہ فخر رازی نے اپنی تفسیر حصہ ۱۹۵ میں مستوح کو حلال لکھا ہے۔
- ۵۔ علامہ غازی نے اپنی تفسیر حصہ ۳۲ میں مستوح کو حلال لکھا ہے۔
- ۶۔ محدث بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں حصہ ۳ میں مستوح کو حلال لکھا ہے۔
- ۷۔ محدث مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں حصہ ۵۳۵ میں مستوح کو حلال لکھا ہے۔
- ۸۔ ابن حجر شارح بخاری نے اپنی فتح الباری میں حصہ ۱۴ میں مستوح کو حلال لکھا ہے۔
- ۹۔ اور تھامنی بدر نے اپنی شرح بخاری عمدة القاری میں حصہ ۲ میں مستوح کو حلال لکھا ہے۔
- اور کتب الطہارت گواہ ہیں کہ درج ذیل صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین ہر ایک کی طرح مستوح کو حلال جانتے تھے۔
- ۱۔ عمران بن حصینؓ کا جاہل انصاری کا پتلا لکھنا اللہ بن مسعودؓ۔
- ۲۔ عبداللہ بن عباسؓ کا ابو سعید خدریؓ کا معاویہ بن ابوسفیانؓ کا زبیر بن عوامؓ کا اسمائیت ابو بکرؓ سعید بن جبیرؓ معاہدہ۔
- ۳۔ عطاء بن رباحؓ طاؤسؓ ابن جریجؓ اگر مستوح کو حلال لکھا ہے تو ان کے بزرگان
- دین کے بارے میں فیصلہ کرنا سنی بھائیوں کے لیے پامناں میں ہے۔



## جواب بقول سنی علماء روایت و معتبر جس کی محدث کو ایسی دے

کتاب اہلسنت تصانیف اکثریہ ص ۲۶۶ باب ۹ مطاعن ابو بکر طعن ۳  
میں لکھا ہے کہ حدیث وہ معتبر ہے جس پر محدثین کی طرف سے تصحیح  
ہونے کا حکم لگایا گیا ہو۔

۱۔ باب انصاف جس حدیث کو متعہ کی حرمت میں پیش کیا گیا ہے  
اس کے بارے شیعوں کی کتاب شرح کافی مرآة العقول ص ۲۸۴ میں  
لکھا ہے الرابع ضعیف کہ یہ نمبر ۴ حدیث ضعیف ہے۔  
نیز یہ حدیث ضعیف روایات صحیحہ جو بخوار متعہ پر دلالت کرتی  
ہیں ان کی مخالف اور متعارض ہے نیز یہ حدیث ضعیف قرآن  
پاک کی مخالف نص ہے قرآن پاک میں جس چیز کو اللہ حلال فرماوے  
اس کو حدیث کس طرح حرام کر سکتی ہے اور محمد علی جاننا نے اس  
روایت کا ترجمہ غلط کر کے خیانت علمی کا ارتکاب کیا ہے موضع  
العورة کا ترجمہ - خرمگاہ کرتا خیانت علمی ہے۔ اس  
حدیث میں دعوہا صیغہ اسم فعل ہے اور معنی اس کا  
اس ہے۔ اور یہ ارشاد کے لئے ہے اور اس حدیث سے مراد  
یہ ہے کہ تم کو ایسے مقام میں دیکھا جاتے جہاں تمہارے بھائیوں  
کے لئے خطرات ہیں اس سے پرہیز کریں عرض یہ ہے کہ سنی احباب  
متعہ کے برخلاف ہیں لہذا اگر کوئی شیعہ متعہ کرتا ہے تو اس سے  
اس کو یا اس کے بھائیوں کو اہل سنت اذیت دیں گے یا اس  
اذیت سے بچنے کے لئے اگر متعہ نہ کیا جائے تو کیا حرج ہے۔



شیعوں کے خلاف سنیوں کی توپ کا دسواں گولہ کہ  
مستور براہ راست اور مستور زیادہ کرنے سے منع ہے

اہلسنت کی کتاب حرمت مستور ص ۲۳۹ از محمد علی جہانبار میں لکھا  
ہے کہ کتاب شیعوں فرغ کافی کتاب الکاح میں حدیث ہے  
لا تلعبوا علی المشعو انما علیکم اقامة الساعة  
ترجمہ: مستور براہ راست کرو صرف سنت بجا لاؤ۔ اور اس  
میں زیادہ مشغول مت ہو جاؤ۔ تاکہ تم اپنی غور توں سے  
جھٹ جاؤ۔ اور وہ پھر مستور کو جائز کرنے والوں کو لعنت کریں  
ملفوظ: روایت کو ترجمہ کے ساتھ لکھنے کے بعد موصوف نے  
اس طرح چھپن تحقیق میں گل ریزی فرمائی ہے ص ۲۴۰ کہ جو لوگ مستور  
کرتے ہیں وہ ملعون ہیں۔ لہذا شیعوں مذہب والے سب ملعون  
ہیں۔ پھر علامہ صاحب جہانبار نے تحریر میں ص ۲۴۱ میں چیلنج کیا  
ہے کہ ہمارا دعویٰ کا ہے کہ ان روایات کا ثبوت تک کوئی شیعہ  
جواب نہیں دے سکتا۔

نوٹ: اب ہم اس اعتراض کی اس طرح پیر بھارت کرتے ہیں کہ عثمان  
میں بیکل کالج کے تمام سربراہ اس کوٹا کے لگانے سے عاجزی کا اظہار کیا  
جواب: اگر مستور کرنے والے لعنتی ہیں تو اس لعنت کا طوق ہر  
پاک کے زمانہ میں سب سے پہلے ان لوگوں نے گالے میں ڈالا  
جن کو پہلے صدر اسلام میں بقول سنی علماء کے مستور حلال ہوا۔  
اور یہاں پہاڑ اور درود بڑے خوش قسمت تھے۔



اہلسنت کے وہ بزرگ جو متعہ کرنے میں سرفہرست ہیں  
 ۱۔ جابر انصاریؓ ۲۔ زبیر اور اسامہؓ ابن جریح اور معاویہؓ  
 حوالہ جات اسی رسالہ میں موجود ہیں کہ صحیح مسلم کتاب النکاح میں  
 جابر صحابی سے مروی ہے کہ ہم نے نہ مائدہ البکر اور نہ مائدہ رسالت  
 میں متعہ کیا ہے۔ سنن الکبریٰ میں امام شافعیؒ نے لکھا ہے کہ  
 اسلام سنت الی بکرمہ برطانوی اعلان فرمایا کہ زمانہ رسالت میں  
 ہم نے متعہ کیا ہے اور معاویہ کا معاہدہ الی سے متعہ  
 کرنا بھی ثابت ہے۔ اور امام اہلسنت ابن جریح کا متعہ کرنا بھی  
 پس اگر متعہ کرنا لعنتی لوگوں کا کام ہے۔ تو مذکورہ لوگوں کا متعہ  
 کرنا ہم نے ثابت کیا۔ اور لعنت جسکے پھول ان پر  
 برسائے کے واسطے میں صحیح فیصلہ کرنا اہلسنت لوگوں  
 کا کام ہے۔ یہ کس طرح کا انصاف ہے کہ متعہ اگر  
 اصحاب کریں تو وہ رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر یہ متعہ کوئی  
 دوسرا کرے تو وہ لعنتی ہے اور ایک چھت اور  
 دوسرا ہیں کس طرح ہو سکتی ہیں  
 جز ایک کتاب اہلسنت حرمت متعہ ۲۴ میں جس سہروردی  
 نے اس مذکورہ روایت کو لکھنے کے بعد یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ  
 اس روایت میں کوئی مخالفت کلی نہیں ہے۔ مگر متعہ کے اصرار  
 سے منع ہے۔  
 اور باب انصاف اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ حلال ہے



البتہ اس کو زیادہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس طرح  
 تو جب جماع مضر صحت ہو تو وہ اپنی بیوی سے بھی کرنا  
 منع ہے بلکہ جس نماز پڑھنے سے جان کو خطرہ ہے اس  
 نماز سے بھی منع ہے۔ غلامہ متوفی حلال ہے البتہ اگر کوئی  
 شخص متوفی کے باعث اپنی بیوی کی حق تلفی کرتا ہے تو یہ درست  
 نہیں ہے۔ جس طرح اگر ایک شخص کی ایک زوجہ ہے اور وہ اس  
 کی حق تلفی کرتا ہے اور پھر دوسری زوجہ کرتا ہے اور اس زوجہ سے  
 جماع کرتا ہے۔ تو یہ جماع زنا نہیں ہے اور اس کا نکاح صحیح ہے  
 اسی طرح ایک بیوی کے ہوتے ہوئے متوفی کرنا یہ زنا نہیں ہے  
 اگر کسی کو کہا جائے کہ گوشت زیادہ نہ کھائیں آم زیادہ نہ  
 کھائیں چینی زیادہ استعمال نہ کریں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ  
 یہ چیز ہر شخص کے لئے اور ہر حالت میں منع ہیں۔ لائق صیغہ نہیں  
 ہے اور بہاریہ قاضی مخاطب اگر ہر نہی کو معنی حرمت پر عمل  
 کرنے کے عادی ہیں تو جناب ابوبکر کے لئے بھی لا تحزن  
 صیغہ نہی کا آیا ہے اس کو بھی حرمت پر عمل کریں۔

جواب ۱۔ فروع کافی کی شرح مراۃ العقول <sup>۴۸۲</sup> میں اس حدیث  
 کی بابت لکھا ہے کہ الثالث ضعیف خبر ۳ حدیث ضعیف ہے  
 ارباب انصاف، جس حدیث کے الفاظ کی دلالت حرمت  
 مستقہ پر نہیں ہے اور جس حدیث کو محدث نے ضعیف لکھا ہے۔  
 اس کو حرمت مستقہ کی دلیل بنانا فضلاء اہل سنت کی نادانی  
 ہے یا جاہل عارفانہ ہے۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا گیارہواں گولہ کہ متعہ  
عقد فاسد ہے اور کئی برائیوں اور خرابیوں کی بنیاد ہے۔

کتاب اہلسنت تحت اثنا عشر یہ حصہ ۲۵۰ باب ۹ مسائل متعہ میں لکھا ہے ہذا اگر  
حائل اصل متعہ میں غور کرے تو اس کو معلوم ہو جائے کہ اس عقد  
فاسد میں کس قدر مفید ہے ہیں۔ جو سب کے سب شرع کے منافی  
اور حکم الہی کے مخالف اور مستحضر ہیں بشملہ ان کی اولاد ہر شہر اور  
گاؤں میں منتشر ہوئی اور ان کی تربیت اور تہذیب کے لئے اس شخص  
کا ان کے پاس جانا ممکن نہ ہوا۔ تو وہ اولاد زنا کی طرح بے تربیت  
اٹھیں گے۔ اور اگر بالفرض وہ اولاد اناث کی قسم سے ہو تو  
زیادہ تر رسوائی ہوگی۔ کیونکہ ان کا نکاح ان کے ہمسروں سے  
کرنا ہرگز ممکن نہیں۔ اور بشملہ ان کی ایک خرابی یہ ہوگی کہ  
متعہ یا نکاح سے باپ کی وطن کردہ عورت سے وطن کرنے کا  
اتفاق ہو گا۔ بلکہ بیٹی اور نواسی۔ پوتی۔ بھتیجی۔ بہن اور بھائی  
وغیرہ محارم سے وطن کا موقع ملے گا اور بعض صورتوں میں  
خصوصاً جبکہ متعہ سفر میں واقع ہوا۔ اور سفر بھی دراز ہو۔ اور  
ہر ایک منزل میں نئے متعہ کا اتفاق پڑے اور متعہ میں بچہ کا  
نطفہ قائم ہو جائے اور بعض نطفوں سے لڑکیاں پیدا ہوں۔ اور  
یہی شخصیں پندرہ سال کے بعد اس سفر مراجعت کرے یا اس کا بیٹا اور  
اس کا بھائی ان منزلوں سے گذرے اور لڑکیوں سے متعہ کرے یا  
نکاح کرے۔ لہذا ان خرافات کے اب جوابات آپ ملاحظہ فرمادیں



## جواب صحیح بخاری اور مسلم گواہ ہیں کہ متواتر اسلام میں حلال ہوا ہے اور تحفہ کے خرافات ان کے خلاف ہیں۔

ارباب انصاف آپ کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر ہم دعوے  
نکر دیتے ہیں کہ جابر کی روایت مسلم میں اور عبد اللہ بن مسعود کی روایت  
بخاری میں موجود ہے اور اسی رسالہ میں حوالے ان کے اور الفاظ  
موجود ہیں کہ متواتر اسلام میں جائز ہوا ہے اور ہم شیعہ خیر الیر  
یہ کہتے ہیں کہ بخاری اور مسلم کی گواہی مطابق رسول اللہ ص کے  
زمانہ میں متواتر حلال تھا اور صاحب تحفہ کی عبارت سے معلوم ہوتا  
ہے کہ متواتر وہ برائی ہے جس کو ایک لحظہ بھر کے لئے حلال نہ سمجھا  
جائے۔ اب یا تو صاحب تحفہ سچے ہیں اور امام بخاری اور مسلم و دیگر  
تمام علماء اہلسنت جو ابتداء اسلام میں متواتر حلال سمجھتے تھے  
یہ سب کذاب اور جھوٹے ہیں اور یا یہ علماء سچے ہیں اور  
صاحب تحفہ جھوٹا ہے۔ اس بارے میں فیصلہ کرنا خود  
اہلسنت دوستوں کے اپنے ہاتھوں میں صاحب تحفہ کا  
بالکل متواتر حلیت سے انکار کرنا یہ بہت بڑی ان کی دلیری  
بلکہ بے حیالی ہے کیونکہ امام بخاری اور امام مسلم تو حلیت  
متواتر کی چندوں کے لئے حدیثیں نقل کرتے ہیں۔ اور  
صاحب تحفہ ان کو جھٹلاتا ہے۔ یہ بے شرمی نہیں  
تواور کیا ہے۔ افسوس سے



جواز متعہ میں یا اختلاف صرف نسخ کا ہے اور صاحب تحفہ کا

اس کو عقد فاسد کہنا اسلام کے خلاف ان کی بغاوت ہے

اور باب انصاف۔ ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اور دیانت

انصاف کی رو سے ہم ہر مسلمان کو دعوت نکردیتے ہیں کہ اصل متعہ

کے ثبوت میں امت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اس

بات پر اجماع ہے کہ متعہ صدر اسلام میں اور نبی کریم کے زمانہ

میں حلال اور مباح تھا۔ صاحب تحفہ کا اس کو ع ۲۵۶

میں ان الفاظ کے ساتھ۔ متعہ۔ دریں عقد فاسد چہ مضد ہا

است کہ متعہ عقد فاسد ہے اور اس میں بہت برائیاں ہیں۔

لکھنا۔۔۔ خدا اور رسولؐ پر تنقید ہے۔ قرآن پاک کے خلاف

کھلی ہوئی بغاوت ہے۔ اور شریعت پاک کی توہین ہے۔

اور اس تحریر کے بعد صاحب تحفہ کا ایمان مشرک ہے۔

جواز اہلسنت اور شیعوں میں صرف متعہ کے نسخ میں اختلاف ہے

اہلسنت فرماتے ہیں کہ متعہ صدر اسلام میں جائز تھا اور بعد میں

حرام کر دیا گیا۔ اور مشرک ہو گیا اور اہل تشیع فرماتے ہیں کہ متعہ

حرام نہیں کیا گیا۔ جس طرح رسول اللہ کے زمانہ میں متعہ

حلال تھا اور ابو بکر کی بیٹی اسماء اور دیگر صحابیات اور

اصحاب متعہ کرتے رہے ہیں اسی طرح حلال محمدؐ حلال الخیوم

القیامہ کہ یہ قیامت تک حلال ہے اور حرام نہیں ہوا۔



مستعد قیامت تک حلال ہے اور منسوخ نہیں ہوا  
 اسن یا چند لائل کر کے عالم اسلام کو ہم و حق فکر دیتے ہیں !  
 نوٹ : عدم نسخ مستعد کی بحث اسی رسالہ میں ص ۱ پر کچھ مقدار  
 ہو چکی ہے اور مزید تلی و تشفی کے لئے یہاں بھی ہم کچھ بحث کرتے ہیں  
 اور دوستوں کو مال کے دودھ کا واسطہ دے کر دعوت فکر دیتے ہیں  
 دلیل اول : کتاب اہل تشیع نزہۃ اشنا عشریہ در جواب تحفہ  
 ملاحظہ ہو ! اشنا عشریہ ص ۳۹ ج ۹ مسائل مستعد مؤلف مرزا محمد کامل  
 شہید رابع : علامہ موصوف نے کتاب نزہۃ ۱۲ جلدوں میں تحفہ کے  
 جواب میں لکھ کر سنیت کے ثبوت میں آخری صفحہ ٹھوک  
 دیا ہے ۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ مستعد منسوخ نہیں  
 ہوا ہے کیونکہ اگر یہ منسوخ ہے تو اس کے ناسخ کا ثبوت  
 تو اتر سے معلوم ہو گا یا طریق احواد سے اگر ناسخ کا ثبوت  
 تو اتر سے ہوتا تو لازم آتا ہے کہ حضرت علیؑ اور آنجنابؑ کی  
 اولاد اور صحابہ کرام سے عبداللہ بن عباسؓ عمر ان بن حصین  
 جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن اکوعؓ صفیر بن شعبہؓ معاویہ  
 بن ابی سفیانؓ ابن جریجؓ سعید بن جبیرؓ عباد بن رعیؓ اور  
 دوسرے صحابہ جو حضرت علیؑ کے اس مسئلہ میں پیر و کار تھے لازم آتا  
 کہ وہ ثابت بالتواتر من دین محمد کے منکر ہوں اور اس انکار سے  
 بزرگان کی اس جماعت کا کفر لازم آتا ہے اور قضیہ شرطیہ کی  
 یہ تالی باطل ہے پس مقدم بھی یعنی مستعد کے ناسخ کا تو اتر سے



ثابت ہونا باطل ہے اور اگر ناسخ کا ثبوت بطریق احاطہ معلوم ہے تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ متعہ کا حلال ہونا اجماع قوا سے ثابت اور یقین سے ثابت ہے لہذا اس کا ناسخ بھی یقین سے ثابت ہو۔ اگر ناسخ کو ہم طریق احاطہ اور گمان سے ثابت کریں تو لازم آئے گا کہ ہم نے گمان کی وجہ سے یقین کو چھوڑا ہے اور یہ درست نہیں ہے۔

نوٹ۔ امام اہلسنت غزرازی تھامس دلیل کو اپنی تفسیر کبیرہ ۱۹۵۱ء آیت متعہ میں ذکر فرمایا ہے اور اس کے جواب میں سے بعد میں آئیں ہائیں نشانیں کہہ کے اپنی عاجزی کا اظہار فرمایا ہے۔

## دلیل دوم متعہ کے منسوخ نہ ہونے کی

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جگہ کتاب النکاح باب ما یکرہ من النکاح قال عبد اللہ کنا لغزو مع رسول اللہ ولینا شئی فقلنا لا نستخصی فہما نا عن ذلک ثم رخص لنا ان ننکح المرأة بالشوب ثم قرأ علینا یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طبیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود کہتا ہے کہ ہم رسول اللہ کے ہمراہ جہاد کرتے تھے اور بیمار سے ساتھ عورتیں نہ لے سکتے تھے پس ہم نے عرض کی کہ کیا ہم خصیہ ہو جائیں پس حضرت نے ہم کو اس فعل سے نہی فرمائی پھر ہم کو متعہ کرنے کی اجازت عطا فرمائی پس ہم میں سے ایک شخص کپڑے کے عوض مدت مقررہ تک نکاح کرتا تھا پھر عبد اللہ بن مسعود نے آیہ یا ایہا الذین



.... لکم تلاوت کیا۔ یعنی اسے ایمان والو! جو طیب اور پاکیزہ  
 چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام مت کرو۔  
 نوٹ: بعد اللہ بن مسعود کا بھی پاک کی وفات کے بعد اس طرح مستحکم  
 حلال ہونے کو بیان کرتا۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ مستحکم منسوخ نہیں ہوا اگر  
 مستحکم منسوخ ہوتا تو ابن مسعود اس کو بیان کرتا۔ ناسخ کا ہونا اور صحابی کا  
 اس کو بیان نہ کرنا یہ صحابی کی دیانتت کے خلاف ہے اور صاحب تحفہ  
 نے اس مستحکم کو جس کے منسوخ ہونے میں صرف اختلاف ہے اس کو مستحکم  
 اور بالکل حرام لکھ کر خدا اور رسول کے فرمان کی توہین کی ہے۔

**دلیل سوم مستحکم کے منسوخ نہ ہونے کی یہ ہے کہ**

**وفات رسول اللہ کے بعد اصحاب کی**

**ایک جماعت مستحکم کو حلال جانتی تھی**

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۹۱۱ انکاج میں لکھا ہے  
 کہ بقول ابن حزم وفات رسول اللہ کے بعد صحابہ کی یہ جماعت مستحکم  
 حلال جانتی تھی۔ عبد اللہ بن مسعود۔ معاویہ۔ ابوسعید۔ ابن عباس  
 سلمہ۔ معبد۔ عمرو بن حریث اور جابر بن عبد اللہ اور قیل الاوطار میں  
 جناب اسماء بنت ابی بکر کا نام بھی مجوزین مستحکم میں شامل ہے اور  
 ابن عباس کے بارے میں فتح الباری ص ۹۱۱۔ انکاج میں لکھا  
 ہے کہ اس نے زندگی بھر حرام مستحکم سے رجوع نہیں کیا ہے۔



## بقول اہلسنت اصحاب مثل ستاروں کے ہیں اور حبیب کی پیروی کر لیں، ایتہ اور اختلاف امت حتمہ ہے

ارباب انصاف رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد صحابہ کرام کا متعہ کو حلال  
جانتا اور ابن عباسؓ جیسے جلیل القدر کا اس حجاز سے زندگی بھر خروج  
نہ کرنا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ متعہ حلال ہے منسوخ نہیں  
ہوا۔ اگر منسوخ ہوتا تو یہ صحابہ اس کو نسخ کے بعد حلال نہ جانتے  
تھے۔ خصوصاً ابن عباسؓ جن کے ابن نمیر سے حلیت کے بارے میں مناظرے  
ہوئے اور حلیہ اختلاف امت رحمۃ ہے تو کئی علما اختلاف در مسئلہ  
متعہ کو بھی رحمت تصور کر لیں، خلاصۃ الکلام صاحب تحفہ کا حلیت سے  
بالکل انکار کرنا اور اس کو عقد فاسد کہنا بہت بڑی ہٹ دھرمی اور  
بے انصافی ہے نیز اسی رسالہ میں حوالہ دیا ہے کہ پر موجود ہیں کہ فقہاء  
مکہ اور اصحاب ابن عباسؓ، ابن یمن سب متعہ کو حلال جانتے تھے  
اور اہلسنت کے امام مالک متعہ کو حلال مانتے تھے اور اہلسنت کے  
امام ابن جریر نے ۷۰ خورقوں سے خود متعہ کیا ہے اور یہ موثق  
راویوں سے ہیں۔ پس یہ سب باتیں اس امر کا ٹھوس ثبوت  
ہیں کہ متعہ منسوخ نہیں ہے ورنہ لازم آئے گا کہ ابن جریر سیلوں  
کے امام نے ۷۰ خورقوں سے نہ کیا ہے۔ اور اس  
قیاس کا ذاتی معتبر راوی کس طرح ہو  
سکتا ہے۔



حرمیت ثابت کرنے کے لئے صاحب تحفہ کی من گھڑت خرابیاں

طلاق کو حرام کرنے کیلئے بھی جاری ہو سکتی ہیں۔

ارباب انصاف۔ صاحب تحفہ نے حکم اسلام کے طلاق بقاوت کا علم اٹھایا ہے اور پھر اس بقاوت پر پروردگار تعالیٰ کے لئے ان خرافات کو سمہارا بنایا ہے کہ جن کو مہندو کفار طلاق کی عہدیت میں پیش کرتے ہیں اگر شاہ صاحب کے خرافات سے حرمت متعہ ثابت ہوتی ہے تو انہی خرافات سے حرمت طلاق بھی ثابت ہوتی ہے۔ صاحب تحفہ کے تمام خرافات کے محل کا سمہارا ہے۔ عورت اور مرد کی عہدائی پر ہے کیونکہ نکاح متعہ میں عورت متعہ گزارنے کے بعد عورت مرد سے جدا ہو جاتی ہے اور جس طرح صاحب تحفہ نے یسوعی چلی کی طرح فرضیات کی گردان بنائی ہے۔ اسی طرح کہا جاسکتا ہے کہ ایک آدمی سفر پر گیا ہے اور بیوی ساتھ نہیں ہے اور اس پر شہوت کا غلبہ ہوا ہے۔ تو اس پر نکاح واجب یا سنت ہو گیا اس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور چند راتیں وہ اس منکوحہ کے ہمراہ گزار کر پھر اس کو طلاق دے کر چلا گیا۔ اسی طرح اس نے سال میں بارہ عورتوں سے نکاح کیا اور ان کو طلاق دی پس طلاق دینا عورت کو حرام ہے کیونکہ اگر طلاق جائز ہو تو لازم آتا ہے کہ ان خرافات کی اولاد۔ مثل اولاد زنا



بہ قربیت رہے گی اور نیز اس طلاق سے میراث تقسیم کرنے  
 میں مشکلات پیدا ہوں گی۔ اور نیز ان خواتین کی طلاق سے  
 یہ خرابی بھی پیدا ہوگی کہ اگر یہ شخص ۱۵-۱۶ سال کے بعد  
 اگر اسی راہ سے دوبارہ گزرے اور اس کو نکاح کی حاجت  
 ہو تو بین ممکن ہے کہ وہ اپنی ہی لڑکی سے نکاح کر بیٹھے۔  
 یا اس کا بیٹا یا بھائی وہ اپنی بہن یا بیٹی سے نکاح کریں  
 اور یہ تمام مصیبت طلاق کے جائز ہونے سے آئی ہے پس!  
 غیبی طرح مذکورہ برائیوں کے باعث بقول صاحب تحفہ مستع  
 حرام ہے۔ اسی طرح ان برائیوں کے باعث طلاق کو بھی حرام  
 ہونا چاہیے۔ اور بقول صاحب تحفہ حرمت مستع کے لئے رسالہ  
 فوائد القلوب، ایک محقق سنی کی تصنیف کو ملاحظہ کیا جائے،  
 اسی طرح تفصیل مذمت طلاق کے لئے ایک رسالہ در ہندو  
 شائبہ کی تصنیف سے ملاحظہ کیا جائے، اور صاحب تحفہ  
 کی روحانی اولاد جو صفاتی طلاق کے حلال ہونے کی دیں گے  
 ہماری طرف سے حلیت مستع کے لئے وہ اسی صفاتی کو کافی  
 سمجھیں۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا بارہ ہواں گولہ کہ آیت  
فما سألتمکم کا متعہ کے بارے میں نازل ہونا جھوٹ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفۃ الثائر عشریہ ص ۲۵۶ ب ۹

مسائل متعہ میں مناظر اہلسنت فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ کا متعہ کے  
بارے میں نازل ہونا غلط ہے اور اس بات پر عبداللہ بن مسعود اور  
دیگر صحابہ سے روایت کرنا صاف جھوٹ اگرچہ تھا سیر غیر معتبر  
اہلسنت میں موجود ہیں۔

جواب صاحب تحفۃ نے خود جھوٹ بولا ہے اور قرآن پاک  
میں آیت متعہ کے بارے صحابہ کی گواہی ملاحظہ ہو

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۱۶ آیت متعہ  
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر لفظ رازی ص ۱۹۵ ج ۳ ب ۵  
اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۲۴ ج ۶ تفسیر سورہ بقرہ  
غرائب القرآن فزلت آیت المتعہ فی کتاب ولم یُنزل بعدھا  
کی عبارت آیت تَنسَخُہَا وَاعْمَدْنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ وَتَعْلَمُنَا مَعَهُ  
وَمَاتَ وَلَمْ يَغْنَبْنَا عَنْہَا ثُمَّ قَالَ دَجَلٌ بَرَاءٌ مَا شَآءَ یُرِیدُ اَنْ یَّحْمِلَ عَنْہَا  
ترجمہ عثمان بن حصین صحابی کہتا ہے کہ آیت متعہ قرآن میں نازل  
ہوتی ہے اور بعد میں کوئی ایسی آیت نہیں آئی جو آیت متعہ کو  
منسوخ کر کے اور نبی پاک نے اس آیت متعہ پر عمل کرنے کے لئے



یہیں حکم دیا اور ہم نے ان کے اس حکم کے ساتھ متعہ کیا ہے  
اور نبی کریمؐ نے متعہ سے منع نہیں کیا حتیٰ کہ آنجناب کی وفات  
ہو گئی اور پھر علم نے اپنی راہ سے فرمایا جو کچھ فرمایا۔

تفسیر کبیرؒ: هذا هو الحجۃ الحق الصحیح بها عمران بن حصین  
کی عبارت: حیث قال ان الله انزل فی المتعہ آیتہ ما فسخها  
بآیة اخری۔

امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ عدم منسوخیت متعہ ہی وہ دلیل ہے جس  
کے ساتھ دلیل لایا ہے۔ عمران بن حصین اس نے فرمایا ہے  
کہ اللہ نے متعہ میں آیت نازل فرمائی ہے اور پھر کوئی ایسی  
آیت نازل نہیں فرمائی ہے کہ جس کے ساتھ آیت متعہ کو  
منسوخ فرمایا ہو۔

صحیح بخاریؒ: عن عمران بن حصین قال انزلت آیتہ المتعہ  
کی عبارت: فی کتاب الله ففعلنا ما مع رسول الله ولم یازل  
قرآن محمد ولم ینہد عنہا حتی مات قال رجل برأیہ ما شاعر  
ترجمہ: عمران صحابی کہتا ہے کہ آیت متعہ قرآن میں نازل کی گئی ہے اور  
ہم نے نبی کریمؐ کی اجازت کے ساتھ متعہ کیا ہے اور قرآن میں  
متعہ کو حرام کرنے والی آیت نہیں آئی حتیٰ کہ نبی کریمؐ نے وفات پائی  
نوٹ: ایسا انصاف مذکورہ تین کتابیں اہلسنت کی معتبر کتابیں ہیں اور عمران بن  
حصین شیعہ نہیں ہے صحابی ہے اور مثل ستاروں کے ہادی ہے اور  
گواری دی ہے کہ آیت متعہ قرآن میں آئی ہے اور اس کی ناسخ آیت نہیں  
آئی ہے، اور یہ مورخ کر صاحب تحفہ کے قبوٹے ہونے کا روشن ثبوت ہیں۔



## قاضی بد کا اعلان کہ حرمتوں کی قرآن میں کوئی آیت نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدة القاری شرح بخاری جلد ۲۱ ب غزوہ خیبر  
فاكثرها اصحاب مالك قالوا لا يجدون لشيبة العقدة واللفظ  
المتقدم فيه وانما ليس من ترميم القرآن  
ترجمہ۔ اگر کوئی مستدکرے تو کیا اس کو سزا دی جائے گی۔ امام مالک کے  
زیادہ اصحاب فرماتے ہیں کہ اس کو سزا نہ دی جائے گی کیونکہ  
اس پر عقد کا شبہ ہے اور نیز حوا ز متعزین اختلاف ہے اور  
ضلع عمدة القاری رکعی علماء نے متعہ کے حوا ز پر اجماع کا دعویٰ  
کیا ہے اور متعہ کا حرام ہونا قرآن سے ثابت نہیں ہے۔  
نوٹ۔ معلوم ہوا کہ حلیت متعہ آیت قرآن سے منسوخ نہیں ہے۔

## ابن قیم کا اعلان کہ حرمتوں کی حدیث بھی ثابت نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۲۱۲ ذکر فسخ مکر۔  
عربی عبارت اسی رسالہ کے ص ۱۱۱ گوری ہے کہ اہلسنت کا ایک گروہ  
یہ کہتا ہے کہ متعہ ٹرنے منع کیا ہے اور حرمت متعہ والی احادیث صحیح نہیں ہیں  
اور اگر وہ فسخ متعہ اور حرمت متعہ والی احادیث صحیح ہوتی تو امام بخاری  
اپنی صحیح میں ان کو لکھتا اور وہ ابنا مسعود پر پوشیدہ نہ ہوتیں اور متعہ  
زمانہ ابوبکر میں نہ کیا جاتا اور عمر حرمت کی اپنی طرف نسبت نہ دیتا۔  
نوٹ۔ حلیت متعہ قرآن سے ثابت ہے اس پر اجماع ہے اور حرمت متعہ نہ قرآن  
سے اور نہ ہی حدیث سے ثابت ہے اور صاحب فقہ کی تکذیب کے  
لئے اتنا ہی کافی ہے۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا تیر ہواں گولہ کہ  
آیت مذکورہ کو متعہ پر حمل کرنا نظم قرآن کے خلاف ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ الفقہ عشریہ ص ۲۵ باب مسائل متعہ  
آیت نما ستمتعتم کو حلیت متعہ پر حمل کرنا خلاف نظم قرآنی ہے۔  
اور جو تفسیر اس طرح ہو گو اس کی روایت صحابی کرے قبول نہیں ہے

جواب صاحب تحفہ جناب عمر کا فرمان جھٹلاتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹ آیت نما ستمتعتم انما عرف قال  
علی المبرمتعتان کانتا مشروعتین فی عند رسول اللہ وانا  
انہی عنہا متعۃ النکاح و متعۃ الحج

ترجمہ: حضرت عمر نے کہا کہ منبر پر کہہ نہیں کریم ص کے زمانہ میں دو متعہ  
حلالہ اور شرع میں جائز تھے ایک متعہ نکاح اور دوسرا متعہ  
حج اور میں اللہ سے منع کرتا ہوں۔

نوٹ: ۱۔ اعد و کتب اہلسنت سے حوالہ جات مذکور ہیں کہ متعہ حلال ہے  
اور آیت مذکورہ سے مراد متعہ نکاح ہے اور صاحب تحفہ کو یہ ۱۔  
سلی علما اور حضرت عمر اور دیگر صحابہ جھٹلاتے ہیں۔ نظم قرآن کو  
صحابہ زیادہ جانتے تھے اور اگر صحابہ کی تفسیر کو نہ لیا جائے تو معلوم  
ہوگا کہ صحابہ زیادہ جھوٹے تھے اور مثل شاروں کے نہ تھے عمران  
صحابی نظم قرآن کو جانتے ہوئے آیت کو متعہ پر حمل کرتا ہے۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا چوہوں گولہ کہ

آیت متعو میں الی اجل مسمیٰ قرأت شاذہ اور منسوخہ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۵۰ باب ۹

سنی مناظر لکھا ہے کہ آیت فمات متعتم بہ مہین الی اجل مسمیٰ میں لفظ الی اجل مسمیٰ قرأت منسوخہ اور شاذہ اور حکم قرأت منسوخہ معتبر

نہیں ہے اور آیات قرآنی اس قرأت کے خلاف کی مخالفت ہیں۔

امام ابو حنیفہ امام اعظم کے نزدیک قرأت شاذہ احکام میں

معتبر ہے اور صاحب تحفہ کو جھوٹا کرنے کیلئے تشابہی کافی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اقصان ج ۱۳ نوع ۲۲ - ۲۷

اہلسنت کی معتبر کتاب سمدۃ القاری ص ۱۱۹۴ از تفسیر المصنف من ۱۱۹۴

جواب تحفہ باب المصنف عن باب ارمقنی محمد قلی

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص منقول از نزہۃ

اثنا عشریہ در جواب تحفہ اثنا عشریہ ص ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

اقصان کی عربی عبارت اسی رسالہ کے ص میں مذکور ہے اب دوبارہ

عبارت اصراف ترجمہ ملاحظہ قرأت شاذہ پر عمل کرنے میں اختلاف ہے

قاضی ابوطیب اور دیگر ملہ نے اس پر عمل کو جائز قرار دیا ہے۔ اور

امام ابو حنیفہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ انہوں نے کفارہ یمنی کے روزوں

میں وجوب بتایا ہے۔ کفارہ دیا ہے۔ قرأت متشابہات کے باعث



فتح الہار کی اور عید الفاری، عربی اسی رسالہ کے ص ۷ میں مذکور ہے  
 کی عبارت ملاحظہ ہو۔ دوبارہ صرف ترجمہ ملاحظہ ہو۔  
 جو چیز خبر واحد سے نقل کی جائے اور اسی باب سے ہے قرأت  
 شاذہ۔ جیسے کہ ابن مسعود کا مصحف ان میں اصحا اصول کا اختلاف  
 ہے کہ آیا یہ محبت میں یا نہیں امام اعظم فرماتے ہیں کہ محبت ہے اور اسی  
 قرأت شاذہ کی حجیت پر بجا رکھتے ہوئے امام صاحب نے کفارہ  
 یمن کے روزوں پر وجوب تنایع کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ مصحف  
 ابن مسعود میں ثلثۃ ایام تنایعات منقول ہے۔

امام ابو حنیفہ کے مقابلہ میں صاحب تحفہ کی ایک ٹکا بھی حیثیت نہیں ہے  
 اور باب انصاف شیخان علی کی یہ فتح یمن ہے کہ صاحب تحفہ ہمارے  
 مقابلہ میں کچھ اس طرح بدحواس ہوا ہے کہ بجا را اپنے امام اعظم کو  
 جھٹلاتا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ قرأت شاذہ محبت ہے  
 اور آیت متو میں الی اجل مسمی کے الفاظ ابن عباس کی روایت  
 سے ثابت ہیں اور روایت مع ثبوت اس رسالہ کے ص ۷ میں بھی  
 اور جب یہ الفاظ صحیح روایت سے مروی ہیں اور اگر یہ الفاظ  
 قرأت شاذہ ہیں تو یہ قرأت امام اعظم کے نزدیک اثبات احکام  
 میں معتبر ہے کیونکہ امام نے خود اس شاذہ قرأت سے حکم ثابت  
 کیا ہے۔ پس صحیح روایت کو جھٹلانا اور قرآن پاک کی مخالفت  
 کرتے ہوئے متعہ کو حرام قرار دینا یہ صاحب تحفہ کی ہٹ  
 دھرمی اور بے انصافی ہے۔



اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں ابی بن کعب بھی الی اجل مسی  
 پڑھ کر متکرین متعہ کے دلوں پر چھپسہ کی مارتا تھا۔  
 اہستہ کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ۱۹۶۷ء ج ۳ ص ۳۷ آیت ۱

روى ان ابی بن کعب کان یقرأ الی اجل مسی وهذا الیضا هو  
 قرأه ابن عباس والامة ما انكره عليهما في هذه القراءة فكان  
 خالف اجماعا من الامة على صحة هذه القراءة۔

روایت میں ہے کہ صحابی ابی بن کعب آیت متعہ الی اجل مسی  
 پڑھتا تھا اور یہی قرأت ابن عباس کی تھی اور اس قرأت کے  
 بارے میں اصحاب نے ان پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا تھا یہ  
 خاموشی اس قرأت کے صحیح ہونے پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔  
 نوٹ: اس مذکورہ عبارت کے بعد فوراً ہی امام رازی یہ بھی لکھتے ہیں  
 کہ یہ دلیل اسی طرح ہے کہ جس طرح متکرین متعہ فرماتے ہیں کہ  
 جب علم نے متعہ منع کیا تو اصحاب خاموش کیوں تھے اصحاب کی  
 خاموشی سے ثابت ہوا کہ متعہ منع ہے۔ پس مجوزین متعہ کہتے  
 ہیں کہ اگر صحابہ کی خاموشی سے حرمت پر اجماع ثابت ہوتا تو  
 صحابہ کی خاموشی کتنے کے حلال ہونے پر بھی اجماع ثابت ہوتا ہے  
 نوٹ: اس باب انصاف آیت متعہ میں الی اجل مسی کے الفاظ چونکہ  
 ثابت ہیں اس لئے یہ اسی طرح قرآن میں ہیں جس طرح باقی قرأت  
 شائعہ کے الفاظ قرآن میں ہیں اگر یہ قرآن نہ ہوتے تو امام اعظم ان  
 پر بنا رکھتے ہوئے حکم شرعی ثابت نہ کرتے اور صاحب تحفہ کا ان کے  
 قرآن ہونے سے انکار کرنا گویا اپنے امام کو فرمان ہے انکار کرنا ہے۔



شیعوں کے علاوہ اہلسنت کی توپ کا پندرہواں گولہ کہ  
الی اجل کا تعلق استمتاع سے ہے نہ کہ عقد ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفۃ اثنا عشریہ ص ۲۵۴ باب ۹  
مناظر اہلسنت فرماتے ہیں کہ آیت متعہ میں الی اجل مسمیٰ استمتاع سے  
مستعلق ہے، عقد سے مربوط نہیں ہے اور معنی یہ ہے کہ آیت کا اگر تم  
نے اپنی منکوحہ سے لذت حاصل کی ہے ایک مدت تک تو اس کو تمام  
مہر ادا کرو۔

جواب۔ صاحب تحفہ کی اس تحقیق سے ان تمام صحابہ کرام کا  
جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا جو اس آیت متعہ سے نکاح متعہ کو حلال  
جانتے تھے اور ان میں سرفہرست عمران بن حصین اور ابن عباس ہیں  
جواب۔ صاحب تحفہ کی اس تحقیق سے ان تمام علماء اہلسنت کا جھوٹا  
ہونا ثابت ہو گیا جو اس آیت سے متعہ کو حلال جانتے تھے اور  
تفاسیر لکھی ہیں۔

جواب۔ صاحب تحفہ کی اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ تمام صحابہ کرام  
اور تمام اہلسنت علماء اور عوام جنہوں نے متعہ کیا ہے وہ زنا کار  
ہیں اور ابن جریج جس نے عورتوں سے متعہ کیا ہے وہ تو بیت  
بڑا زنا کار بھی ہوا اور ان کا امام بھی ہوا۔

جواب۔ صاحب تحفہ نے مذکورہ جو گوہر ریزی فرمائی ہے وہ دعویٰ  
بلا دلیل ہے، اور جب تک کئی دعویٰ میں دلیل نہ ہو وہ  
غیر معتبر ہوتا ہے۔



جواب۔ صاحب تحفہ کی تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص  
اپنی مشکوٰۃ سے لذت جماع مذاکھاٹے تو اس پر حق مہر نہیں ہے  
اور یہ بات اہلسنت کے خلاف ہے کیونکہ اہلسنت کا یہ فتویٰ  
ہے کہ صرف نکاح ہوا اور کچھ طلاق ہو جائے تو آدمی حق مہر  
دینا فرض ہے۔ خلاصہ اس تحقیق سے صاحب تحفہ نے اپنے تمام  
علماء کرام کی تکذیب فرمائی ہے۔ بلکہ اصحاب کو بھی جھوٹا قرار دیا ہے  
اور صاحب تحفہ نے اسی جگہ ۱۵۴ باب میں یہ بھی جھوٹ تحریر کیا ہے  
کہ اہل تشیع کا اجماع ہے کہ مستعد تازہ زندگی جائز ہے یہ نسبت  
شیعوں کی طرف سفید جھوٹ ہے تازہ زندگی مدت مجہول ہے  
اور مستعد میں مدت معلوم ہونا ضروری ہے لہذا تازہ زندگی مستعد  
مدت مجہول ہونے کے باعث صحیح نہیں ہے۔

## اہلسنت علماء کا اقرار کہ آیت مذکورہ بابت متعصب ہے

داربابہ انصاف۔ علماء اہلسنت کی کتابیں ہمارے سامنے ہیں۔  
اور مفسرین صاف لکھتے ہیں کہ شیعوں کے علاوہ بھی دوسرے  
علماء یہ فرماتے ہیں کہ آیت فاستمتعتم مستود کے بارے آئی ہے  
لہذا صاحب تحفہ یا ان کے علاوہ جو علماء و مفکرین حلیت ہیں  
اور اس آیت کے بابت مستعد آنے سے انکار فرماتے ہیں ان کو  
ہم دعوت انصاف دیتے ہیں کہ خلیفہ جواز مستود کے قائل ہیں اور  
اس جواز کی تائید کچھ علماء اہلسنت بھی کرتے ہیں اگر مستعد نہ ہے  
تو اس زمانہ کے جواز کے کچھ اہلسنت علماء بھی قائل ہیں۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توہین کا سولہواں گولہ کہ  
۵۔ عدد آیات حرمت متعہ پر دلالت کرتی ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشنا عشریہ ص ۲۵ باب ۱  
بالجملہ پانچ آیات قرآن متعہ کے حرام ہونے پر دلالت  
صریح کرتی ہیں اور شیعوں کے گمان میں صرف ایک آیت  
حلیت متعہ پر دلالت کرتی ہے اور اس کا حال یہی معلوم ہے

خاصی بدر کا اعلان کہ پانچ کجا ایک آیت بھی حرمت پر  
دلالت نہیں کرتی بلکہ اعلان صحت کو جھٹلانے کیلئے کافی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۲۱۱ ج ۸ غزوہ خیبر  
لا یجد لشیبۃ العقد وانہ لیس من تحريم القرآن  
متعہ کرنے والے کو سزا نہ دی جائے کیونکہ متعہ میں شیبہ عقد ہے  
اور متعہ کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں ہے۔

نوٹ۔ ہم شیعیان علی کی یہ فتعہ عظیم ہے کہ ہمارے خلاف جو  
شخص کوئی غلط بات پیش کرتا ہے تو اس کے اپنے مذہب والے  
بھی اسی کو جھوٹا قرار دیتے ہیں اور شاہ صاحب عبد العزیز کو مالکی  
مذہب والے اور نیز صحابہ کرام مثلاً عمران بن حصین نے صاف  
جھٹلایا ہے اور اعلان فرمایا ہے صاحب تحفہ کے خلاف کہ متعہ کی  
حرمت قرآن پاک سے کسی ایک آیت سے بھی ثابت نہیں ہے۔



جواب۔ صاحب تحفہ کی تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص  
اپنی مشکوٰۃ سے لذت جماع مذاکھاٹے تو اس پر حق مہر نہیں ہے  
اور یہ بات اہلسنت کے خلاف ہے کیونکہ اہلسنت کا یہ فتویٰ  
ہے کہ صرف نکاح ہو اور پھر طلاق ہو جائے تو آدمی حق مہر  
دیتا فرض ہے۔ خلاصہ اس تحقیق سے صاحب تحفہ نے اپنے تمام  
علمائے کرام کی تکذیب فرمائی ہے۔ بلکہ اصحاب کو بھی جھوٹا قرار دیا ہے  
اور صاحب تحفہ نے اسی جگہ ۲۵۴ باب میں یہ بھی جھوٹ تحریر کیا ہے  
کہ اہل تشیع کا اجماع ہے کہ مستعد تازہ تدگی جائز ہے یہ نسبت  
شیعوں کی طرف سفید جھوٹ ہے تازہ تدگی مدت مجہول ہے  
اور مستعد میں مدت معلوم ہونا ضروری ہے لہذا تازہ تدگی مستعد  
مدت مجہول ہونے کے باعث صحیح نہیں ہے۔

## اہلسنت علماء کا اقرار کہ آیت مذکورہ بابت متعصب ہے

اور باب انصاف۔ علماء اہلسنت کی کتابیں ہمارے سامنے ہیں۔  
اور مفسرین صاف لکھتے ہیں کہ شیعوں کے علاوہ بھی دوسرے  
علمائے یہ فرماتے ہیں کہ آیت فاستمتعتم متعکے ہمارے آئی ہے  
لہذا صاحب تحفہ یا ان کے علاوہ جو علماء معکریں حلیت ہیں  
اور اس آیت کے بابت مستعد آنے سے انکار فرماتے ہیں ان کو  
ہم دعوت انصاف دیتے ہیں کہ خلیہ حوازمستعد کے قائل ہیں اور  
اس حوازم کی تائید کچھ علماء اہلسنت بھی کرتے ہیں اگر مستعد زمانہ ہے  
تو اس زمانہ کے حوازم کے کچھ اہلسنت علماء بھی قائل ہیں۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توہین کا سولہواں گولہ کہ  
۵ عدد آیات حرمت متعہ پر دلالت کرتی ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشنا عشریہ ص ۲۵ باب ۱  
بالجملہ پانچ آیات قرآن متعہ کے حرام ہونے پر دلالت  
صریح کرتی ہیں اور شیعوں کے گمان میں صرف ایک آیت  
علیت متعہ پر دلالت کرتی ہے اور اس کا حال بھی معلوم ہے

خاصی بدر کا اعلان کہ پانچ کجا ایک آیت بھی حرمت متعہ پر  
دلالت نہیں کرتی بلکہ اعلان صفا تحفہ کو جھٹلانے کیلئے کافی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۲۱۰ جز ۸ مغزہ خیر  
لا یجد لشیعۃ العقد وانہ لیس من تحريم القرآن  
متعہ کرنے والے کو سزا نہ دی جائے کیونکہ متعہ میں شیعہ عقد ہے  
اور متعہ کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں ہے۔

نوٹ: ہم شیعیان علی کی یہ فتوح عظیم ہے کہ ہمارے خلاف جو  
مذہب کوئی غلط بات پیش کرتا ہے تو اس کے اپنے مذہب والے  
بھی اس کو جھوٹا قرار دیتے ہیں اور شہاء صاحب عبد العزیز کو مالکی  
مذہب والے اور نیز صاحبہ کرام مثلاً عمران بن حصین نے صاف  
جھٹلایا ہے اور اعلان فرمایا ہے صاحب تحفہ کے خلاف کہ متعہ کی  
حرمت قرآن پاک سے کسی ایک آیت سے بھی ثابت نہیں ہے۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توہین کا بیان گویا کہ آیت سے اگر  
متعدد مراد لیا جائے تو تحریف قرآن ہوگی۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفۃ اشاعہ عشرہ ص ۲۵۴ باب ۹ میں لکھا ہے کہ  
آیت فنا متعصمت کے ماقبل اور مابعد کو دیکھنے کے بعد اگر اس  
کو متعد پر حمل کیا جائے تو تحریف در قرآن لازم آئے گی۔

**چوتھی سنی علمائے مذکورہ آیت کو متعد پر حمل کیوں کیا ہے**

اہل باب انصاف۔ صاحب تحفۃ نے تجاہل عارفانہ فرمایا ہے اور انکا  
جواز مستم کیا ہے ہم تمام علماء اہلسنت کو ان کی ماں کے دودھ  
اور دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ

آپ اپنے بارے میں مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تم  
سچے مسلمانوں سے ہمارا یہ سوال ہے کہ تمہارے مذہب کی تفلیک  
موجود ہیں کیا تمہارے علماء آپ کی پہلی آیت میں یہ نہیں نکھتے کہ

اس آیت میں دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ مراد اس سے نکاح دائم  
ہے اور دوسرا یہ کہ مراد اس سے نکاح متعد ہے اور اس دوسرے  
قول کو شیعوں کے علاوہ کسی علماء اہلسنت نے بھی اختیار کیا،

کیا ان سنی مفسرین نے تشریف قرآن کی ہے کیا وہ سنی مفسرین  
ابو جہل تھے یا بددیانت تھے۔ کیا ابن عباس اور حصین بن عمر  
صاحب تحفۃ جتنا قرآن بھی نہیں سمجھ سکتے تھے مذکورہ آیت کو

سنی علماء نے متعد پر کیوں حمل کیا فرمایا ہے۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا اٹھارہواں گولہ کہ شیعہ  
مدعی ہیں اور سنی منکر ہیں لہذا ثبوت بزمہ شیعہ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عقد اثنا عشریہ ج ۲ باب ۹ مسائل متہ میں  
لکھا ہے کہ طرف شیعہ کے استدلال ہے اور ان کے مخالفین کی طرف  
منع ہے۔ نوٹ :- مقصد شاہ صاحب کا یہ ہے کہ چونکہ شیعہ  
مدعی صحت اور حلیت متعہ ہیں ان پر دلیل لانا فرض ہے اور سنی  
حلیت متعہ کے منکر ہیں پس وہ دلیل کے محتاج نہیں۔

نوٹ :- اب ہم صاحب عقد کی مکاری و دخیاری کا اس طرح  
پر رہ چاک کرتے ہیں کہ جسے حق حق نظر آئے گا اور باطل باطل نظر آئے گا

چوتھا متعہ کے حلال ہونے پر امت کا اجماع ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدة القاری شرح بخاری خلا ج ۸

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ج ۱۹ ص ۳۰۰ آیت متعہ :-

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۹ ج ۹

تفسیر کبیر ان لامة مجمعة علی أن نکاح المتعہ کان جائزا

کے عبارت کا فی الاسلام ولا خلاف بین أحد من الامة فیہ

انما الخلاف فی طریق النسخ

ترجمہ :- امت کا اجماع ہے کہ متعہ اسلام میں جائز تھا اور اس کے

جواز میں امت کے کسی فرد نے اختلاف نہیں کیا۔ البتہ حلیت کے

بعد متعہ کے منسوخ ہونے میں اختلاف ہے۔



## قاضی بدر عینی کا جواز متعہ پر اجماع کو نقل کرنا ملاحظہ ہو

عمدة القاریؒ قال ابن عبد البر فی التمهید اجمعا علی ان المتعہ کی عبارت نکاح لا اشہاد فیہ واسنہ نکاح الی اجل تقع فیہ الفرقة بلا طلاق ولا صیرات  
ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ اجماع کیا ہے اہلسنت نے کہ متعہ بھی نکاح ہے ایک مدت تک اور اس میں فرقت واقع ہوتی ہے بغیر طلاق کے  
عمدة القاریؒ ضاع قال القاضی عیاض فی الاکمال اتفق العلماء کی عبارت علی ان هذه المتعہ کانت نکاحاً۔  
قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ علماء کا اتفاق ہے کہ متعہ بھی نکاح ہے۔

عمدة القاریؒ قال قلت هل ذهب احد الى جواز المتعہ قلت کی عبارت ادعی فیہ غیر واحد من العلماء والاجماع وقال الخدام فی المعالم كان ذالك مباهاً فی صدر الاسلام۔

اور خطابی فرماتے ہیں کہ یہ متعہ اجماع اسلام میں مبہاح تھا۔  
فتح الباریؒ قال ابن المنذر رجاء عن الاوائل الرخصة فیہا کی عبارت ابن منذر کہتا ہے کہ متعہ کی اوائل سے اجازت آئی ہے۔  
نوٹ۔ آغاز اسلام میں اگرچہ قلیل مدت ہی سہی متعہ حلال ہوا ہے اور اس امر پر اہلسنت کا اجماع ہے کسی کو انکار نہیں ہے اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ متعہ منسوخ ہوا ہے یا نہیں پس صاحب تحفہ کا اہلسنت کو حلیت متعہ سے منکر قرار دینا بالکل یہ صاف جھوٹ ہے۔



## صاحب تحفہ کا خود اقرار کہ اہلسنت کے منکر نہیں ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشاعتی عشریہ ص ۳۶ کبر ۹ باب ۲ میں لکھا ہے کیا جانتا ہے کہ اہلسنت "حدیث" کے منکر ہیں کیونکہ عمر کے کہنے سے متعہ کو حرام کہتے ہیں حالانکہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں متعہ مباح تھا اور جواب اس کا یہ ہے کہ اہلسنت متعہ کے حلال ہونے کا ابتداء اسلام میں انکار نہیں کرتے نیز تحریم اولیٰ کے بعد بعض جنگوں میں اس کے حلال ہونے کا انکار نہیں ہے لیکن بقا مباحات کا انکار کرتے ہیں

## دیانتدار لوگوں کو دعوت فکر و انصاف

ارباب انصاف، اسی تحفہ کے ص ۲۵ میں صاحب تحفہ نے لکھا ہے کہ اہلسنت یعنی طرف مخالف سمجھ ہے ارباب انصاف صاحب تحفہ کو خدائے خوب ذلیل کیا ہے اور جس متعہ کا وہ منکر ہے اس کا اقرار بھی کرتا ہے۔ اصل اباحت متعہ اہلسنت اور اہل تشیع میں محل نزاع نہیں ہے۔ دونوں متعہ کو حلال جانتے ہیں اختلاف یہ ہے کہ حین اباحت کے سنی قائل تھے شیعہ اسی اباحت کے قائل ہیں اور شیعوں کو اس کے اثبات کی مزید کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس اباحت کے خود سنی بھی قائل تھے اور سنی اباحت کے بعد یہ دعویٰ کرتے تھے کہ متعہ حرام ہو گیا ہے پس سنی مدعی حرمت اور شیخ ہیں، ان کو ثبوت لانا چاہیے اور وہ قیامت تک نہیں لا سکتے۔ اور شیعہ منکر فتح ہیں۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۱۹واں گولہ  
 کہ اہل تشیع متعدد دور یہ کرتے ہیں اور یہ بہت بڑی بٹری ہے  
 اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اشاعہ شریعہ ص ۲۵۵ باب ۹  
 میں لکھا ہے کہ شیعہ لوگ متعدد دور یہ کرتے ہیں اور وہ اس طرح  
 کہ ایک جماعت ایک عورت سے متو کرتی ہے اور پھر پاری  
 بناتے ہیں اور پھر ہر ایک اس عورت سے جماع کرتا ہے آخر بھارت تک  
 جواب جھوٹ بولتے سے صاحب تحفہ کو شرم نہیں آتی ہے

ارباب انصاف ہم شیعوں کی کتاب شرائع الاسلام اور شرح لمعہ  
 وغیرہ موجود ہیں کسی بھی کتاب میں متعدد دور یہ نہیں لکھا اور  
 صاحب تحفہ نے کسی کتاب کا حوالہ بھی نہیں دیا معلوم ہوا کہ  
 سفید جھوٹ بولا ہے اور اگر اس طرح جھوٹ بول کر اسلام کی  
 خدمت کرنی ہے تو پھر میدان کھلا ہے بے حیاباش ہر چہ خواہی کن

جواب چناب معاویہ کی لاد نکاح جماعت سے ہوئی ہے

کتاب اہلسنت شرح ابن ابی الحدید چہم میں لکھا ہے کہ معاویہ  
 نے زیاد کو ایک خط لکھا کہ انت ابن سمیہ کہ تو سمیہ کا لونڈا ہے اس  
 نے جواب میں معاویہ کو لکھا ان کنت ابن سمیہ کہ اگر میں سمیہ کا بیٹا ہوں  
 تو انت ابن جماعت کہ تو ابن جماعت ہے

نوٹ: رجن کے امام ابن جماعت اور علماء ابن کثیر ہیں ان کو  
 متعدد دور یہ کا ذکر کرتے سے پہنچنا چاہیے۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا گولہ  
کہ متعہ کے ذکر سے آدمی کو اعتلام ہو جاتا ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشنا عشریہ جلد ۲ باب فصل ۳ روایت ۲  
میں لکھا ہے کہ متعہ اس کے سنے سے کسی کا آلہ تناسل کھڑا ہو  
جاتا ہے اور اعتلام ہو جاتا ہے اور متعہ کا تصور بعض نوجوانوں  
کے لئے معجون بیوب کبیر کا حکم رکھتا ہے اور بعض بوڑھوں  
کے لئے زرعونی صغیر کا۔

جواب صاحب تحفہ نے متعہ کو خود حلال تسلیم کیا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشنا عشریہ جلد ۲ کید ۹ باب ۲۔

اہلسنت۔ ابتداء اسلام میں متعہ کے حلال ہونے کا انکار نہیں  
کرتے اور تحریم اول کے بعد بعض جنگوں میں اس کی حلیت کے

منکر نہیں ہیں۔ ارباب انصاف دیکھتے صاحب تحفہ کس

قدر بے انصاف اور قلیل الجہا ہے۔ خود متعہ کو حلال

مانتا ہے تو پھر کس کا آلہ تناسل کھڑا نہیں ہوتا اور نہ

ہی کسی کو اعتلام ہوتا ہے اور اگر کوئی شیعہ متعہ کو حلال

کہتا ہے تو شاہ عبدالعزیز کو اعتلام ہو جاتا ہے ارباب

انصاف مسند ابوداؤد جلد ۲۲۴، اور سنن الکبریٰ جلد ۱۲ تفسیر

منظہری جلد ۲، تفصیلات اسی رسالہ کے ص ۱۱ میں دیکھیں

کہ اسلامیت ابو بکر نے اقرار کیا ہے کہ ہم نے متعہ خود کیا ہے۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا اگولہ

کہ مستعہ بمعنی نکاح موقت ابتداء اسلام میں جائز تھا۔

اہلسنت کی معتبر کتاب حرمت مستعہ ص ۲۳۳ از قلم جانباز محمد علی جانباز فرماتے ہیں کہ مستعہ کے دو معنی ہیں ایک یہ ہے کہ مستعہ سے مراد نکاح موقت مراد ہے یعنی ایک مدت معین کے لئے عورت سے نکاح کرنا گواہوں کے سامنے اور یہ ابتداء اسلام میں جائز تھا۔ دوسرا معنی بغیر گواہوں کے اجرت معین دے کر مدت معین تک مستعہ کرنا یہ عین زنا ہے جو کبھی بھی حلال نہیں ہوا اور پہلی صورت حلال تھی اور بعد میں اس کو قیامت تک حرام کر دیا گیا اور مولوی جانباز نے یہ توپ تفسیر قرطبی کے ذریعہ کسی ابن عطیہ کے کاندھے پر رکھ کر چلائی ہے۔

نوٹ :- ہم نے اعتراض کا مفہون ذکر کیا ہے۔

جواب محمد علی کا اعتراض دعویٰ بلا دلیل ہے اور ابن عطیہ غیور ہے اور باب انصاف مستعہ کی تفسیر نکاح موقت کی صورت میں مولوی محمد علی نے جس ابن عطیہ کی زبانی پیش فرمائی ہے اس کی نہ ماں کا پتہ ہے اور نہ ہی باپ کا وہ نہ تو چار ناموں میں شامل ہے اور نہ ہی اہلسنت کے وہ محدثین میں داخل ہے اور نہ ہی اسلام میں اس کا کوئی روشن مقام ہے اور اس نے مستعہ کی تفسیر میں کلام نبی یا کلام اصحاب نبی کو دلیل کے طور پر بھی پیش نہیں کیا لہذا اس بابت مولوی محمد علی کے تمام فرمودات کھوٹے سکے ہیں اور ایک ٹکڑے بھی اس کی قیمت نہیں ہے۔



چوٹ پچائے مولوی محمد علی کو بلند پایہ علماء اہلسنت کی تحقیقات

معنی متعہ میں صما جھٹلا رہی ہیں پچارے مولوی کی قسمت

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۹۷ ج ۱، النکاح

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر حقائق ص ۵ ج ۲، النساء آیت ۲۴

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۱۶۵ ج ۳، النساء

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر لغیر رازی ص ۱۹۵ ج ۳

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر معارف القرآن ص ۳۶۸ ج ۲، النساء

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المہدایہ شریف ص ۱۳ ج ۲

مہدایہ شریف، والنکاح الموقت باطل، مثل ان یتزوج امرأتہ  
کی عبارت، بشہادۃ شاہدین عشرۃ ایام وقال الزکرھو

صحیح لازم لان النکاح لا یبطل بالشروط الفاسدۃ۔

ترجمہ۔ نکاح موقت باطل ہے یہ وہ نکاح ہے کہ کوئی مرد کسی

عورت کو دو گواہوں کی گواہی سے بیوی بنائے مثال کے

طور پر دس دہائی تک اور امام اہلسنت زفر فرماتے ہیں کہ یہ نکاح

صحیح ہے کیونکہ نکاح فاسد شروط سے یا اطل نہیں ہوتا

اس کے بعد صاحب ہدایہ نے متعہ کی یہ تعریف فرمائی ہے کہ

کوئی مرد کسی عورت سے کہے میں اتنی مدت تک اتنی اجرت سے

تیرے ساتھ متعہ کرتا ہوں اور امام مالک فرماتے ہیں کہ یہ متعہ

جائز ہے کیونکہ یہ مباح تھا اور جب تک اس کا ناسخ ظاہر نہ ہو

اس وقت تک اس کی اباحت باقی رہے گی۔



نوٹ۔ صاحب ہدایہ نے متعدد اور نکاح موقت و ونوں کو حیدر جہا  
بیان کیا ہے معلوم ہوا کہ ان میں اتحاد نہیں ہے۔

تفسیر حقانی، مستویٰ ایک قسم کا نکاح ہے جس میں مرد عورت  
کی عبارت کے کو مقدار معین تک اپنے پاس رکھے اور ایک بار  
قبول اس میں بھی شرط ہے پھر اس کو رنڈی بازی کہنا مقبول ہے  
نوٹ علامہ حقانی نے متعدد میں گواہوں کی شرط نہیں لگائی اور جہا جہا  
کو صاف جھٹلایا ہے۔

فتح الباری، نکاح المتعہ۔ یعنی ترویج المرأة الى اجل فاذا  
کی عبارت انتہی وقت الفرقہ

ترجمہ نکاح متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو ایک مدت معین تک  
اپنی زوجہ بنائے اور انقضائے مدت فرقت کا سبب ہوگا۔

نوٹ۔ شارح بخاری نے بھی متعدد میں گواہوں کا ذکر نہیں کیا  
تفسیر کبیر، المتعہ وہی عبارت عن ان يتأجر الرجل المرأة  
کی عبارت افعال معلوم الى اجل معلوم فیما معہا

ترجمہ۔ متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو اجرت معلوم پر مدت  
معلوم تک اپنی زوجہ بنائے اور اس سے جماع کرے۔

والفقہ اعلى انھا كانت مباحة فی الجہاد الاسلام

اور علماء کا اتفاق ہے کہ اسلام کے آغاز میں یہ متعہ حلال تھا  
اور امت سے سوا اور اعظم فرماتی ہے کہ یہ متعہ منسوخ ہو گیا۔

نوٹ۔ امام رازی نے متعدد میں گواہوں کی شرط نہیں لگائی اور متعدد  
اور نکاح موقت کے اتحاد کا فتویٰ نہیں دیا۔



## علامہ نظام الدین عثمانی نے بھی علامہ جانیاز کو جھٹلایا

عزائم القرآن، وقیل المراد بہا حکم المتعد وھن ان یستأجیر  
کی عبارت : والمرأۃ الرجل بمال معلوم الی اجل معلوم لیجاء  
معہا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ آیت فمما استمتعتم سے مراد  
حکم مستعد ہے اور مستعد یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو جماع کی خاطر  
مال معلوم کے ساتھ مدت معلوم تک حاصل کرے۔

والفقوا علی انہا کانت حباۃ فی اول الاسلام اور تمام علماء  
اہل سنت کا اسی مذکورہ مستعد کے بارے اتفاق اور اجماع ہے  
اور یہ اجتہاد کے اسلام میں حلال تھا۔

ثم السواد الاعظم من الامة علی انہا صاوت مستوخة  
پھر امت سے ایک سواد اعظم کا کہنا ہے کہ مستوخ ہے۔  
وذهب الباقون ومنهم الشيعة الخ انہا ثابتہ کما کانت ویروی  
هذا عن ابن عباس وعمران بن الحصین

اور سواد اعظم سے جو باقی ہیں اور اس میں سے شیعہ بھی ہیں۔  
وہ کہتے ہیں کہ مستعد جس طرح حلال تھا اسی طرح اس کا حلال ہونا  
اب بھی ثابت ہے۔

نوٹ :- اس عبارت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ کچھ اہل سنت  
اور صحابہ کرام جس مستعد کو حلال جانتے ہیں وہ وہی مستعد  
ہے جس کو شیعہ حلال جانتے ہیں اور وہ نکاح موقت  
نہیں ہے۔



## صحابہ کرام شیعوں والا متعہ حلال جانتے تھے

اہلسنت کی معتبر کتاب اور جزا المسالك ص ۹۴ نکاح متعہ  
حکى عن ابن عباس انها جائزة وعليه اکثر اصحابه عطا  
وطاؤس ومنه قال ابن جرير وحكى ذالمع عن ابي سعيد  
الخدري وجابر واليه ذهب الشيعة -

ترجمہ شیخ الحدیث محمد زکریا عثمانی نے نقل کیا ہے ابن عباس  
سے منقول ہے کہ متعہ جائز ہے اور اسی جواز کے قائل ہیں  
ابن عباس کے اکثر اصحاب مثل عطا اور طاؤس کے اور امام  
اہلسنت ابن جریر نے جواز کا فتویٰ دیا ہے اور متعہ کا جواز  
صحابی رسول اللہ ابن سعید بخاری اور جابر سے بھی مروی  
ہے اور اسی جواز متعہ کی طرف شیعہ گئے ہیں۔

نوٹ: اس مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ جو متعہ شیعوں  
کے عقیدہ میں حلال ہے وہی متعہ صحابہ کرام اور تابعین  
بھی حلال سمجھتے تھے اور شیعوں والا متعہ ہی نبی کریمؐ نے  
حلال فرمایا تھا اور صحابہ کرام اور تابعین عظام اور شیعیان  
وادی الاحترام نے مل کر جو کچھ کلام نبویؐ سے سمجھا تھا متعہ  
کے بارے میں اسی پر عمل پیرا ہوئے ہیں اور نکاح موقت  
والادھکسلا بعد میں مولوی محمد علی جالباز کی برادری نے گھڑا  
ہے اور ان لوگوں کے لئے ہم وعائے خیر کرتے ہیں کہ خدا ان کو  
حق پہنچانے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔



مولوی محمد علی جانپاز کی ایک شہرلی کہ متعہ قرآن میں حرام لکھا

اہلسنت کی معتبر کتاب حرمت متعہ ضحیٰ اور مولوی جانپاز  
حرمت متعہ نصوص قرآن سے ... قرآن کے منطوق و مدلول  
اور مفہوم سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو رہی ہے کہ متعہ  
قطعا حرام ہے ... اس موضوع پر ایک نہیں کسی عدد آیات ہیں۔

جواب قاضی بد اور مولوی محمد علی جانپاز کو جھٹلایا

اہلسنت کی معتبر کتاب تفہیم القرآن ج ۲ ص ۲۶۶ انا ابوالاعلیٰ مودودی  
اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ضحیٰ ۲ خیر  
تفہیم القرآن، لہذا یہ کہنا زیادہ صحیح ہے کہ متعہ کی حرمت قرآن  
کی عبارت ... ائمہ کے کسی صریح حکم پر نہیں بلکہ نبی کی سنت پر ہے  
عمدۃ القاری، فاکثر اصحاب مالک قالوا یحبہ ... وان لیس من تحریم القرآن  
کی عبارت ... اصحاب مالک کا فیصلہ ہے کہ متعہ کرنے والے پر کوئی  
حد نہیں ہے کیونکہ متعہ کا قرآن مجید سے حرام ہونا ثابت نہیں ہے۔

نوٹ: مذکورہ دو عدد علماء مابلسنت نے جناب مولانا محمد علی کو مذکورہ  
دعویٰ میں جھٹلایا ہے اور مولانا کو ہم برا اور اذہ مشورہ دیں گے کہ تم  
پہلے اپنے گھر کی صفائی دو اور آپس میں اتھا کر وادہ جوتوں میں مال  
نہ یا نٹو متعہ کی حرمت قرآنی آیات کے منطوق سے ثابت ہے۔  
بقول آپ کے فاسوس ہے ان لوگوں پر جنہوں نے آپ کو پیشوا بنایا  
جس پر کاسے کو منطوق کا معنی ہی معلوم نہیں ہے۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توہین کا یہاں گولہ  
 کہ متعہ میں عورت کی ذلت اور توہین ہے  
 بعض روشن دماغ اہلسنت بھائی یہ فرماتے ہیں اگر متعہ جائز ہو  
 تو لازم آئے گا کہ عورت ایک کھوٹا کی مثال ہو اور اس کی  
 کوئی عزت و احترام نہ ہو کیونکہ وہ کسی مرد کے اور کہیں وہ کسی  
 مرد کے ساتھ اور یہ خواتین کے لئے باعث ذلت ہو۔

جواب اسلامی کتب گواہ ہیں کہ متعہ کے لئے عورت مجبور نہیں  
 ہے بلکہ جب تک وہ اپنی رضا و رغبت سے اجازت  
 نہ دے اس وقت تک نکاح متعہ صحیح نہیں ہے اگر عورت  
 متعہ میں اپنے لئے توہین سمجھتی ہے تو وہ متعہ کے لئے راضی  
 ہی نہ ہو اور بات ختم۔ مگر جب شریعت نے متعہ کی  
 اجازت دی ہے اور عورت بھی راضی ہے تو جناب  
 ملا صاحب کو کیا تکلیف ہے۔

جواب ۲ عورت کی توہین کا ملاں نے شوشہ اس لئے چھوڑا  
 ہے کہ متعہ میں چند دن عورت مرد کے ساتھ رہ  
 کر خود بخود جدا ہو جاتی ہے اور اگر جہدائی باعث توہین ہے  
 تو پھر جہدائی تو طلاق میں بھی ہوتی ہے۔ اور طلاق  
 میں عورت کی زیادہ توہین لازم آتی ہے کیونکہ طلاق  
 دالی جہدائی میں عورت کو بے بس اور مجبور کیا گیا ہے۔ اسلام  
 میں طلاق کا حق صرف مرد کو دیا گیا ہے۔ مرد جب چاہے



تو عورت کو طلاق دے کر جدا کر سکتا ہے اور اگر عورت اس مرد کو پسند نہیں کرتی تو پھر اسلام نے اس کو مجبور کیا ہے کہ عا موشی سے زندگی گزارے اور کڑھتی رہے اور طلاق خلع میں بھی مرد عین رہے عورت مجبور اور متعہ میں عورت کی عزت ہے کہ جب مدت گزر جائے گی تو اسلام نے اختیار دیا ہے اگر چاہیں تو مدت بڑھا لیں۔ خلاصہ اگر جدائی ہی حرمت متعہ کی دلیل ہے تو طلاق بھی حرام ہونا چاہیے کیونکہ طلاق کے ذریعے عورت کھلونا بن جائے گی اور مرد اس کے ساتھ کھیلتے رہیں گے۔

ہم نے کئی بار وضاحت کی ہے کہ متعہ نکاح کی طرح خدا اور رسولؐ نے حلال کیا ہے اور بقول اہلسنت متعہ ابتدائے اسلام میں حلال تھا۔ ہم کہتے ہیں اگر متعہ میں عورت کی توہین اور ذلت ہے تو اس توہین اور ذلت کو خدا اور رسولؐ نے اجراء اسلام میں جائز کیوں کر دیا تھا۔ اگر متعہ بے غیرتی اور بے حیائی ہے تو خداوند عالم نے اس بے غیرتی اور بے حیائی کو صحابہ کرام اور ان کی ماؤں بہنوں کے لئے جائز کیوں قرار دیا تھا۔ یہ کس طرح کا انصاف ہے کہ اگر متعہ صحابہ کرام کریں تو یہ جائز اور حلال ہے اور مشرک و حیا بھی ہے اور اگر کوئی دوسرا کرے تو یہ متعہ حرام ہے بے غیرتی ہے بے حیائی ہے۔ ایک چھت اور دو ہوائیں اس کو کہتے ہیں۔



## شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۲ واں گولہ

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشنا عشریہ صفحہ ۲۵ باب میں لکھا ہے کہ محرم کرنے والی عورت کا یہ شغل بن جاتا ہے کہ ہر ماہ ہا یا رے و ہر سال درکنارے کہ وہ ہر مہینہ کسی یار کے ساتھ اور ہر سال کسی کی بغل میں ۔

**جواب** | اہلسنت کی حلالہ والی طلاق میں عورت کے لئے ذلت اور رسوائی و بے شرمی و بے حیائی کی

انتہا ہے ۔ ارباب انصاف ۔ اہلسنت دوستوں میں ایک طلاق حلالہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر مرد نے عورت کو ایک دفعہ کہہ دیا ہے کہ تم کو تین طلاق ہے تو پس عورت کی شامت آگئی ۔ اس کی پہلے شوہر کے ساتھ صلح کو منع کر دیا گیا اور اس کو مجبور کیا گیا کہ اب وہ کسی اور یار کے ساتھ کچھ مدت گزارے اور پھر اس سے طلاق لے کر پہلے شوہر کی بغل میں سوئے اگر شوہر بدلتا حرمت متعہ کی دلیل ہے تو طلاق حلالہ کو بھی حرام اور منع ہونا چاہیے ۔

ہم دوبارہ عرض کرتے ہیں کہ متعہ وہ نکاح ہے جو ابتدائاً اسلام میں صحابہ کرام اور صحابیات رضوان اللہ علیہم کے لئے حلال تھا اور ہر ماہ ہا یا رے و ہر سال درکنارے کا فارمولہ ان پر بھی طے آتا تھا اس وقت ہدایت کے ستارے چپ کیوں رہے تھے اب صحابہ کرام کے پیڑکاروں کو وہ عقل آئی ہے جس عقل سے خود صحابہ کرام محروم تھے ۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توہین کا ۲۲ واں گولہ کہ کیا  
متوہ صرف مغرب لوگوں کی بیٹیوں اور بہنوں کے لئے ہے  
بعض روشن خیال ہمارے اہلسنت دوست یہ بھی فرماتے ہیں کہ خود شیعوہ ظلمات میں  
سے بھی کوئی شریف آدمی یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص ان کی بہن یا بیٹی  
کیلئے نکاح کے بجائے متوہ کا پیغام دے پس معلوم ہوا کہ معاشرے میں ننان  
بازاری کی طرح عورتوں کا ایک ادنیٰ طبقہ موجود رہنا چاہیئے جس سے متوہ  
کرنے کا دروازہ کھلا رہے یا پھر متوہ صرف مغرب لوگوں کی بیٹیوں اور  
بہنوں کے لئے ہو۔ اور اس سے فائدہ اٹھانا خوشحال طبقے کے مڑوں کا  
حق ہو شریعت سے اس طرح غیر منصفانہ قوانین کی توقع نہیں کی جاسکتی  
کہ جیسے ہر شریف عورت اپنے لئے بے خیراتی اور بے حیائی سمجھے البتہ آغاز  
اسلام میں یہ متوہ صرف سخت ضرورت کے لئے جائز کیا گیا ہے۔

## جواب: متوہ، حلالہ اور طلاق کو کوئی بھی گوارہ نہیں کرتا

ارباب النصاراء اہلسنت و سنتوں میں ایک نکاح حلالہ ہے جس کے تصور سے  
شرفلہ کو پسینہ آجاتا ہے اور کوئی شریف گوارا نہیں کرتا کہ اس کی جوان بڑی  
کسی مسجد کے ملاں یا اور کسی کو نکاح حلالہ کی خاطر پیش کی جائے مگر چونکہ  
سنی ملاں نے نکاح حلالہ کے جواز کا فتویٰ دیا ہے اس لئے تمام مشرقی  
اہلسنت اس پر گڑبٹتے بھی ہیں اور بوقت ضرورت جوان بیٹیوں کے حلالہ  
نکاح لینے کے لئے ان کو نکاح حلالہ کے لئے پیش بھی کرتے ہیں ہمارا مقصد  
یہ ہے کہ بقول ملاں صاحب جس طرح شریف طبع متوہ کو پسند نہیں کرتی اسلئے متوہ  
حرام ہے اسی طرح نکاح حلالہ کو بھی شریف طبع پسند نہیں کرتی اس لئے  
نکاح حلالہ بھی حرام ہونا چاہیئے۔



## جواب طلاق کو بھی کوئی شریف آدمی گوارا نہیں کرتا

بقول ہمارے اہلسنت و دستوں کے کہ مستعد حرام ہے اور دلیل یہ ہے کہ مستعد کو شریف طبع پسند نہیں کرتی۔ اور باب انصاف ہم اپنے سنی بھائیوں کو دیانت اور انصاف کے واسطے دے کر سوال کرتے ہیں کہ کون شریف عورت ہے جو طلاق کو پسند کرتی ہے اور کون شریف باپ یا بھائی جو اپنی بیٹی اور بہن کے لئے طلاق پسند کرتا ہے۔ مگر شریعت نے لوگوں کی پسند کا لحاظ نہیں کیا۔ اور طلاق کو جائز قرار دیا ہے اور دوسرا سوال ہم یہ کرتے ہیں کہ کیا یہ غیر منصفانہ حکم نہیں ہے کہ طلاق کا حق صرف مرد کو دیا گیا ہے۔ اور عورت اس اختیار سے محروم ہے اور کئی عورتوں کی زندگی خراب ہو جاتی ہے۔ مردان کو اپنے گھر آباد بھی نہیں کرتے اور طلاق بھی نہیں دیتے اور عورت بچاری طلاق کے انتظار میں تمام زندگی کو دھتی رہتی ہے۔

خلاصہ جس طرح مستعد کو شریف طبع پسند نہیں کرتی اسی طرح طلاق کو بھی شریف طبع پسند نہیں کرتے لہذا دونوں کو حرام ہونا چاہیے تھا۔ نیز ابتدائے اسلام میں جن عورتوں اور مردوں کے لئے مستعد حلال ہوا تھا کیا وہ شریف نہیں تھے اگر نہیں تھے تو کیا تھے۔



## جواب متعہ کو زنا سے بچنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے

ادب باب انصاف۔ متعہ کے لئے شریعت نے مرد اور عورت کو مجبور نہیں کیا کہ وہ ضرور متعہ کریں بلکہ متعہ کو زنا سے بچنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے اور امیر یا غریب کا اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ معاشرہ میں زنا ہر قسم کے لوگوں میں مردوں اور عورتوں میں پایا جاتا ہے۔ شریعت پاک نے زنا سے بچنے کے لئے متعہ کو ذریعہ بنایا ہے مرد اور عورت خواہ دونوں امیر طبقے سے یا غریب طبقے سے ہوں یا ان میں ایک امیر اور ایک غریب ہو بھائے زنا کرنے کے وہ نکاح متعہ کر لیں جس کی شریعت نے اجازت دیا ہے۔ باقی ہر مرد یا عورت کے لئے اپنے اپنے حالات ہیں اگر متعہ کو ان کی طبیعت پسند نہیں کرتی تو وہ متعہ نہ کریں کیونکہ متعہ کوئی واجب یا فرض تو نہیں ہے کہ جس کا کرنا ضروری ہے بات صرف اتنی ہے کہ اگر شرائط کے ہوتے ہوئے کسی مرد یا عورت نے متعہ کیا ہے۔ تو اس کو زنا نہیں کہا جاسکتا۔ اسباب انصاف متعہ کی حرمت کو اچھا لئے والا اور اس کے خلاف بد زبانی کر کے والا درحقیقت خدا اور رسولؐ کے خلاف بد زبانی کرتا ہے اگر متعہ کوئی غلط یا بری شے تھی اور بے عیقل اور بے حیاتی تھی تو خدا اور رسولؐ نے اس بے عیقل کو صحابہ کرام کی بہنوں اور بیٹیوں کے لئے جائز کیوں قرار دیا۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۵ واں گولہ  
شیعوں کے خلاف چھوڑنے سے شرم نہ کرنا اور ان پر ہمتیں لگانا

کتاب اہلسنت حرمت مستوفہ صفحہ ۱۳۰ محمد علی جاننازیں لکھا ہے کہ فقہ جعفریہ  
کے نقاد سے مستوفی آرٹ میں بازار حسن کھل جاتے گا صفحہ ۱۴۴ مستوفی نے ملت جعفریہ  
کی اشاعت میں بڑا حصہ لیا ہے مستوفی وجہ سے منغل شہنشاہ اکبر سے لے کر  
آخری ماحیدار تک سب نے شیعیت کی سرپرستی فرما کر صفحہ ۱۴۴ جتنے بدکاری  
کے اڈے چکے ہیں ان سب کے لاشیں شیعہ مذہب کے نام پر حاصل کئے جاتے ہیں

جواب حدیث شریف میں ہے کہ چھوڑنا منافق کی نمایاں نشانی ہے

اسی انصار مولوی محمد علی جاننازیں عمامہ علامہ العالی اس معاویہ کے پیروکار  
ہیں جو منبر پر بیٹھ کر حضرت علیؑ کو گالیاں دیتا تھا اور جھوٹ بولتا تھا ختم  
تم فقہ جعفریہ کی بات کیوں کرتے ہو تم فقہ حنفیہ کا نقاد کرو اور اپنی  
ماؤں بہنوں کیلئے حلالہ کی منڈی کھول دو تم اس یزید بن معاویہ کو چھٹا  
خلیفہ مانتے ہو جو محارم سے نہ ناکرتا تھا اور ثبوت کے لئے سہاؤ  
رسالہ کرو اور یزید ملاحظہ فرماؤ۔ اور شیعوں کی سرپرستی کسی معنی  
بادشاہ نے نہیں کی بلکہ وہ تو شیعوں کے مخالف تھا اگر  
اکبر بادشاہ وغیرہ نے شیعوں کی سرپرستی کی ہوتی۔ تو  
ہندو پاک میں کوئی سنگ سلاب بنو امیہ سے باقی نہ  
رہتا اور چکے کے لاشیں کا تم ہمیں طعنہ دیتے ہو  
مولانا جو عورتیں چکے میں کام کرتی ہیں وہ تمہاری ماؤں



بہنوں سے ہزار درجہ افضل ہیں کیونکہ وہ ایک معین جگہ  
 میں برائی کرتی ہیں۔ مگر تمہاری خواتین گلی گلی اور کوچے کوچے بغیر  
 کسی لائسنس کے صند بن عقبہ مادر معاویہ اور سمیعہ مادر زبیر اور  
 صعبہ مادر طلحہ اور زرقاء اور حکم بن عاص کے مبارک مشن کو چار  
 چاند لگاتی ہیں۔ مولانا جاناہ صاحب تم ان پیروں کے پیروکار ہو جو  
 اتنے گندے تھے کہ ان کو بازار حسن کی کنجریاں بھی نہیں مانتی علامہ صاحب  
 کنجریاں صاف صاف کہتی ہیں کہ مولوی محمد علی جاناہ کے پیروں میں اور  
 ہم میں کوئی فرق نہیں ہے لہذا اپنے جیسے گندے گندے کو ہم پامشہ کیوں مانتے  
 ارباب الصفا۔ محمد علی جاناہ اور اس قماش کے دوسرے مولانا صاحبان  
 کو زنا رہبر منڈی اور کنجریاں اور لائسنس کی بہت معلومات ہیں،  
 مگر علامہ کی غلاظت اور علت المشاکح کی قباحت جو کہ معاویہ خیلوں  
 کا طرہ امتیاز ہے اگر ان سے زنا کا مقابل کریں تو حلالہ اور  
 علت المشاکح کا قباحت میں پلڑا بھاری ہے

ص ۳۳ میں اس جاناہ نے اپنے مخاطب مولانا السید خادم حسین بخاری مرحوم  
 کو ان الفاظ میں خطاب فرمایا ہے کہ متو کہ نام سے زندگی میں جتنی  
 بدکاریاں کی ہیں یا اپنے خاندان کی عورتوں سے کرواتی ہیں تو ان سے  
 توبہ کرو ورنہ باب انصاف و اختلافی مسائل اپنی جگہ مگر غور کرو کہ  
 بخاری مرحوم قوم سادات سے ہیں اور محمد علی جاناہ ایک چوہڑا  
 چمارا اور کس طرح سادات خاندان کی خواتین کی طرف بدکاری  
 کی نسبت دی ہے۔ جاناہ کے دل میں اسی طرح بغض علیؑ ہے  
 جس طرح اس کے مرشد معاویہ کے دل میں تھا۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی خوب کامیابیوں کا ذکر ہے کہ متعدد بڑی عبادت ہے پس شیعہ اپنی لڑکیاں سسینوں کو پیش کریں کتاب اہلسنت تحقیق متعدد قلم مفتی بشیر احمد لہوری نامی کتب فاعدر شہید یہ سپرد ضلع سیالکوٹ ۱۳۴۳ میں لکھا ہے۔ کہ غیر شیعہ مرد سے متعلقہ کرنے کی صورت میں اس عظیم ترین عبادت پر شیعہ مومنہ سات سو گناہ زائد اجر کی مستحق ہوگی ۲۷، اگر متعدد واقعی حلال ہے تو مجتہدین اور ذاکریں میں سے کہتے ہیں جن کی حسین و جمیل خوبصورت، نوجوان بہو بیٹیوں نے متعدد طائفے کھول رکھے ہیں جب بڑی عبادت ہے تو ماتم اور نوحہ کی طرح اسے بھی علی الاعلان سرا بازار کرنا چاہیے ہے کوئی سیاہ لباس پہننے والا مجاہد جو اس کمی کو پورا کرے۔ ۲۸، اگر کوئی نیک سیرت، رحم دل شیعہ عورت تفتیہ کر کے سنی نوجوان سے متعدد کرے۔ تو اس کو سات سو متو کا درجہ ملے گا۔ نوٹ: اس علاوہ نے بھی تحقیق متعدد ۸۰ صفحات کا ایک رسالہ لکھ کر اپنی تحقیق کی چکی میں پھارے شیعوں کو پسینے کی ناکام کوشش فرمائی ہے اور اپنے دل کا اہال خوب لکالا ہے۔ مگر مثل معروف ہے کہ گنہگار اور پچھڑناکی۔ یہ لوگ چودہ سو سال گزر گئے اسلام میں پہلی متو ابو بکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن حضرت اسماء کے متو میں انگلیٹلی گرم کرانے کی صفائی نہیں دے سکے اور اب ہم مذکورہ تحریر کی وہ چیر بھاڑ کرتے



ہیں جس کے پرٹھنے سے امیر معاویہ یو یورپی کے تمام علاقے  
 قُبُحَتِ الدُّنْيَا کَفَرَا کے مصداق نظر آئیں گے۔

**جواب بقول اہلسنت کا یہ دن ان اور اللہ پر ایمان لانا برابر ہیں**

اہلسنت کی معتبر کتاب سوا المختار ص ۱۳۳ کتاب نکاح میں لکھا ہے  
 لیس لنا عبارة شرعت من عهد آدم الى الان ثم تستمر في الجنة  
 الا النكاح والایمان۔ اما كونه عبادۃ في الدنيا النكاح هو  
 لكونه سببا لكثرة المسلمين

ترجمہ: احسانات کی مایہ ناز ہستی علامہ ابن عابدین شامی فرماتے  
 ہیں کہ حضرت آدمؑ سے لے کر اب تک اور پھر جنت میں بھی جاری رہنے والی  
 کوئی عبادت نہیں سوائے نکاح اور جماع کے اور ایمان کے اور نکاح  
 کا سوائے ایمان کے دنیا میں بے مثال عبادت ہونا اس لیے ہے کہ یہ  
 جماع کرنا مسلمانوں کی تعداد بڑھانے کا بہت بڑا سبب ہے

**مولوی بشیر اور اس کے پیرو بھائیوں کو دیکھو فکر**

ملاں بشیر نے شیعوں کو طعنہ دیا ہے ان کے مذہب میں متعہ  
 عبادت ہے لہذا خواتین شیعہ سنی نوجوانوں سے متعہ کر کے  
 اس عبادت کا سات سو گناہِ ثواب حاصل کریں اور جماعی  
 گذارش ہے مولانا صاحب متعہ بھی مثل نکاح ہے اور آپ کے  
 مذہب میں نکاح اور جماع بے مثال عبادت ہے کیونکہ اس سے  
 کثرت اہل اسلام ہوتی ہے لہذا ہم بھی جناب کی اور آپ کی عظیم قوم



کی خدمت میں ہاتھ باندھ کر عرض کرتے ہیں کہ اپنی جوانی اور پاکیزہ  
لڑکیاں ہمارے ملکوں اور واکروں کی خدمت میں نکاح کیلئے پیش  
فرما دیں تاکہ کلمہ شریف پڑھنے والوں کی تعداد زیادہ ہو سکے۔

**جواب اہل خیر کو اپنی لڑکی پیش کرنا سنتِ فاریقِ اعظم ہے**

اہلسنت کی معتمد کتاب صحیح بخاری جلد ۲ کتاب نکاح باب عرض الالسان  
ابنہ او اختہ علی اہل الخیر کہ اہل خیر کو اپنی بہن یا بیٹی نکاح کے لئے  
پیش کرنا فقال عمر بن الخطاب آیت عثمان فعت صحت علیہ  
حفصہ۔ مذکورہ باب میں یہ لکھا ہے خلیفہ زادہ حضرت  
عبداللہ بن عمر فرماتا ہے کہ جب میری بہن حضرت حفصہ کا شوہر نہیں  
مر گیا تو میرے ابا جی نے بتایا کہ میں اپنے دوست عثمان بن عفان کے  
پاس آیا اور میں نے حفصہ کو اس کی خدمت کے لئے پیش کیا اس  
لئے بھی قبول نہ کیا۔ نوٹ۔ مولوی پسروری نے شیعوں کو مشورہ دیا  
ہے کہ متہ اگر عبادت ہے تو سر بازار کرنا چاہیئے اس علاوہ اور اس  
کے پر بھائیوں کو شیعوں کی طرف سے یہ مشورہ ہم بھی پیش کرتے ہیں  
کہ اہل خیر کو بیٹی پیش کرنا اگر اچھا کام ہے۔ تو تم سب واپس  
روحانی حضرت عمر اپنی لڑکیوں کو میک اپ کرو اگر کسی  
کی چھت پر بیٹھا کر لاؤڈ سپیکر پر یہ اعلان کریں کہ یا اہل الخیر  
رشتہ حاضر ہے اس طرح آپ کو جوان بھی اچھے ملے گئے اور  
سنت حضرت عمر بھی دنیا میں زندہ رہے گی اور اہل اسلام  
کی تعداد بھی زیادہ سے زیادہ ہوگی۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۷ واں گولہ کہ متو  
 کے فضائل بہت زیادہ ہیں متو نے فی کا درجہ ملتا ہے  
 ارہا انصار علامہ محمد علی جہا نیاز نے اپنی کتاب حرمت متو میں اور ملاں  
 بشیر سپہروی نے اپنے رسالہ تحقیق متو میں اور حسن سپہروی نے اپنے  
 رسالہ حرمت متو میں اور مولوی فیض احمد ویسی نے اپنے رسالہ متو یا  
 زبانی فضائل متو جمع کرنے کی بہت کوشش فرمائی ہے اور اس قماش کے  
 دوسرے تمام علماء نے بھی اس موضوع میں خوب طبع آزمائی فرمائی ہے  
 علامہ ویسی نے اپنے رسالہ کے حصہ ۱ میں فرماتے ہیں کہ فیصلہ کن بات ہے اگر متو  
 کا اتنا بہت بڑا ثواب ہے کہ دیگر عبادات سے بڑھ کر ہے تو شیعہ اپنے  
 آپ کو ابن المتو یعنی متو کی اولاد کہلانے سے کیوں جھوکتا ہے اور  
 فقیر انعام پیش کرنے کو تیار ہے کسی ایک مشہور اخبار میں ایک بار  
 اپنے آپ کو متو کی اولاد کا اعلان کرے شیعہ پارٹی خود سوچے کہ  
 جب متو ثواب کا کام ہے تو پھر اس سے عار و شگ کیوں ارباب انصاف  
 ہمارے کئی بھائیوں کا یہ ایماننا اعتراض ہے اور اب ہم اس کی اس طرح  
 چیر پھاڑ کرتے ہیں کہ مدرسہ ہند بن عتبہ کے سند یافتہ علماء کو شاید کچھ ہوش  
 آجائے افسوس ہر سال زیادہ رسالت میں متو حلال ہوا ہے کئی بھائی بنا  
 سکتے ہیں کہ کہتے صحابہ کرام نے اعلان کیا ہے کہ ہم اولاد متو میں حلال ابھی تک  
 جاری ہے کہتے سنیوں نے اعلان کیا ہے کہ ہم اولاد حلال ہیں ہم کئی بار وضو  
 کر چکے ہیں کہ متو خدا اور رسولؐ نے صحابہ کرام کیلئے حلال فرمایا تھا لہذا متو  
 کوئی عراب شی نہیں ہے۔



جو از مذہب و کلام صحابہ میں ناکہ کی نفی است کہ اولاد زنا اولاد حلال سے زیادہ اچھی ہے، حوالہ انکو غلط ہے تو عدالت مجھے کھڑا کر کے گولی مار دے اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات ج ۲ ص ۲۵۶ الحدیث الخامس راعب اصغریانی قال قد امة اولاد الزنا انجب لادن الرجل یزنی بشکوہ و نشاط فیخرج الولد کامل و ما یکون عن حلال فغن تصنع الرجل الی امرأۃ۔ مگر جہد امام اہلسنت شیخ الحدیث حضرت قدامۃ فرماتے ہیں کہ زنا سے پیدا ہونے والے بچے زیادہ اچھے ہوتے ہیں کیونکہ آدمی پوری شہوت اور رجوش سے لڑتا کرتا ہے پس بچہ کامل پیدا ہوتا ہے اور جو حلال طریقے سے اولاد ہوتی ہے وہ اس خوبی سے محروم ہوتی ہے۔

## و کلام صحابہ کرامؓ کہیں کہیں ناکہ خالق کی رشتہ تمہارا دل زبرد

علامہ اویسی کو جمع انکے یہ بھائیوں کے ہم چلیج کرتے ہیں کہ اگر اولاد زنا اولاد حلال سے زیادہ اچھی ہے تو کوئی بھی اہلسنت کا عالم دین علامہ اویسی کا عقیدت مند کسی مشہور اخبار میں اعلان فرمادیں کہ میں اولاد حلالہ ہوں البتہ اولاد زنا ہونے کا صرف ایک ذات گرامی نے اقرار فرمایا ہے جو کہ پکا اہلسنت خال المومنین امیر معاویہ کا بھائی حضرت زیاد بن ابی سفیان ہے۔

علامہ اویسی نے اپنے رسالہ کے ص ۱۲ میں یہ بھی لکھا ہے کہ متعہ کو جو کہ زنا ہے نکاح میں اس لئے داخل کیا جاتا ہے کہ زنا کی بہار سے گلستان تشیع نہکتا چلتا رہے جواباً عرض ہے کہ اویسی کے مذہب میں تو اولاد زنا اولاد حلال سے زیادہ اچھی ہے پھر وہ کس منہ سے نہ ناکہ مذمت کرتے ہیں۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توبہ کا ۱۸واں گواہ شیعہ  
مستعد کے مبارک عمل کا اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کریں

اہلسنت کی معتبر کتاب "ہم سنی کیوں ہیں" ص ۱۲۱ از قلم حافظ مہر محمد میاں نوال  
میں لکھا ہے میں حافظ مہر محمد شیعوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر ان میں ذرہ  
بھرا ایمان کی برقی ہے اور وہ مستعد کو کارِ ثواب جانتے ہیں تو کیا وہ مستورات  
اہلبیت کی مثالیں کم از کم ایک درجہ اپنی کتاب سے پیش کر سکتے ہیں اگر  
ثابت کر دیں تو جہنما و رنما س مبارک عمل کا اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح  
کریں۔ ورنہ آپ شیعہ سرگز نہیں خالص منافق ہیں آپ کا ٹھکانہ جہنم  
ہے۔ ادباً انصار اس حافظ مہر کا آپ سے چیلنج پڑھ لیا اور اب ہم اس  
ادلاء حلالہ پر وہ کاری ضرب لگاتے ہیں کہ اسے قبر میں بھی سکون نہیں  
آئے گا اور اس کی دلیل کی وہ چیر بھار ٹکرتے ہیں کہ ہند بن عتبہ کالج کی  
رصد گاہ میں بیٹھنے سے اس کو دن کے وقت تارے نظر آئیں گے۔

افسوس اس حلالہ کی عقل پر جب امام اعظم نے نکاح حلالہ کے جواز کا فتویٰ  
دیا تھا تو کیا اپنی ماں یا بہن یا بیٹی کا حلالہ نہ سکھوایا تھا اور جب حضرت عمرؓ  
مستعان کا نشانہ زمن رسولؐ کے الفاظ سے حلیت مستعد کی گواہی دے  
تھی کیا اس گواہی سے پہلے اپنے حاندان کی کسی عاتون سے مستعد کر دیا تھا  
سب سے پہلے مستعد کے حلال ہونے کا رسولؐ پاکؐ نے ارشاد فرمایا تھا  
اور اصحاب نے اس کی حلیت کو امت کے لئے بیان کیا ہے پس مستعد پر  
تنقید گویا خدا اور اس کے رسولؐ پر تنقید ہے۔



جو پڑھنا میر محمد رضا کو منصفاً مشورہ کہ ختنہ بنات کے مبارک عمل کا وہ اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کریں۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح القدر شرح ہدایہ ص ۵۵ باب الغسل۔  
 قوله والتقاء الختانان، الختانان موضع القطع من الذکر والفرج  
 وهو سنة للرجل مکرمۃ لهما ذیما مع المختونة الذی فی نظم الفقہ  
 سنة فیہما ترجمہ رختانان وہ مقام ہے کہ مرد اور عورت کے  
 ختنہ کے وقت جہاں سے کچھ گوشت کاٹا جاتا ہے اور یہ ختنہ مرد  
 کے لئے سنت ہے اور عورت کے لئے شرف۔ کیونکہ ختنہ شدہ  
 عورت سے جماع کرنے میں زیادہ لذت ہے اور نظم الفقہ میں لکھا  
 ہے کہ ختنہ عورت اور مرد دونوں کے لئے سنت ہے

نوٹ۔ ہم حضرت حافظ میر محمد کو چیلنج کرتے ہیں اگر ان میں ذرہ بھر  
 ایمان کی رقی ہے اور وہ ختنہ کو کارِ ثواب اور سنت جانتے ہیں مرد  
 اور عورت دونوں کے لئے تو کیا وہ اپنی کتابوں سے یہ ثابت کر سکتے  
 ہیں کہ اصحابِ تشکیک نے اپنے اور اپنی بیٹیوں کے ختنے کروائے تھے۔  
 بصورت دیگر وہ اس مبارک عمل کا اپنے گھر کی خواتین سے  
 افتتاح کریں۔ اگر ختنہ عورت کے لئے سنت ہے  
 اور آپ نے اپنی ماں یا بہن اور بیٹی کا ختنہ نہیں کروایا  
 تو آپ ہرگز اہلسنت نہیں ہیں خالص منافق ہیں آپ کا  
 ٹھکانا جہنم ہے۔ تمہیں مشورات اہلبیت کی مثالیں نہیں ملتی  
 البتہ لو بیکرں بیٹی اسماء نے اور عمر کی بہن عفرانے متعد  
 دانی عبادت فرمائی ہے۔



## پیر و کلا صحابہ کا عقیدہ کہ زنا کی اولاد حلالی اولاد سے بہتر ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب نزہت القلوب ص ۸۱ استقصاء الاموال ص ۸۵  
قال اولاد الزنا نجس لان الرجل یزنی بشہوتہ ونشأ طلق فیخرج الولد  
کاملاً وما یکون من الحلال فمن تصنع الرجل الی المرأة ولہذا کان  
عمر بن العاص ومعاویۃ ابی سفیان من وجہات الناس۔

ترجمہ: امام اہلسنت قطب الدین محمد بن مسعود بن مصلح الشیرازی کہ  
جس نے ۱۱۷ سال کی عمر میں شہر شیریز میں وفات پائی ہے اس  
و کلا صحابہ کے امام اعظم نے فرمایا ہے کہ اولاد زنا زیادہ اچھی ہوتی ہے  
کیونکہ زنا کرنے والے یوری شہوت اور نشاط سے زنا کرتا ہے پس بچہ  
کامل پیدا ہوتا ہے اسی لئے حضرت معاویہ اور عمر بن عاص بہت  
بڑے دان اور عقلمند اور سیاستدان تھے۔

نوٹ: آری انصار حافظ مہر محمد اور اس کے سیر بیانیوں کو ہم چیلنج کرتے  
ہیں کہ بقول تمہارے علماء کے اولاد زنا زیادہ اچھی ہے کیا آپ کے صحابہ  
کرام نے بھی اور آپ کے مشائخ عظام نے بھی عقلمند بچے پیدا کرنے والے  
اس نسخہ پر عمل کیا ہے جناب حافظ آپ کی ذات بھی بڑی نجیب ہے  
اور آپ ماشاء اللہ بڑے عقلمند ہیں کیا آپ کی والدہ نے بھی ہند بن  
عتبہ کی طرح بچے نجیب پیدا کرنے والے نسخے کو استعمال فرمایا تھا اگر کسی  
نے کہا کہ متوا اچھی چیز ہے آپ نے فٹ کہا کہ کیا مستورات اہلبیت کی  
مثال ملتی ہیں اس بابت ہم کہتے ہیں کہ جنہوں نے زنا کو نجیب بچے پیدا  
کرنے کا ذریعہ سمجھا ہے کیا ان کی خواتین اسی طرح نجیب بچے  
پیدا کرتی ہیں کیا تمہارے علماء کی نجابت کا یہی راز ہے۔



## متعہ میں کس طرح کا مسلمانوں میں اختلاف ہے

ارتبا انصار اہل تشیع اور اہلسنت میں متعہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ اہلسنت فرماتے ہیں کہ آغاز اسلام میں متعہ چند شرائط کے ساتھ حلال تھا اور بعد میں رسول پاک نے متعہ کو حرام فرما دیا ہے اور اہل تشیع فرماتے ہیں کہ جس طرح زیادہ رسالت میں متعہ حلال تھا اسی طرح یہ قیامت تک حلال ہے اور متعہ کو منع بتانے والی روایات معتبر نہیں ہیں

اس لئے جواز متعہ میں بعض

سنی علماء بھی شیعوں سے متفق ہیں۔

## فضائل متعہ میں شیعہ اور سنہیوں میں کون سی اختلافی نہیں ہے

اہلسنت اہل تشیع اور بعض علماء اہلسنت متعہ کو حلال مانتے ہیں اور اس کی کسی بھی فضیلت کو صحیح نہیں مانتے اور اہل تشیع اور بعض علماء اہلسنت متعہ کو حلال مانتے ہیں مباح اور جائز مانتے ہیں اور متعہ کے فضائل میں راویان اخبار نے جو مبالغہ فرمایا ہے اس کو وہ قبول نہیں فرماتے کیونکہ فضائل متعہ بتانے والی روایات بلا سند ہیں اس لئے غیر معتبر ہیں کسی شے کے فضائل زیادہ نہ ہونا اور بات بے اساس کا حرام ہونا اور بات ہے۔ اور غلط بحث کرنا علماء اور فضلاء کا کام نہیں ہے ابتداً اسلام میں خدا اور رسول نے صحابہ کرام اور انکی ماں بہن اور بیٹیوں کیلئے جو متعہ حلال فرمایا تھا فضیلت متعہ سے ہٹ کر ہم کہتے ہیں کہ وہی متعہ اسمائیت الی بکر اور عمر کی بہن عفرہ والا تمام اہل اسلام کیلئے قیامت تک حلال اور مباح ہے عبادت نہ ہو مگر برا کا اور زنا نہیں ہے۔



کیا سنی علمائے اپنے سب فتوؤں پر عمل فرمایا ہے

حافظ محمد عثمانی وغیرہ کا شیعوں پر یہ اعتراض کرنا کہ اگر مستحلال ہے تو وہ مستورات اہلیت کی مثالیں پیش کریں یا اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کریں ہم شیعوں یہ کہتے ہیں کہ کیا سنی علمائے اپنے ہر فتوے پر عمل کیا ہے۔ سنی بھائیوں کی چار فقہ ہیں اور ان کے علماء کا ہزاروں مسائل میں اختلاف ہے۔ کتاب اہلسنت المعارف ص ۲۴ ذکر اصحاب لرآی میں لکھا ہے کہ کتنی شرمگاہیں جو حرام تھیں اور امام اعظم ابو حنیفہ کے فتوے نے ان کو حلال کر دیا ہے حافظ مہر صاحب جٹا سکتے ہیں کہ ان کا امام اعظم کے گھر کی خواتین سے امام صاحب کے فتوؤں پر عمل کا افتتاح ہوا ہے کیا امام صاحب نے اپنے فتوؤں پر خود عمل کیا ہے یا ان کے کسی بیٹے نے۔

سنی فقہ کے چند فتوے جن پر حافظ مہر کو فخر ہے

سنی فقہ میں منی پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نوری ص ۴۱۱ باب حکم المنی میں لکھا ہے کہ منی پاک ہے اور ایک قول ہے کہ اس کا کھانا بھی حلال ہے جیسا حافظ مہر محمد صاحب تم اس فتوے پر اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کرو ورنہ تو اہلسنت نہیں ہے منافق اور جہنمی ہے اور بخاری شریف باب غسل خون حیض میں جو آپ کے علمائے عائشہ سے رپورٹ پیش کی ہے کہ خوں حیض کو تھوک سے پاک کیا جاسکتا ہے کیا جناب کے گھر کی خواتین اس فتوے پر عمل کرتی ہیں



## سنی فقہ میں ہے کہ سنی چاٹنے سے محل نہیں پاک ہو جاتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ تھامنی خان ص ۱۱۱ کتاب الطہارہ میں لکھا کہ اگر انسان کے بعض اعضاء پر نجاست لگی ہے مثال کے طور پر شرمگاہ پر لگی ہے، اور آدمی اس کو چاٹ لے تو محل نہیں پاک ہے علامہ حافظ فہر محمد عثمانی کو دعوت کا رہے کہ تم اس فتویٰ پر اپنے گھر کی خواتین سے افتحاح کرو ورنہ تو اہلسنت نہیں منافی ہے اور تیسرا ٹھکانہ جہنم ہے

## سنی فقہ میں ہے کہ گائیدن ن ن ریالت نماز جائز ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح کلمۃ الدقائق منقولہ از استقصا الالفام در جواب مٹھی الکلام ص ۳۹ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی سنی حالت نماز میں شرمگاہ کے علاوہ مثلاً ٹرانوں میں عورت سے جماع کرتا ہے اور اس کو اترال نہیں ہوتا تو اس مبارک کام سے نماز باطل نہیں ہے۔ ہم اعلیٰ حضرت حافظ فہر محمد کو مدد کرتے ہیں کہ اس فتویٰ پر عمل کرنے میں اپنے گھر کی خواتین سے افتحاح فرماویں۔ ورنہ تو اہلسنت نہیں ہے۔ منافی ہے۔ تم نے شیعوں کو مسئلہ متہ میں اسی طرح منافی لکھا ہے اس کا جواب آپ کو مل گیا ہے اور تو اگر بھوک کی طرح دوبارہ پلٹے گا تو تیری خدمت کے لئے چارہ اچھا حاضر ہے۔ عثمانی صاحب تمہارے مذہب میں طلاق اور حلالہ جائز ہے کیا آپ کی تمام خواتین طلاق لے چکی ہیں اور پھر نکاح حلالہ والی عبادت کر چکی ہیں۔ آل رسول ص کی خواتین کا نازیبا الفاظ سے ذکر کرنا تیرے جیسے چڑھڑ چارہ اور ڈوم کا کام ہے۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۹ واں گولہ  
کہ متعہ کرنے والے کلاموں کا درجہ نبی پاک کا درجہ ملتا ہے

کتاب اہلسنت تحقیق متعہ ص ۴۰۰ از قلم ملاں بشیر احمد سپہ پوری اور  
کتاب اہلسنت حرمت متعہ ص ۲۹۲ از مولوی محمد علی جانا زبانی جامد  
ابراہیم سیالکوٹی میں لکھا ہے کہ شیعوں کی تفسیر منہج الصادقین  
کتاب میں لکھا ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ متعہ کرے گا وہ امام حسن کا درجہ  
پائے گا حتیٰ کہ جو چار مرتبہ متعہ کرے گا وہ نبی پاک کا درجہ پائے گا تمام  
محققین اہلسنت اس روایت سے حرمت متعہ پر دلیل لا کر اپنی علمی  
قابلیت کا بخزانہ نکالتے ہیں اور اب ہم اس دلیل پر مدد و انصاف  
میں رہ کر تبصرہ کرتے ہیں اور اپنے سنی دوستوں کو دعوت انصاف دیتے ہیں

جواز اہلسنت کی فقہ میں اولاد ناکو قضا اور امام کا درجہ مل سکتا ہے

اہلسنت کی محبر کتاب التوضیح والتلویح ص ۵۵۵ فصل نبی امام من الحیات  
عربی عبارت اسی رسالہ کے ص ۵۵۵ میں مذکور ہے اب ترجمہ حاضر خدمت ہے  
امام اہلسنت علامہ سعد الدین تقی زانی فرماتے ہیں کہ ہمارا مشاہدہ  
ہے کہ دین اور دنیا کے معاملات میں اولاد حلال سے اولاد زانیہ یا وہ  
صلاحیت ہے اور اسی لئے اولاد زانیہ تمام کرامات اور درجہات کا حق  
رکھتی ہے جو اولاد حلال کو حاصل ہو سکتی ہیں مثلاً من قبول  
عبادتہ و شہادتہ و قضائہ و امامتہ و غیر ذلک  
اولاد زانیہ کی عبادت اور شہادت قبول ہے۔



اور اولاد زنا کا قاضی ہونا اور امام ہونا بھی صحیح ہے اور دیگر  
ذات اس جملہ میں ولایت اور خلافت کی گنجائش بھی ہے۔

**اگر مذکورہ حوالہ غلط ہو تو عدالت میں گولی مار دے**

اب رہا انصاری مولوی محمد علی بھانپا زکوٰۃ کی دعوت فکر ہے کہ علامہ صاحب  
آنکھیں کھولیں اور اپنے علماء کی تحقیقات پر ناز و غرور سے جناب سے  
مستعد پر تنقید فرماتی ہے کہ مستور کرتے سے امام پاک کا امام حسن یا امام  
کا درجہ ملتا ہے اور جواباً ہم جناب سے گذارش کرتے ہیں کہ مستور تو  
وہ نکاح ہے جو آغاز اسلام میں خدا اور رسولؐ نے صحابہ کرام  
اور ان کی ماں بہن کے لئے حلال فرمایا تھا اور اس نکاح سے جناب  
ابوبکرؓ کی بیٹی اسماءؓ نے بیٹا عبید اللہؓ جنا تھا اور انکی بیٹی کرم  
کروانے کے حوالہ جات اسی اسماء کے مستور کے بارے آتے  
ہیں۔ **علامہ مستور** تو ایک وقت اہلسنت بھی حلال مانتے ہیں اور  
اولاد حلال کو خدا نے ہر قسم کے شرف و عطا فرماتے ہیں مگر افسوس ہے  
علامہ جانناز کے مذہب پر کہ جس میں اولاد حلال اور اولاد زنا  
کو مرتبہ امامت میں برابر حقوق دیتے گئے ہیں اور جس طرح جناب ابوبکرؓ  
اور حضرت عمرؓ امام اور خلیفہ تھے اسی طرح اولاد زنا بھی امام اور خلیفہ  
ہو سکتے ہیں اور علامہ جانناز صاحب صفائی پیش فرمادیں  
کہ اولاد زنا کس طرح حضرت ابوبکرؓ اور جناب عمرؓ کے درجے کو پا سکتے  
اور امامت و خلافت کے عہدے پر فائز ہو سکتے ہیں اور اگر یہ سب  
کچھ تمہارے مذہب میں قبول ہے تو پھر شیعوں پر کس چیز کا اعتراض ہے



جاء قرآنی فیصلہ کہ نبی پاک کی اطاعت کے لئے الٰہ انبیاء کے ساتھ  
اور نکاح متوجہ نبی کریم کی اطاعت ہے

ومن يطع الله والرسول فأولئك مع الذين انعم الله  
عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن  
اولئك رفيعا ذاك الفضل من الله وكفى بآلله عليهما -

پ۔ آیت ۶۹ - سورۃ نساء

ترجمہ۔ اور جو شخص خدا اور رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ ان  
لوگوں کے ساتھ ہے جن پر خدا نے انعام فرمایا ہے اور وہ لوگ  
انبیاء ہیں صدیقین ہیں اور شہداء اور صالحین ہیں اور یہ لوگ  
رفاعت میں اچھے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر سنو کہ امام ابن کثیر کی زبانی سنئے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۱۰۰ جاء النسا آیت ۶۹  
ومن يطع الله الخ ای ومن عمل بما امره الله به ورسوله  
وترك ما نهاه الله عنه ورسوله۔

جو شخص عمل کرے ساتھ اس فرمان کے جو خدا اور رسول نے دیا ہے اور  
ترک کرے اس کام کو جس سے انہوں نے منع فرمایا ہے۔

فان الله يكثر دهر كرامته ويجعله مرفقا للانبياء  
پس اللہ پاک ایسے شخص کو جنت میں ٹھہرائے گا اور اس کو اپنے انبیاء  
کا ساتھ بھی اور رضیت بنائے گا۔



نکاح کے فضائل نبی پاک کی مبارک زبان سے  
اور تزویج اور متودونوں نکاح ہیں اور ان میں نبی پاک کی اطاعت  
اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۷۷ کتاب النکاح باب کثرت النسا

عن سعید بن جبیر قال قال لی ابن عباس ہل تزویج قلت لا  
قال فہم تزویج فان خیر ہذا الامۃ اکثرہا نساء

ابن عباس نے سعید بن جبیر سے فرمایا کہ تم نے شادی کی ہے اس نے عرض  
کیا کہ نہیں ابن عباس نے فرمایا کہ شادی کرو اس امت میں زیادہ اچھا  
وہ شخص ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔

نوٹ: کتاب اہلسنت کنز العمال ص ۱۲۲۱ منقول از تشیید المطابع ۱۲۲۱  
میں لکھا ہے کہ ابن عباس کے حق میں حضرت عمر نے فرمایا تھا کہ میں گواہی  
دیتا ہوں انکے تعلق میں بیت نبوت کہ تو بیت نبوت سے بڑھتا ہے۔  
ابن عباس کا زیادہ ازواج والے کو خیر الناس کا تمغہ دینا یہ بقول عمر  
صاحب کے بیت النبوة کا فیصلہ ہے۔

نکاح اور زیادہ بیویاں کرنا سنت نبوی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۳۷ ج ۸ کتاب النکاح

عن النبی النکاح من سنتی۔ و تزویج افاضی مکاشرکم الا مسم

نبی پاک نے فرمایا کہ نکاح کرنا میری سنت ہے اور جس نے میری اس سنت  
پر عمل کیا وہ میرا پیروکار نہیں ہے اور تم شادی کرو میں تمہاری تعداد کے  
زیادہ ہونے پر قیامت کے دن باقی تمام امتوں پر فخر کروں گا۔



متو نکاح ہے اور متو کرنے والا نبی پاک کی طاعت کرتا ہے  
اور قرآنی فیصلہ ہے کہ نبی کی اطاعت کرنے والا جنت میں انبیاء کا ساتھ ہے

ابن النصار، شیخ الصادقین کی بلا سند ضعیف غیر معتبر روایت کو لے کر جو کہ  
متو پر یوں تنقید کی جاتی ہے کہ متو کرنے والا امام اور نبی کے درجہ کو  
پاسکتا ہے اور اس کے جواب میں ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ درجہ کو ہانے کا یہ  
مطلب نہیں ہے کہ متو کرنے والا معاذ اللہ امام یا نبی ہو جاتا ہے بلکہ  
اس کا وہی مطلب ہے جو مذکورہ آیت میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے  
میں کا خلاصہ یہ ہے کہ متو کرنا، اور زنا نہ کرنا۔ یہ خدا اور رسول کی اطاعت  
ہے اور خدا اور رسول کی اطاعت کرنے والا جنت میں انبیاء اور صدیقین  
اور شہداء کے درجہ میں ہوگا یعنی ان کا رفیق اور ساتھ ہوگا۔  
پس نکاح متو کرنے والا اور زنا کو ترک کرنے والا جنت میں  
انبیاء و اولیاء اور صلحاء کے درجے میں ہوگا یعنی ان کا ساتھ  
اور رفیق ہوگا اور اس بات میں کیا حرج ہے یہ نظریہ تو قرآن پاک  
نے پیش فرمایا ہے۔ سورہ نساء کی آیت ۶۹۔ ۷۰ کو غور سے پڑھا  
جائے۔ متو کرنے والا خدا اور رسول کا باطنی نہیں ہے اور ذات  
متو میں کوئی بے حیائی بے شرمی اور بے عزتی بھی نہیں ہے ورنہ  
اللہ پاک اس کو اصحاب نبی صحابہ کرام کی ماؤں بیٹوں اور بیٹیوں  
کے لئے ہرگز حلال نہ فرماتا اور امت مسلمہ کا اجتماع ہے کہ ابتداء  
اسلام میں اللہ نے خواجین اسلام اور اصحاب با وفا کے لئے حلال  
فرمایا تھا اور اصحاب با وفا کے مباح کیا تھا۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توہین کا، ۳۰ واں گولہ کہ متعہ  
کرنے والے میاں بیوی کے ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے گناہ گرتے ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب حرمت متعہ ص ۲۹۱ از محمد علی جہانپاز اور کتاب  
اہلسنت تحقیق متعہ ص ۲۴۱ از بشیر احمد پیروردی میں لکھا ہے کہ شیعوں کی  
کتاب منہج الصادقین میں اور ان کی کتاب میں لا یحضرہ الفقہ باب  
المتعہ میں لکھا ہے کہ نکاح متعہ کے بعد جب عورت مرد ایک دوسرے کو  
ہاتھ سے مس کرتے ہیں تو ان کے گناہ گرتے ہیں اور ان کے اعمال حسنہ میں  
زیادتی ہوتی ہے مقصد شیعوں کے مخالف کا یہ ہے کہ بھلا متعہ سے  
کس طرح گناہ گرتے ہیں۔  
(جواب ملاحظہ ہو)

سنیوں کے عقیدہ میں نکاح سے گناہ مٹتے ہیں۔

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۳۸ ج ۸ کتاب النکاح میں  
لکھا ہے کہ جب مرد اپنی بیوی کی طرف دیکھتا ہے اور وہ اپنے شوہر  
کی طرف دیکھتی ہے تو خدا ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے  
فَاِذَا شَئَیْکُمْ بَانَ اَقْبَلَتْ وَتَوْبَتُہُمَا مِنْ غُلَّالٍ اَصَابَہُمَا

اور مرد جب اپنی بیوی کے ہاتھ سے پکڑتا ہے تو انگلیوں سے ان کے گناہ گرتے ہیں  
اسیسا انصاف، متعہ مثل نکاح ہے اور شیعوں کی دونوں کتابوں میں  
لکھا ہے کہ نکاح سے اور میاں بیوی کے ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے  
سے گناہ گرتے ہیں اولاس میں اعتراض کی کوئی بات نہیں ہے اور  
کسی مولانا کا اس پر مذاق کرنا باعث تعجب ہے۔



## چرا منیٰ نذیل رزق کا ایک دوسرے کے مقام شرم کو طاق لگانا بڑا ثواب ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خاں کتاب الخطر ص ۸۳ ج ۴  
لاباس یقول ان میں قریج امراتہ کذا لک امراتہ لاباس ان تمس  
قریج زوجہا لکی تیمراعی قال ابو یوسف سألت ابا حنیفہ  
رحمۃ اللہ عن هذا قال لاباس یہ وار جوا ان یعظم  
اجرہما۔

اگر مرد عورت کے مقام شرم کو مس کرے اور عورت مرد کے مقام شرم کو  
مس کرے تاکہ شارت ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں اور امام ابو یوسف  
فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد معظم امام اعظم ابو حنیفہ سے اس  
مسئلہ کی بابت پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں اور میں  
امید رکھتا ہوں کہ اس فعل سے دونوں کو بڑا ثواب ملے گا۔  
نوٹ: ازنا الصداق متعہ مثل نکاح ہے اور جس طرح نکاح کے فضائل  
ہیں اسی طرح متعہ کے فضائل ہیں اور اس میں اعتراض کی کوئی بات نہیں ہے  
اور یہاں بیوی کا ایک دوسرے سے پیار کرنا وہ عبادت ہے جو دوسری عبادت  
میں داخل ہو جائے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے مثلاً سنی بھائیوں کی صحیح بخاری  
کتاب الصوم میں جویم ط مضر میں لکھا ہے کہ جناب عائشہ فرماتے ہیں کہ روزہ کی  
حالت میں بھی پاک اپنی بیویوں کو بیتل و سیاخر چومتے بھی تھے اور مباشرت  
بھی کرتے تھے اور مشکوٰۃ باب الصوم میں لکھا ہے کان یصل لسان  
عائشہ فی الصوم کہ رسول پاکؐ روزہ کی حالت میں عائشہ کی زبان چومتے تھے  
بیوی متعہ سے ہو یا نکاح سے ہو اس کو پیار کرنا عبادت اور سنت رسولؐ ہے



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۳۱ واں گولہ کہ  
متواللہ کی رحمت ہے اور اس میں ثواب ہے۔

کتاب اہلسنت تحقیق مستور ص ۳ میں لکھا ہے کہ شیعوں کی کتاب تفسیر قمی  
میں لکھا ہے پ ۲۳ سورہ فاطر کی تفسیر میں لکھا ہے کہ امام نے فرمایا ہے کہ متور  
بھی خدا کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے پھر اسی صفحہ میں لکھا ہے مگر  
شیعہ اس رحمت کو عام کریں تو بیکاری اور غریب بھی دور ہوگی۔

جواب صحابہ کرام کا فیصلہ کہ متور رحمت خداوندی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ج ۱ پارہ النساء آیت ۲۳  
نوٹ ۱ اسی رسالہ کے ص ۱ میں گیارہ عدد وثبوت اسی امر کے مذکور ہیں  
قال ابن عباس یرحم اللہ عمر ما کانت امتی الا رحمة من اللہ ورحم بہا  
امۃ محمد فلو لا نہیہ عنہا ما احتاج الی الزنا الا شقی

ترجمہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ متور محض اللہ کی رحمت تھی جس کے ذریعہ  
خدا نے امت محمدیہ پر رحم فرمایا اور اگر عمر متور کو منع نہ فرماتا تو سوائے  
کسی بد بخت کے اور کوئی بھی زنا کی حاجت نہ رکھتا۔

نوٹ ۲ آریہ النصارہ چار سے اہلسنت دوست فرماتے ہیں کہ صحابہ ہدایت  
کے ستارے تھے اور ہم کہتے ہیں کہ ان میں سے ابن عباس بھی ایک ہے۔

اور وہ متور کے گواہی دیتا ہے کہ متور رحمت ہے اور اسی رسالہ کے ص ۱  
میں حوالہ جات موجود ہیں کہ متور والی رحمت کا نزول آغاز اسلام میں جنت  
البرکۃ صحابی کے گھر ہوا اور انکی بیٹی اسماء اس رحمت کی لپیٹ میں آئی ہے۔



اہلسنت کا عقیدہ کہ میاں بیوی کے بوس و کنار  
اللہ پاک پر بھی دیتا ہے اور رزق حلال بھی زیادہ آتا ہے  
اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۲۷ ج ۸ کتاب النکاح۔

وان اللہ یحب من مداعبتہ الرجل زوجته و یکتب لہما بذا اللہ  
اجراً و یجعل لہما بذا اللہ رزقاً حلالاً

ترجمہ: عورت مرد کے آپس میں بوس و کنار سے اللہ پاک کو بڑا مزا آتا ہے  
اور خدا پاک اس چیز کو پسند کرتا ہے اور ان کو ثواب عطا فرماتا ہے اور  
اس بوس و کنار کے ذریعہ ان کو رزق حلال دیتا ہے۔

نوٹ: مولوی بشیر احمد سپروی نے اعتراض کیا کہ شیعوں کے نزدیک متوہ رحمت  
ہے ہم نے ثابت کیا متوہ صحابہ کے عقیدہ میں بھی رحمت ہے دوسرا طنز  
بشیر صاحب کا یہ تھا کہ اگر متوہ کو شیعہ عام کر دیں بیکاری اور عزت بھی  
دور ہو جائے گی ہم بڑے ادب سے عرض کرتے ہیں کہ سنی مولانا صحیح فرماتا ہے  
کیونکہ جس دن سے ابو بکر کی بیٹی اسامہ کے حضرت زبیر سے متوہ فرمایا تھا اس دن  
سے جناب ابو بکر کے گھر سے بیکاری اور عزت دور ہو گئی۔ لہذا ابو بکر کے  
عقیدہ تہمیدوں کو چاہیے کہ وہ صدیقی خاندان کے اس آدمی کو نہ نسخہ کو عزت  
دور کرنے کے لئے ضرور استعمال فرماویں۔

نوٹ: ہمارے سنی بھائی کہیں متوہ کے قصائد کے فیصلے اور کہیں متوہ کو بے حیائی  
ظاہر کر کے ہم شیعوں پر بیشعہ پیار سے طنز فرماتے ہیں اور ہم ان کے مشکور  
ہیں مگر ساتھ ساتھ ان کو ہم اس طرف متوجہ فرماتے ہیں کہ اگر متوہ بے حیائی  
بلکہ شرمی اور بے غیرتی ہوتا تو آخرا اسلام میں خدا اس کو حلال نہ فرماتا۔



شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۳۲ واں گولہ کہ  
 نکاح متہ میں گواہ نہیں رکھے جائے حالانکہ نکاح میں گواہ نہیں  
 اہلسنت کا ایک سالہ تحقیق حلال و حرام درجواب متہ اور اسلام از قلم مناظر  
 اہلسنت مولوی الشریارہاں صفحہ ۹ میں لکھا ہے کہ نکاح شیعہ اور عدم گواہ  
 نکاح صرف ایجاب و قبول کا نام ہے گواہوں کی ضرورت نہیں یہی گواہ صحت  
 نکاح کے لئے شرط ہیں اس اعتراض پر ہمارے سنی بھائیوں کو بہت ہی غرور  
 ہے اور اب ہم اس کی وجہ سے بھڑکرتے ہیں نہ ان میٹھکیل کا لٹج کا کوئی سرجن  
 بھی اس کی مرمت نہ کر سکے۔

## جواب نکاح کیلئے گواہ رکھنے کا حکم قرآن پاک میں نہیں آیا

اربا انصار ہم اپنے اہلسنت دوستوں کو پہنچ کرتے ہیں کہ تمہارے مٹھ فاروق  
 نے بھی کریمؐ کے سامنے یہ گستاخی فرمائی تھی کہ حسب کتاب اللہ کہ ہمیں قرآن  
 کافی ہے اور جناب کے فرمان کی کوئی ضرورت نہیں ہے پس ہمارا یہ سوال ہے کہ  
 سنی بھائیو تم قرآن پاک سے دیکھاؤ کہ نکاح کیلئے گواہ ضروری ہے اور گواہوں  
 کے بغیر نکاح غلط ہے۔ اور وہ دنا ہے اور ہم ڈنگے کی چوٹ پر یہ کہتے ہیں  
 کہ جناب ابوبکر اور جناب امام اعظم قبروں سے اٹھ کر بھی آجائیں تو مذکورہ حکم  
 قرآن حکیم سے نہیں دیکھا سکتے اہلسنت بھائی جب لوگوں کو مذہب شیعہ  
 خیر البیر سے نفرت دلانے کی ناکام کوشش فرماتے ہیں تو اس بات پر زور  
 دیتے ہیں کہ دیکھو بھائی شیعوں کے دلدل یعنی ذوالجناح کا ذکر قرآن  
 میں نہیں ہے پس ہمارا بھی سوال ہے کہ تم گواہوں کو قرآن سے ثابت کر دو۔



جواز سنی اجتہاد اور الٹی گنگار قرآن پاک میں طلاق پر گواہ رکھنے کا حکم آیا ہے۔ مگر سنی بھائی اس حکم و شرع کے مخالف ہیں اور اپنے قول حبنا سے مکر گئے ہیں۔

آیت انصاف ۲۸ واں پارہ سورہ طلاق آیت ۲ میں رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ  
 وَأَشْهَدُوا ذَوَىٰ عَظْلِكُمْ وَأَوْرَاقَهُمْ اِنْ هُمْ مِنْكُمْ وَكَوَاهُ قَائِمٌ لِّمَنْ طَلَّقَ  
 یا اس سے رجوع کی بابت۔ و یا ثبوت اور انصاف کا واسطہ ہے کہ نکاح  
 حلالہ کے شیعائی حضرات کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ قرآن پاک میں صیغہ  
 امر کے ساتھ طلاق یا اس سے رجوع کی بابت صاف حکم آیا ہے کہ گواہ قائم  
 کرو مگر ہمارے سنی بھائی اس حکم کی شکوہ کیا کرتے مخالفت فرماتے ہیں اور  
 حلالہ سے لطف اندوز ہونے کی خاطر تین طلاقیں ایک ہی وقت میں بغیر  
 گواہوں کے صحیح ملتے ہیں۔ اور یہی عورت اور یہ اس کا کوئی والی  
 خوش ہوتا ہے کہ اس عورت کا کسی اور مرد کے ساتھ نکاح کیا جائے مگر  
 ملاں صاحب صرف حلالہ کا چسکا پورا کرنے کے لئے قرآن کی صاف  
 مخالفت فرماتے اس عورت مطلقہ کا نکاح کسی مولانا یا کسی اور سے  
 فرماتے ہیں اور یہ نکاح موقت ہے یا حلالہ ہے یا نکاح متعہ ہے آج  
 تک مولانا اور اعلیٰ حضرات صاحبان اس بابت بھانت بھانت کی  
 ہوئیں ان سے شریعت پاک کی ٹہنی پر چپک رہے ہیں شیعوں پر تو الزام  
 ہے اہلسنت کا کہ ان کا اسلام ثابت نہیں ہے اور شیعوں کو باہا سوغی کہتے  
 ہیں کہ تمہارا اسلام جو ثابت ہے وہ بھانت بھانت کے قیل و قال  
 کا مجموعہ ہے اور چوں چوں کا مرتبہ ہے کسی مذہب اور چار فرقہ اور ہر فرقہ  
 میں قیل و قال اسلام کی بیٹھانی پر بہت بڑا داعی ہے۔



جواب نکاح میں گواہ رکھنا خود تمام اہلسنت میں ضروری نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج ۱۴ باب الشہادۃ فی النکاح

اہلسنت کی معتبر کتاب الہدایہ ص ۲۰۷ ج ۲ کتاب النکاح

اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص ۱۵۱ ج ۱۰ النکاح

نیل الاوطار و حکمی فی البحر عن ابن عمر و ابن الزبیر و

کی عبارت سید الرحمن بن مہدی و داود انہ لا یعتبر لا شہاد

عزمی حکایت کی گئی ہے اس قول کی کہ عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن زبیر و عبد الرحمن

بن مہدی کا و داود عثمانی فرماتے ہیں کہ صحت نکاح میں گواہ کا ہونا ضروری نہیں

فتاویٰ قاضی، قال مالک الشرط اعلان دون الشہادۃ کہ صحت نکاح کے

کی عبارت لئے اعلان کافی ہے گواہوں کا رکھنا ضروری نہیں ہے

بیایۃ کی وهو حجة علی مالک فی اشتراط الاعلان دون الشہادۃ

عبارت سے کہ مالک کے نزدیک نکاح کے لئے اعلان شرط ہے گواہ شرط

نہیں ہے۔ نوٹ اور باب النصف فقہ کے مسائل میں فقہاء کا

اختلاف ہے۔ مثلاً کہنے کی کھال نعمان کہتا ہے پاک ہے اور دوسرے

فرماتے ہیں نہیں۔ یا کہ امام مالک کے نزدیک حلال اور نعمان کے

زودیک حرام۔ نکاح اور طلاق کے مسائل میں خود اہلسنت میں

بہت اختلاف ہے اسی طرح نکاح میں گواہوں کے بارے فقہ

جعفری کا یہ قانون ہے کہ گواہ رکھنا مستحب ہے بہتر ہے مگر نہ

ضروری اور فرض نہیں ہے لہذا مستحب بھی نکاح ہے اس لئے گواہ

رکھنا مستحب ہے ضروری نہیں۔



## مولانا محمد علی جان نواز شرافت مآب کا شیعان علی کو گایاں دینا

اہلسنت کی معتبر کتاب حرمت متوحہ ص ۳۲۰ از قلم جان نواز  
 کسی شیعہ خیر البریہ ہیں۔۔۔ عقائد شیعہ۔۔۔ یہاں تک شیعہ کتب میں  
 اس فرقہ کے عقائد و اعمال بیان کئے گئے ہیں ان کے مطالعہ سے تو پتہ چلتا  
 ہے کہ اس فرقہ طہالہ میں انسانیت اور شرم و حیا ہی نہیں ہے، ان کی  
 کتب میں ایسی ایسی لہجہ، جیسا سوز اور واریات باتیں مانتی ہیں، جنہیں  
 پڑھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے اور کانوں کو ہلکا لگاتے پڑھتے ہیں، اور  
 لا حول پڑھے بغیر رہا نہیں جاسکتا، جس فرقے کے ایسے گندے عقائد  
 ہوں، بھلا اس فرقے کے متعلق خیر البریہ ہونے کا دعویٰ کیسے کر سکتے  
 سکتا ہے۔ آئیے! موصوف کی قلی کے لئے ہم آئینہ میں ان کا منہ  
 چہرہ خود ان کی کتب سے دکھاتے ہیں اور اس بات کا فیصلہ قارئین  
 پر چھوڑتے ہیں کہ کیا یہ فرقہ خیر البریہ ہے یا اسلام اور انسانیت دونوں  
 سے عاری ہے ص ۳۲۱ کی عبارت عنوان سمیت ملاحظہ ہو۔

## ص ۳۲۱ شیعہ مذہب میں لواطت جائز ہے

لواطت خلاف فطرت ایسا گندہ اور خبیث فعل ہے کہ مسلمان تو درکنار  
 کافر بھی اس کو برا سمجھتے ہیں مگر قربان جانیں شیعہ مذہب پر کہ ان کے  
 نزدیک یہ خبیث فعل بھی جائز ہے۔

نوٹ:۔۔۔ اس باب انصاف علامہ جان نواز نے جن پاکیزہ خیالات اور چھٹے الفاظ  
 کا شیعہوں کے خلاف نوکر فرمایا ہے اسی سے علما اہلسنت کی صحیح شان ظاہر ہوتی ہے  
 اور اب ہم ان کی تحقیق کے خلاف ایک ایسا مقالہ لکھتے ہیں جو ہند بن علی بن ابی سہل  
 کے سالانہ جلسہ میں انعام کی خاطر سچو سچ کر سناتے جانے کے قابل ہو گا۔



جناب عمر نے عورتوں سے وطی فی الدبر فرما کر اللہ پاک  
کو مجبور کر دیا کہ وہ عورتوں سے لواطہ کی  
اجازت کے بارے میں قرآن میں آیت نازل فرمادے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ابواب التفسیر ص ۲۲۶ آیت حرث  
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۹۱ کتاب التفسیر آیت حرث  
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب غرائب القرآن ص ۲۴۹ آیت حرث لکم  
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص ۲۶۱  
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فیل الاوطار ص ۲۲۹ آیت حرث لکم  
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قطبی ص ۹۲ آیت حرث لکم  
ترمذی شریف کی سند عن ابن عباس قال جاء نصرالي النبي فقال  
عبارت ملاحظہ ہو یا رسول اللہ هلك قال وما الذي  
اهلك قال موت رجلي البارحة فلم يرد عليه بشئ قال  
قاومني الله اني رسول الله هذه الآية تساعكم حرث لکم فانو  
حرثکم اني تسائم۔ نوٹ۔ اس آیت کے بعد یہ الفاظ لکھے ہیں  
اقبل وادبر چونکہ یہ الفاظ قرآن میں نہیں ہیں۔ اس لئے یہ کسی  
بے ایمان مولوی کی حرکت ہے جو قرآن میں تحریف کرنا  
چاہتا ہے۔ اور اب پورکاروایت کا ترجمہ ملاحظہ ہو  
اور عمر صاحب کی اسلام کی خاطر قربانیوں کی داد  
بھی دی۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ جناب عمر بنی کریم ص کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ حضور میں تو ہلاک ہو گیا ہوں۔ بنی پاک نے فرمایا کہ کس چیز نے تم کو ہلاک کیا ہے؟ عرض کی کہ آج رات میں نے اپنے پالان کو الٹ دیا۔ بنی پاک نے جناب عمر کو کوئی جواب نہ دیا۔ پس اللہ پاک نے اس کو وحی فرمایا کہ عورتیں تمہاری تمہارا کھیت ہیں اور اپنے کھیت میں آؤ چھڑ سے تمہارا جی چاہے۔

نوٹ :- علامہ جانناز آنکھیں کھولیں۔ عمر کا بیوی سے لواط کا خیوت صحاح ستہ سے مل گیا ہے۔ فاریق اعظم کی لواط کے بارے دو قسم کی سنت ہے

ارباب انصاف صحیح ترمذی سے مع دیگر کتب کے حوالہ کے اپنے پڑھ لیا کہ جناب فاریق اعظم نے بیوی سے لواط فرمایا اور پھر اپنے اس عمل پر رسول خدا کو گواہ بنایا۔ اور یہ لواط کی ایک قسم ہے جس کا خلافت آب کو چکا تھا۔ اور یہ لواط منصوصی ہے۔ نیز لواط کی دوسری قسم لواط مشہوری ہے۔ جس کی بار بعض نامقول رافضی اس طرح محقق بنے ہیں اور فاضلانہ پیچ لگاتے ہیں کہ کھاوت الولد الحلال یشبہ بالخال کہ خالی بچہ ماہوں کے مشابہ ہوتا ہے۔ لہذا فاریق صاحب اپنے منوں ابو جہل کے مشابہ تھے۔ پس جو لواط ابو جہل میں تھا۔ وہ ائمہ عظیم جہان میں تھا مگر ارباب انصاف یہ محض قیاس ہے اور اس کا مذہب شیعہ میں کوئی وزن نہیں ہے۔



## تحويل رحل کا معنی کسنی علماء کی زبانی ملاحظہ ہو

غرائب القرآن <sup>ج ۲۳</sup> آیت حرث لکم .. تحويل الرحل غاھرہ  
 کی عبارت ... الکنايۃ عن الاتیان فی غیر المحل المعتاد۔  
 ترجمہ: جس طرح گھوڑے کا زین ہوتا ہے اسی طرح اونٹ کا پالان  
 ہوتا ہے اور پالان کا الٹ دینا کنا یہ ہے اس اسرے کے عورت کا جو  
 محل مخصوص ہے جماع کیلئے اس کو چھوڑ کر دوسرے غیر محل  
 معتاد میں دخول کرنا۔ نوٹ: باب انصاف مذکورہ عبارت  
 سے ہمارے ملاں برادری کے لوگ اس طرح محقق بننے کی کوشش  
 فرماتے ہیں کہ تمام عالم اسلام کو حضرت عمر کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ  
 انہوں نے اپنی بیوی سے لواطت فرما کر تمام ملت مسلمہ کیلئے عورتوں  
 سے لواطت کی اجازت قرآن پاک میں نازل کروالی اور اپنے عظیم  
 باپ عمر فاروق کے اس مایہ ناز مشن کی تمام عمر ان کے فرزند حضرت  
 عبداللہ بلغ فرماتے رہے ہیں کتب اہلسنت سے ثبوت ملاحظہ ہو۔

## صحابی رسول ابن عمر اپنے عظیم باپ کی طرح عورت سے لواطت جائز جانتے تھے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور <sup>ج ۲۳</sup> آیت حرث لکم۔  
 اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی <sup>ج ۲۲</sup> از جمال الدین قاسمی  
 اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قطبی <sup>ج ۲۱</sup> آیت حرث لکم۔

در منشور کی آیات ان عبد اللہ بن عمر کان لا یرمی بأشأاً ان  
عبارت آیات الرجل المرأۃ فی دبرھا۔

جناب عبد اللہ بن عمر اس امر کو گناہ نہیں جانتے تھے کہ مرد اپنی عورت  
سے لواط کرے۔ ابن عمر نبیؐ کا سالار ہے ظیفہ زادہ ہے۔  
شریعت کے احکام میں ہدایت کا ستارہ ہے۔

در منشور قال ابن عبد البر المدنی عن ابن عمر  
کی عبارت لا یبھی المعنی صحیحۃ معروفة عند مشہورہ  
ابن عبد البر سنی فاروقی فرماتے ہیں کہ عورتوں سے حوازلو اطلت کی  
روایت حضرت عمرؓ سے معلوم ہے۔ مشہور ہے اور صحیح ہے۔

نوٹ ہے علامہ سیوطی نے تقریباً دس عدد روایات حوازلو اطلت کی ابن عمر  
سے تحریر کی ہیں اس لئے علماء نے اس حوازلو اطلت کو ابن عمر سے  
صحیح تسلیم کیا ہے اور خود سیوطی نے بھی در منشور کے خطبہ میں اعلان کیا ہے  
کہ اس تفسیر میں کتب معتبرہ سے بہتہ حال جو روایات ہیں نکھی جائزہ گی۔

علامہ جانناز کا لواطت کو جائز کہنے والے  
کی مذمت کرنا بے انصافی ہے

ارباب انصاف :- حرمت مشہورہ صفحہ ۷۳ کی عبارت میں  
علامہ محمد علی نے لکھا ہے کہ لواطت خبیث فعل ہے اس کو  
کافر بھی برا سمجھتے ہیں۔ ہم شیخو خیر البریہؒ کہتے ہیں کہ عورتوں  
سے لواطت خبیث فعل نہیں ہے بلکہ یہ وہ عبادت ہے



اور فعل خیر ہے جس کو صحابی رسولؐ اور محمد علی جانناز کے  
 امام نمبر ۲ حضرت عمرؓ نے خود کیا ہے اور بے شک کافر  
 اس کو برا سمجھیں مگر ہدایت کا ستارہ خلیفہ زادہ نبی پاکؐ  
 کا سالہ اور صحابی عبداللہ بن عمرؓ اس کو جائز جانتا تھا  
 جانناز نے فرمایا ہے کہ شیعوں کی کتب سے ہم ان کا  
 منحوس چہرہ ان کو دکھاتے ہیں اور ہم نے بھی مولانا کو  
 ان کے امام نمبر ۲ حضرت عمرؓ کا وہ چہرہ دکھایا ہے۔ جس پر  
 عورتوں سے لواطت کی رحمت برکھتی تھی۔ اور ابن عمرؓ  
 نے لواطت کے جواز کا قول اختیار فرما کر اہل اسلام  
 اور اہل اسلام کو قیامت سر بلند فرمایا ہے اور ہم ان  
 فخر قوم لوط کے بہت بہت مشکور ہیں۔

اہل سنت میں جو عورتوں سے لواطت کو جائز جانتے ہیں انکی فہرست

- ۱۔ عزت مآب حضرت خاندق خلیفہ نمبر ۲
  - ۲۔ عزت مآب حضرت عبداللہ بن عمر خلیفہ زادہ
  - ۳۔ عزت مآب حضرت امام مالک مجتہد اعظم
  - ۴۔ عزت مآب حضرت امام شافعی مجتہد اعظم
  - ۵۔ عزت مآب حضرت ابو یوسف عالم اجل
  - ۶۔ عزت مآب علماء و فقہاء مدنیہ رضوان اللہ علیہم
  - ۷۔ عزت مآب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
  - ۸۔ عزت مآب تابعین رضوان اللہ علیہم
- نوٹ: در ثبوت اسی کتاب میں موجود ہیں۔ توجہ فرمادیں۔

## عورتوں کو اطاعت تمام علیٰ مدینہ منورہ حلال اور جائز جانتے تھے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۴ کتاب الکساح باب متعة  
 ۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی ص ۲۲۳ آیت حرث لکم ازجال الدین قاسمی  
 ۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۲۶۲ آیت حرث لکم  
 ۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۹۹ آیت حرث کتاب التفسیر  
 نیل الاوطار قال الاوزاعی ... من قول اهل الجہان خمس قرآن کریم  
 کی عبارت تمتع النساء من اهل مکہ وایمان النساء اذ بارھن  
 من قول اهل المدينة

ترجمہ :- امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ اہل حجاز کے ہفتوں میں تازہ ہیں ان  
 میں ایک فتویٰ اہل مکہ کا ہے کہ وہ عورتوں سے متعة کو جائز جانتے ہیں  
 اور دوسرا فتویٰ اہل مدینہ کا ہے کہ وہ عورتوں سے لواطت جائز جانتے ہیں  
 ابن کثیر کی قد ینب هذا القول الی طائفۃ من فقہاء مدینہ  
 عبارت عورتوں سے لواط کے حجاز کا قول مدینہ شریف کے فقہاء کی  
 جماعت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

## عورتوں کو اطاعت صحابہ کرام اور تابعین عظام جائز جانتے تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۹۳ بقرہ آیت ۲۲۳ حرث لکم  
 اسناد جواز هذا الی زمرة کبيرة من الصحابة والتابعین  
 لواطت کا عورتوں سے حجاز کا فتویٰ منسوب ہے سجد بن مسیب نافع اور  
 ابن عمر کی طرف اور محمد بن کعب اور عبد الملک اور امام مالک کی طرف اور اس لواط کا جواز  
 صحابہ اور تابعین کی ایک بہت بڑی جماعت کی طرف منسوب ہے۔



## عورتوں سے لواطت کی اجازت امام اہل امام شافعی ثابِت ہے

- ۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر منشور صفحہ ۲۶۶ - آیت حرث لکم
  - ۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۲۵۵ پارہ ۲ حرث لکم
  - ۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب احکام القرآن بمصاحف صفحہ ۲۶۶ حرث لکم
  - ۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر تاجی صفحہ ۲۲۸ بقرہ آیت ۲۲۳
  - ۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص ۲۶
  - ۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۲۶ باب وطی و غیر
- در منشور اور عن ابي نعيم انه قال لم يصح عن رسول الله في  
فيل في عبادت الخمرية ولا في غليظة شتى والقياس انه حلال

ترجمہ :- عورتوں سے لواطت کے بارے امام شافعی فرماتے ہیں کہ اس کے حرام یا حلال  
ہونے کے بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں آئی اور قیاس سے یہ ہے کہ یہ لواط حلال

## ایک شی امام کی ہدایت کہ وقت مشکل میں استعمال کرنا جائز ہے

- ۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر منشور صفحہ ۲۶۶ - آیت حرث لکم
- عن ابی ملیکہ انه سئل عن اتيان المرأة في دبرها فقال قد روي عن  
جارية في ابارحة فأتقاصت على فاستغت بدھن -
- ترجمہ :- امام اہلسنت ابو ملیکہ سے سوال ہوا کہ عورت کی دبر میں دخول جائز ہے  
اس نے فرمایا کہ آجرات میں نے ایک کینز سے لواط کا ادا کر لیا ہے اور دخول  
مشکل ہو گیا پس میں نے تیل سے مدد حاصل کی -

نوٹ :- علامہ جانباز صاحب یہ لواط آپ کے امام نے  
حلال کر دیا اور آپ کو بہت بہت مبارک -

# امام اہلسنت امامک سے بھی عورتوں سے لواط کا جواز ثابت ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب احکام القرآن ج ۱ ص ۳۵۲۔ آیت حرث لکم  
 ۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص۔ آیت حرث لکم  
 ۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ج ۲ ص ۲۳۹ پارہ ۲ بقدرہ  
 ۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ج ۱ ص ۵۶۲ بقدرہ آیت ۲۲۳  
 ۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۱ ص ۱۹۹ کتاب التفسیر حرث لکم  
 احکام القرآن قال ابو بکر المشور عن مالک اباحہ ذالک وھو عنہ  
 کی عبارت لا یشھرن عن یتدفع بنفیہم۔

ترجمہ :- علامہ رحمہ اللہ نے بھی کہ عورتوں سے لواط کی اباحت کا فتویٰ امام  
 مالک سے مشہور ہے۔ اور اس اباحت کی شہرت زیادہ ہے۔

ور مشور سأل مالک بن انس عن وھل المحلل فی الدبر  
 کی عبارت لا فقال لا الساعة غسلت رأسی مند۔

ترجمہ :- سائل نے امام مالک سے پوچھا کہ کیا عورتوں سے لواط جائز ہے  
 انہوں نے فرمایا کہ اسی وقت ابھی ابھی میں اس فعل سے فراغت کے بعد دھو کر آیا ہوں۔

روح المعانی ص الساعة غسلت رأسی ذکرى مند۔  
 کی عبارت لا امام رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ابھی ابھی آکر متنازل

کا سراسر لواط کی وجہ سے دھو کر آیا ہوں۔  
 نوٹ :- علامہ جانا بذا صاحب آنکھیں کھولیں اور ان حوالہ جات کو

دیکھیں اور پھر اپنی دیانت پر غور فرماویں کہ جس امر کی وجہ سے تم  
 خفیوں کی مذمت فرماتے ہو وہ امر آپ کے گھر میں موجود ہے  
 اور جناب کا مذہب غلاظت کا گڑبہ ہے جو آپ کو نصیب اور مبارک ہو۔



## علامہ جاننا نے شیعوں کو عورتوں کے لواطہ بابت دیکھنے

اگر انصاف عورتوں سے لواطہ کے مسئلے کو ہم نے ٹھہر دیا تو چھڑا ہے علامہ جاننا نے اپنے رسالہ حرمت مستقیم میں بڑے فز سے ص ۵۵ میں لکھا ہے کہ میں نے لواطہ کی حلیت خود ان کی یعنی شیعوں کی کتب سے نقل کی تھی مگر شیعوں نے اس کی کوئی تردید نہیں کی معلوم ہوا کہ شیعوں اس فعل کو اپنے دیگر آئمہ کی طرح جائز سمجھتے ہیں ورنہ خاموشی کے کیا معنی؟

## جواب۔ چلا کر راکھ نہ کر دوں تو دار غم نہیں

مولانا محمد علی کیا پدی اور کیا پدی کا شور بہ۔ آپ نے ص ۳۴ میں لکھا ہے کہ حلیت لواطہ عورت کے بارے سوچنے والا مسلمان نہیں ہے ص ۳۸ میں لکھا ہے کہ یہ لواطہ بعض علماء کے نزدیک کفر ہے ص ۴۱ میں خود لکھا ہے کہ جب شیعہ امام سے پوچھا گیا کہ کیا ایسا آپ بھی کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں میں ایسا نہیں کرتا۔ علامہ جاننا صاحب نے فخر قوم اہل سنت شیعوں کے کسی امام نے آج تک یہ فعل نہیں کیا مگر آپ کے امام برا حضرت عمرؓ نے خود یہ فعل کیا ہے پس اگر صاحب کے مسلمان ہونے اور ان کے کفر کے بارے فیصلہ کرنا آپ کے ہاتھوں میں ہے آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ فعل کرنے والا لعنتی ہے ہم امتناع عرض کرتے ہیں کہ یہ فعل عمرؓ نے بھی کیا ہے ان کا کیا بے گار۔

## علامہ محمد علی جاننا کی خود اپنی قوم فخر قوم لوطیہ

اگر انصاف علامہ جاننا نے ص ۴۱ میں لکھا ہے کہ فرقہ شیعوں اس قابل ہے

کہ ان پر وہی عذاب نازل ہو جو قوم لوط پر نازل ہوا تھا ہم کہتے ہیں کہ جہاں ہزار  
صاحب آپس کے خلفاء فقہاء علماء کرام اور تابعین عظام کے ارشاد و  
عالیہ کتب اہلسنت سے ہم نے نقل کر کے جناب کی خدمت میں پیش کئے ہیں  
لہذا اگر عورتوں سے لواط کرنے والے یا اجازت دینے والے پر عذاب یا لعنت  
آئے گا تو سب سے پہلے عذاب اور دوسری شئی آپ کے حضرت خلیفہ دوم پر  
آئے گی کیونکہ انہوں نے خود عورت سے لواط کیا ہے اور پھر یہ عذاب اور  
لعنت عبداللہ بن عمر اور سعید بن مسیب اور پھر یہ لعنت اور عذاب امام مالک  
اور امام شافعی پر آئے گی اور پھر یہ عذاب اور لعنت ان تمام سنی علماء پر  
جو خود یہ فعل کرتے ہیں یا اس کی اجازت دیتے ہیں آئے گی اور شیعوں مذہب  
والے اس فعل کو بالکل حلال نہیں سمجھتے۔

## سنی علماء کی گواہی کہ عورتوں سے لواط شیعوں میں حلال نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۱۲۵ البقر آیت ۲۲۳  
اہلسنت کی معتبر کتاب فیل الاوطار ص ۲۲۸ باب وطلی فی الدبر  
فیل الاوطار مع انہ مکروہ عندھم کہ عورتوں سے لواط شیعوں کے  
کی عبارت ۱ نزدیک مکروہ ہے اور روح المعانی میں بھی اسی طرح  
لکھا ہے کہ محققین اہل تشیع کے نزدیک عورتوں سے لواط حرام ہے۔  
نوٹ یہ اگر مولانا جانا بنہا زاپنے امام مالک اور امام شافعی اور خلیفہ عمر کی مذکورہ  
مسئلہ میں صفائی دیں گے تو ہماری طرف سے بھی اسی صفائی کو کافی سمجھا  
جائے اور اگر کوئی شیعہ مذکورہ لواط کو جائز بھی جانتا ہے تو حضرت عمر سے  
اتفاق کی خاطر اور اتحاد بین المسلمین کے لئے



## عورتوں سے انکی بریں وطی کرنا شیعوں کے نزدیک حرام ہے

کتاب اہل تشیع شرح لمعہ ص ۳۰۰ کتاب النکاح فصل زانیں لکھا ہے ۔  
والوطی فی دبرھا مکروہ کراہۃ مغلظہ وفی روایہ سید یدعن  
الصّادق علیہ السلام محرم لانہ روای عن النبی انہ قال  
ومحاش النساء علی امتی حرام اور حاشیہ میں بھی لکھا ہے وذهب  
جماعۃ من علماؤنا منہم القیون وابن حمزہ الی انہ حرام  
ترجمہ :- اور عورت سے اس کی دبر میں وطی کرنا مکروہ ہے کراہت مغلظہ سے  
(جو کہ حرمت کے قریب ہے) اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے سدید سے  
روایت کی ہے کہ عورتوں سے وطی فی الدبر حرام ہے کیونکہ امام نے نبی پاک  
سے روایت فرمائی ہے کہ میری امت کی عورتوں کی اور بار میری امت پر حرام ہیں  
اور اسی صرح کے حاشیہ میں بھی لکھا ہے کہ ہمارے شیعہ علماء کی جماعت  
کافتر علی کہ لواط عورت سے حرام ہے ۔ مولانا

مولانا محمد علی جانپاز تم شیعوں کو ایک طرف رکھو کیونکہ بقول آپ کے ان کا  
اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور تم اہلسنت علماء جو صحیح مسلم کہلاتے ہو کیا تمہارا  
یہی اسلام ہے کہ بے ایمانی اور بددیانتی سے مناظرہ کیا جائے کسی سنی علماء  
کی جرأت نہیں ہے کہ حدود انصاف میں رہ کر وہ ہمارے ساتھ مناظرہ  
کرے ۔ علامہ جانپاز صاحب تم عورتوں سے لواط کے مسئلہ میں خیانت  
عملی فرما کر ہمیں لگا رہتے چالانکہ جناب کے مذہب کے مروجوں میں سے خود  
علماء اور دیگر اہم شخصیات لواط کرواتے تھے حوالہ جات حاضر خد ہیں  
قیاس سن زگلستان من بہار مرا

علامہ جاننازاں لکھنوی کھوس لکھنوی حکیم بن عامر صحابی تھا آپ کے  
 خلفا کا رادہ تھا عثمان کا چچا تھا اور خود لوطا کرتا تھا  
 شیوہ لکھا تھا ہوا کر حوالے غلط ہوں تو عدالت مجھے یہ شک  
 اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۲۹ سورہ نون و تلم  
 اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق مخرقة ص ۱۸۱ مقصد  
 روح المعانی قولہ تعالیٰ عتق بعد ذلک زینم و فی بعایۃ ابن ابی  
 کی عبارت ما حاتم التزیم انہ معروف بالابنۃ و لا یحیی ان العادون  
 معدن الشور والمراد من ہذہ الایۃ ولید بن مغیرۃ المخرور  
 وحکم بن العاص والبرجیل -  
 ترجمہ۔ آپ شریف میں لفظ زینم سے مراد یہ ہے کہ جس میں انہ کی بیماری پائی  
 جائے اور اس آیت سے مراد تین ہستیاں ہیں ولید بن مغیرہ وغالہ سیف اللہ  
 کے والد محترم اور حکیم بن عامر مروان کے ابا جان اور البرجیل حضرت عکرمہ  
 صحابی کے والد صاحب اور حضرت فاروق کے ماموں جان -  
 صواعق مخرقة قال ابن ظفر وکان الحکم وکان الحکم ہذا  
 کی عبارت ما یرمی بالذال العضال و حذف البرجیل کذا  
 و حرکتہ المہری فی الحیوۃ الحیران وما نقلہ عن ابن ظفر  
 فی ابی جہل لا تأویل علیہ فیہ بخلافہ فی الحکم فانہ صحابی و  
 قبیح ان یرمی بذالک صحابی فلیحصل علی



انہوں نے صحیح ذلک مکان میں بھیجا یہ قبل الاسلام۔

ترجمہ :- ابن ظفر فرماتا ہے کہ مروان کے ابا جان حکم بن عاص کو لا علاج بیماری آنیہ والی تھی اور نیز یہ بیماری حضرت فاروق کے ماموں جان ابو جہل کو بھی تھی اس چیز کا دمیری نے اپنی کتاب حیوان میں ذکر فرمایا ہے و ابن حجر مکی کی مذہبی غیرت جو شش میں آئی ہے اور بزرگوں کے بزرگوں کی یوں صفائی پیش کرتے ہیں، دمیری نے جو ابن ظفر سے نقل کیا ہے جناب فاروق کے ماموں جان ابو جہل کے بارے میں اس کی صفائی پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ابو جہل کا فر تھا البتہ حکم مروان کا ابا جان صحابی تھا اور بلا جہے بلکہ بہت برابر ہے کہ صحابی انیہ کی بیماری میں مبتلا ہو پس حکم کی صفائی یہ ہے کہ اگر سچ پچ مروان تھا تو یہ عادت اس کو اسلام سے پہلے زمانہ کفر میں ہوگی۔ مبارک مبارک مبارک

## حکم صحابی چھ خلفاء بنو مروان کا دادا مرحوم تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر طبرستان میں ذکر خلفاء میں لکھا ہے فالاشاء عشرہم الخلفاء الراشدون الاربعة و معاویۃ وابہ یزید و عبد الملک بن مروان و اولادہ الاربعة و بینہم عمر بن عبد العزیز ترجمہ یعنی مذہب کے یہ بارہ خلفاء ہیں چھ بھائی خلفاء راشدین، معاویہ اور اس کا بیٹا یزید۔ چھ شیعہ عبد الملک بن مروان بن حکم اور چار بیٹے عبد الملک کے۔ ولید۔ یزید۔ ہشام۔ سلیمان اور عمر بن عبد العزیز خلافت حضرت حکم صحابی۔ چھ خلفاء کا دادا تھا اور لواطہ بھی کرواتا تھا اور علامہ جاناہ زاس صحابی پر جتنا فخر کرے۔ تھوڑا ہے۔

علامہ محمد علی جاناہاز سمرٹھائیں اور سہ تکمیل کھولیں

قاضی یحییٰ پکا اہلسنت تھا اور لواط بھی کرواتا تھا۔

شیو ملاحظہ ہو۔ حوالہ غلط ہو عدالت میں پھانسی کی سزا دے

اہلسنت کی معبر کتاب تاریخ بغداد <sup>۱۹۸</sup> ذکر یحییٰ بن اکثم

قلت ولان یحییٰ بن اکثم سلیمان البدعة یشغل مذهب اهل السنة  
والجماعة۔ کہ میں صاحب کتاب حافظ ابو بکر کہتا ہوں کہ جناب قاضی یحییٰ  
ہر قسم کی بدعت سے محفوظ تھے اور آپ بچے اہلسنت والجماعت تھے

یحییٰ بن اکثم قاضی بھی تھا اور لواط بھی کرواتا تھا

اہلسنت کی معبر کتاب تاریخ بغداد <sup>۱۹۸</sup> ذکر یحییٰ

اہلسنت کی معبر کتاب المحاضرات <sup>۱۹۸</sup> از راسخ اصقہانی

المحاضرات قال الامامون یحییٰ بن اکثم یعرض بدمن الذی یقول :-

کی عبارت اس قاضی یری الحد فی الزنا ولا یری علی من یلوط من باس

قال یر یا امیر المؤمنین هو الماحون احد بن ابی نعیم الذی یقول :-

امیرنا یرتشی دجا کما یلوط، والرأس شرماداس

لا أحب الجور ینقضی علی الامامة والی من آل عباس

ترجمہ: حضرت اماموں نے قاضی یحییٰ پر طعن کرتے ہوئے پوچھا کہ قاضی جی کون ہے

جو کہتا ہے کہ قاضی زنا کی حد جاری کرتا ہے اور لواط کرنے والے کو گتہا نہیں لکھتا۔



قاضی نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین بیا محمد بن ابی نعیم شافعی  
 جو یہ بھی کہتا ہے کہ ہمارا حاکم و مقرر ہے اور امیر ہمارا لونڈ  
 بازی کرتا ہے اور جب تک اس امت پر جو عباس کی حکومت ہے بیٹھے  
 دنیا سے قلم غستم ہونے کی امید نہیں ہے۔

## آسمانی خبر کہ قاضی بھی لواط کرواتا تھا۔

اہلسنت کی معتبر کتاب الحضارات <sup>۲۵۱</sup> ۱۰۰ المجلد الساتون نمبر  
 مامون عباس کے پاس ایک شیطان لڑکا بیٹھا تھا۔ مامون نے قاضی  
 بھی سے کہا کہ اس چھو کرے کی عقل کا اندازہ کرنے کی خاطر آپ کوئی  
 سوال فرمائیں۔ قاضی نے فرمایا کہ بولوبیٹا کیا خبر ہے۔ لڑکے نے کہا کہ  
 زمین کی یہ خبر ہے کہ تو لونڈ سے باز ہے اور آسمان کی خبر یہ ہے کہ تو  
 علت انبیہ کا مریض ہے۔ قاضی صاحب نے فرمایا کہ صحیح خبر کون سی  
 ہے۔ لڑکے نے کہا کہ آسمان کی خبر غلط نہیں ہو سکتی۔

## سنی مذہب میں جولوالم کروائے تو قضا کے ساتھ اسکی جائزہ

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری <sup>۱۳۶</sup> ۱۱۰۰ کتاب الصلوۃ میں لکھا ہے کہ  
 مفتی اعظم امام ازہری فرماتے ہیں کہ محنت یعنی جو لواط کرواتا ہو وقت ضرورت  
 اس کی امامت صحیح۔ مولوی محمد علی آنکھیں کھولیں جناب کے مذہب میں تو  
 لواط کروانے والا قاضی بھی ہو سکتا ہے اور امام مسجد بھی ہو سکتا ہے اور  
 اس قماش کا آدمی محب صحابہ اور پکا اہل سنت ہی ہو  
 سکتا ہے۔

مولوی جانا باز آنکھیں کھولیں آپ کے مذہب کا بڑا عالم  
 امام اعظم کا شاگرد عبدالعزیز مبارک بھی لواط کروا رہا تھا  
 ثبوت ملاحظہ ہو اگر حوالہ غلط ہے تو عدالت عالیہ میں سزا موت سنائے  
 اہلسنت کی معتبر کتاب المعاضرات ج ۹۹ لکھنؤ ثانی

المہاجر فہم بالانبياء لما استولى الناصر على طبرستان فوض  
 إلى عبد الله بن المبارك القضاء وكان يرمي بالانبياء  
 قال يا امير المؤمنين اننا احتاج إلى رجال اجلاء  
 يعينوني : فقال وقد بلغني ذالك -

ترجمہ : حاکم طبرستان نے عبداللہ بن مبارک کو قاضی بنایا اور عبداللہ علی ابنہ  
 کا مریض تھا اس نے حاکم سے کہا کہ سردار مجھے کچھ مردوں کی ضرورت ہے جو میری مدد  
 کریں حاکم نے فرمایا کہ مجھے اس طلب کی پہلے سے وجہ معلوم ہے ۔

نوٹ :- علامہ محمد علی جانا بزاز صاحب جناب بھی انصاف فرمادیں کہ جناب نے  
 شیعوں پر تہمت لگائی کہ وہ عورتوں سے لواط کرتے ہیں اور ہم نے تمہاری کتابوں  
 سے ثابت کیا ہے کہ تمہارے مذہب کے مرد خود لواط کر دیتے ہیں جناب کو ہم نے قاضی  
 یحییٰ بن اکثم فرض کیا ہے اور آپ فیصلہ صادر کریں کہ عورت سے اس کے شوہر کا  
 لواط کرنا زیادہ برا ہے یا صحابی کا ، یا عالم کا ، یا قاضی کا مرد ہو کر لواط کروانا  
 زیادہ برا ہے ۔

حکم صحابی زندہ باد ابن مبارک زندہ باد قاضی یحییٰ زندہ باد  
 قوم لوط زندہ باد



## قتل عثمان کا بدلہ اور انتقام لواط کے ذریعہ کیا جاتا ہے!

اہلسنت کی معتبر کتاب المباحثات ص ۲۵۳، الحد ۱۵  
 كان سكران يكي ويقول: لمعرف قتل عثمان! فقال له: فمخنت  
 ما كنت تفعل بهم. قال كنت ابيكهم! فقال المخنت: انا قتلته  
 فامتطىء وجعل يقول: يا ثارات عثمان! والمخنت يقول من تحتها  
 ان كنت وليتها الدم وهذه عقوبة فاني اقتل كل يوم عثماناً.  
 ترجمہ:- ایک مست رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ کاش مجھے حضرت عثمان کے قاتل  
 مل جاتے۔ ایک مخنت نے پوچھا کہ اگر وہ مل جائیں تو کیا کرے گا؟ مست نے  
 کہا کہ میں ان سے لواط کروں گا۔ مخنت نے کہا کہ حضرت عثمان کو میں  
 نے قتل کیا ہے؛ پس مست نے اس مخنت کو قتل کر کے بل ٹاڈا یا اور نعرہ  
 لگایا کہ یا ثارات عثمان۔ اور وہ مخنت اس کے نیچے کہہ رہا تھا کہ  
 اگر خون عثمان کا تو وارث ہے اور قتل عثمان کی اسی طرح تیری سزا  
 ہے تو میں ہر روز عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کروں گا۔

## جناب امیر معاویہ کی خاطر لواط کی سزا

اہلسنت کی معتبر کتاب المباحثات ص ۲۳۴، الحد ۱۵  
 ورفع رجل الى امره دراهم فلما كشف ايسره استعظمه  
 فامتنع، فقال له الرجل: اما انت ستدخله واما  
 ان تشتم معاوية فقال الصبر على الاستبداد  
 حال اهلوسون من شتم خالي وخال امير المؤمنين

فلما أحفله فيه قال: أخ يارب هذا في هوى وليك  
 قليل، اللهم اني قد بذلت نفسي من شتم معاوية فصبرني،  
 ترجمہ: ایک شخص نے لواط کے لیے ایک لڑکے کو کچھ روپیہ دے کر  
 راضی کر لیا، اور جب نالا کھول کر وہ تیار ہوا تو لڑکے نے اس کے آلہ  
 کو دیکھ کر کہا کہ یہ تو بہت بڑا ہے اور میں اس کو داخل نہیں ہونے  
 دوں گا۔ اس نے کہا کہ تم کو دو کام ضرور کرنے پڑیں گے یا اس کو داخل  
 کرو گا، اور یا معاویہ کو گالیاں دو۔ وہ لڑکا حضرت معاویہ کا  
 بہت عقیدت مند تھا، اس نے کہا کہ میرے ماموں اور مومنین  
 کے ماموں کو گالیاں دینے کی نسبت اس تیرے آلہ کے دخول کی  
 اذیت پر صبر کرنا آسان ہے پھر جب اس مرد نے داخل کر دیا  
 تو لڑکا کہنے لگا مائے میرے اللہ! تیرے ولی معاویہ کی محبت  
 میں یہ اذیت برداشت کرنا بالکل تھوڑی چیز ہے۔ اے میرے خدا  
 میں حضرت معاویہ سے گالیاں روکنے کی خاطر مروا رہا ہوں تو  
 مجھے صبر کی توفیق عطا فرما۔

نوٹ ۱۔ علامہ محمد علی جاناہاز صاحب بہت بڑے عالم ہیں  
 اور میں ان کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ وہ عورتوں کے لواط والے مسئلے  
 سے کچھ وقت بچا کر علت المشائخ کے موضوع پر بھی تحقیق فرماویں  
 اور اس سلسلہ میں ہماری کتابیں سہم مسموم اور قول مقبول کو  
 بھی ملاحظہ فرماویں۔ کتنے بلند پایہ ان کے پیرو بھائی ہیں جو علت  
 المشائخ کو اپنے بزرگوں کی سنت سمجھ کر اپنے لئے بہت بڑی  
 سعادت جانتے ہیں۔



## میدان نواط کا ایک بڑا پہچوان بنی معاویہ

اہل سنت کی معتبر کتاب البیہار والنجایہ صفحہ ۱۱۳ ذکر عبد الملک  
ولست یا الخليفة المستخفف یعنی عثمان ولا خليفته المداخن  
یعنی معاویہ ولا الخليفة العائون یعنی یزید بن معاویہ  
ترجمہ: امام النواصب ابن کثیر و مشقی فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان نے  
خطبہ میں کہا تھا کہ میں مثل عثمان کسزور خلیفہ نہیں ہوں اور مثل معاویہ  
مکار بھی نہیں ہوں اور مثل یزید گماندہ بھی نہیں ہوں۔ نوٹ: تاریخ الخطاء  
سید علی ذکر ولید بن یزید عبد الملک بن مروان بن مکرم میں لکھا ہے کہ  
امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ولید درحرم کافر نہ تھا بلکہ اشدھری با الحق والصلوٰۃ  
کہ وہ شراب پینے میں اور لونڈی بازی میں مشہور تھا۔ نیز اسی تاریخ  
میں لکھا ہے کہ ولید کے قتل کے بعد اس کے بھائی نے کہا تھا کہ ولید  
نے سیرے ساتھ بھی نواط کا ارادہ کیا تھا۔

محمد علی چاٹھاڑ کے مذہب میں محنت امام مسجد کا تحفظ۔

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۳۶ کتاب الصلوٰۃ  
قال الزهري لا فري ان يقضي خلف المنكث الا بالضرورة  
ترجمہ: امام سنی مذہب زہری فرماتے ہیں کہ قضا مجبوری محنت امام کے  
پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ نوٹ: کتاب عمدة القاری  
شرح بخاری ص ۶۶ کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ المنكث بالقبح من  
یوتی فی دبرہ کہ محنت رضی اللہ عنہ وہ بدنام ہے جس کی دہریں کیجائے  
اور کتاب اہم حدیث نعت الحدیث باب التمار جلد ۲ حکم امرؤف  
مقتد و حید الزمان میں لکھا ہے کہ محنت وہ ہے جسکی کوئی راستہ نہیں۔

# ذریعہ مروان کا بزرگان دین پر بوطہ کروا کار عوی

اہنت کی معتبر کتاب "تفریہ الانساب" صفحہ ۶۴

قد ذکرنا طبعی وبعضی شراح القانون ان بعض الصوابہ  
قد اتی بهذا الداء وشارع ذالك الخبر فقال له معالجہ ليس  
عليك شيء لان الاطباء والشارع قد جروا الشافكة والحقن قد  
ومثلها هذا وان كان مزجورا مفعلا لكن استهوت بذكره  
ترجمہ: جو ماہ عالم ہستی فرماتے ہیں کہ کتاب حاشیہ نسائی مبیع شاپی کھنوی  
میں لکھا ہے کہ حکیم مسیحی اور قانون ابوعلی سینا کے بعض شاگردین نے  
لکھا ہے کہ اُنہی کی بیماری کچھ بزرگان دین میں تھی۔ اور انکی اس بیماری  
کی شہرت بھی ہو گئی تھی۔

پس اُن بزرگان کو انکی معالجہ طیب نے فرمایا کہ گائے مرنے کا ایک کوئی  
گندہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اطباء اور حاکم شریعت نے کڑے وغیرہ کی پٹی اور حقے  
کی نلکی لگانے میں داخل کر دینی اجازت دی ہے۔ اور نسخہ کا اگر تامل بھی حقے  
کی نلکی کے مثل ہے۔ اگرچہ نسخہ سے گزرنے کو دینے کا تذکرہ کتاب میں تفصیل سے  
لکھا ہے۔ مگر اس بزرگ کی عزت کا خیال کرتے ہوئے اس کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔  
حضرت فاروق کے ماموں کی خلاف بوطہ کروانے کا عوی

اہنت کی معتبر کتاب مجمع الامثال ص ۲۱۱ باب فیما اولی القار  
اخنت من مصفایہ۔ ترجمہ: اہم اہل سنت علامہ میدانی نے  
فرماتے ہیں کہ اس مثل سے مراد حضرت فاروق کے ماموں حیان  
اور مکرّم صحابی کے والد محترم ابو جہل ہیں۔ ابو جہل کو اُنہی کی بیماری  
تھی اور اس کی ڈبر میں برص کے سفید داغ تھے اور برص والی جگہ کو  
دلتا تھا کہ کسی گاہک کو حضرت نہ ہو۔



# سنی علما کا شیطان علیؑ پر ایک اور بہتان کہ شیعہ مذہب میں نہایا بکیر جائز ہے اور وہ تزویج ہے

کتاب السنن حرمت متعصمۃ از ملاں مہروری اور تحقیق متعصمۃ  
از مفتی بشیر احمد اور متعصمۃ یا زنا صوار از فیض احمد اویسی۔ ان تینوں نے  
شیعہ خیر البریہ پر یہ بہتان باندھا ہے کہ بقول اویسی کے شیعہ مذہب  
میں زنا با بکیر جائز ہے اور ثبوت میں روایت پیش فرماتے ہیں کہ سفیوں کی  
کتاب ذریعہ کافی ص باب - میں لکھا ہے کہ ایک عورت عمر کے  
پاس آئی اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کرو۔ عمر نے رحم  
کا حکم دے دیا۔ پھر جناب حضرت علیؑ علیہ السلام کو اس قصہ  
کی خبر کر دی گئی تو آنجناب نے اس عورت سے پوچھا کہ تو نے  
کس طرح زنا کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں جنگل سے گزری اور  
مجھے سخت پیاس لگی میرے ایک بدو رھمراقی مدد سے  
پانی مانگا اور اس نے پانی دینے سے انکار کر دیا مگر وہ اس  
شرط پر پانی دینے کے لئے تیار ہوا کہ میں اس کو اپنے نفس پر قدرت  
دوں اور میرے ساتھ جو چاہے کرے۔ پھر جب پیاس نے مجھے بہت  
تنگ کیا اور مجھ کو اپنے مرنے کا خطرہ ہو گیا تو میں نے اس کو اپنے نفس سے  
جو وہ چاہے کرنے کی اجازت دے دی۔

فقال امیر المؤمنینؑ هذه تزویج و رب الکعبہ  
جناب امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم یہ تو تزویج ہے۔

نوٹ اس روایت کو پرستی ظاں اپنے مزاج کے مطابق رنگ روغن لگا کر اپنی ناقص تحقیق کی چکی میں شیعوں کو پیسنے کا دعویٰ کرتا ہے اور اب ہم اس روایت کا جواب پیش کر کے عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں جواب ۱۔ ارباب انصاف، شیخان علی کی تمام کتابیں علم فقہ کی حاضر ہیں اور تمام کتب فقہیہ میں لکھا ہے کہ زنا حرام ہے اور اس کی سزا رجم یا کوڑے ہیں۔ پس شیعوں پر یہ تہمت کہ وہ زنا کو حلال جانتے ہیں یہ نا انصافی ہے اور ہمارے مخالف کا ہمارے خلاف جھوٹ بول کر اپنے مصنوعی مذہب کی حفاظت کرنا یہ اس کی بڑھلا ہٹ ہے بلکہ شکست فاش ہے۔ جواب ۲۔ اس روایت میں یہ الفاظ ہذا "تزدوج" جو قابل اعتراض ہیں ان کا جواب یہ ہے کہ کسی کلام میں حروف تشبیہ محذوف کیا جاتا ہے ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہلسنت تحفۃ اشاعر عشرہ طرہ ۲۹۲ باب ۱۱ میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ کے حق میں فرمان رسالت صریحاً حروفی یہ کلام مجاز پر محمول ہے اور حرف تشبیہ محذوف ہے یعنی صریحاً کانہ حروفی مطلب یہ ہے کہ اے علیؑ تیرے ساتھ جنگ کرنا مثل میرے ساتھ جنگ کرنے کے ہے اور مشبہہ اور مضبوط یہہ کا تمام احکام میں برابر ہونا لازم نہیں ہے۔

ہم سفیر خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ ہذا "تزدوج" میں حرف تشبیہ محذوف ہے۔ یعنی ہذا کانہا تزدوج۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح تزدوج کے بعد جب عورت اپنے نفس پر مرد کو تمکین دیتی ہے تو عورت کے لئے گناہ نہیں ہے اور سزا نہیں ہے۔ اسی طرح جب عورت مجبور ہو اور اس کو اپنی ہلاکت کا خطرہ ہو



موت واقع ہوتے کا گمان ہوا اور وہ مرد کو اپنے نفس پر تمکین  
 دے دے تو اگرچہ نکاح نہ ہو مگر اس تمکین کے بعد اس عورت  
 کو گناہ نہیں ہے اور سزا نہیں ہے کیونکہ عورت مجبور ہے  
 اور جس طرح مجبوری کی حالت میں خنزیر کا گوشت کھانا  
 حلال ہے اسی طرح مجبوری کی حالت میں اس عورت کا  
 جماع کرنا حلال تھا کیونکہ اس کو پیاس کی شدت سے  
 موت واقع ہونے کا گمان ہو گیا تھا۔

ارباب انصاف یہ ہے حقیقت حال۔ مگر افسوس نادان ملاں۔ جھوٹ  
 بول کر اور زنا کو حلال کرنے کی شیعوں پر تہمت لگا کر اپنے بناوٹی  
 مذہب کی ہمتی ہوتی چوں کو پنچر لگانے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔  
**جواب مذکورہ روایت خود اہلسنت بھائیوں کی کتاب میں**  
**موجود ہے جو صفائی وہ اپنی کتاب کی بابت**  
**پیش کریں گے ہماری طرف سے کسی کو کافی سمجھیں**  
 ثبوت ملاحظہ ہو۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبی ص ۸۷ باب جوع  
 بکر و عمرانی علی میں لکھا ہے ابو عبد الرحمن السلمی کہتا ہے کہ عمر کے پاس  
 ایک عورت لائی گئی کہ جس کو پیاس نے مجبور کیا تھا اور وہ ایک چرواہا  
 کے قریب سے گزری اور پانی طلب کیا اور چرواہے نے پانی دینے  
 سے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ وہ عورت اس کو اپنے نفس پر  
 تمکین دے تو پانی دے گا اس عورت نے تمکین دی تو  
 عورت کو رجم کرنے کی بابت ہم سرے لوگوں سے مشورہ

کیا۔ جناب امیر المومنین حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ مجبور تھی اس کو چھوڑ دو۔  
پس عمر نے چھوڑ دیا۔ مصنف کتاب تہذیب الدین طبری عثمانی اس روایت  
کو لکھنے کے بعد یہ فرماتے ہیں۔ وهذا المحمول علی أنها أشرفت  
علی المہلاک لولم تفعل۔ کہ یہ روایت محمول ہے کہ عورت ہلاک ہونے  
کی قریب تھی اگر تمسکین نہ دیتی تھی۔ اسقط الحد لمكان الشبهة  
اور حد ساقط کی گئی۔ شبہ کی وجہ سے۔

نوٹ ۱۔ اس روایت میں بھی ہے اور شیخ کتب میں جو روایت ہے اس میں  
بھی ہے کہ عورت نے اپنے نفس بچا اس چرواہا کو تمسکین اس لئے  
دی کہ عورت پیاسی تھی۔ پانی کی خاطر مجبور تھی۔ پس اس لئے  
حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ فعل عورت کا عدم معصیت اور عدم سزا میں  
مثل تزویج ہے۔ اگر کوئی سنی مجبور ہو کر زنا کرے تو اس کا یہ مطلب  
نہیں ہے کہ سنی مذہب میں خنزیر اور زنا حلال ہے اور اس طرح  
تمام مسلمانوں کو یہ رعایت حاصل ہے اور صاحب تحفہ شامی شریعہ  
نے جلاء اباب رہے میں یہ تسلیم کیا ہے کہ حرکات اضطراری محل  
غناہ نہیں ہے اور ان پر شکایت نہیں ہوتی۔

قانون مشہور ہے کہ الضرورات تبیح المحظورات کہ مجبوری  
کے باعث منع کام بھی مباح ہو جاتا ہے۔  
جواب نمبر ۲ یہ روایت سند کے لحاظ سے ضعیف ہے  
مرواة العقول سے شرح کافی ملاحظہ کریں



سنی بھائیوں کی توپ کا ۲۲ واں گولہ کے متعلق

اور نیوگ میں فسق نہیں ہے

مولوی کرم دین سنی مؤلف کتاب آفتاب ہدایت نے یہ روزنامہ  
روایا ہے کہ متد اور نیوگ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جب ہم آریا ہنود پر  
نیوگ کا اعتراض کرتے ہیں۔ تو وہ جواب میں متد پیش کرتے ہیں  
جواب نیوگ شادی شدہ عورت سے اور متد غیر شادی شدہ عورت سے

نیوگ ہندو مذہب میں اس بے غیرتی کا نام ہے کہ شادی شدہ مرد کی اولاد  
نہیں ہے اور وہ اپنی بیوی کسی دوسرے مرد کے پاس صرف کہنے کے لئے روانہ کرتا ہے  
اور وہ عورت اس مرد سے زنا کر کے بچہ جنے اور اس کا بغیرت شوہر صاحب اولاد  
کہلاتے اور شوہر دار عورت سے جس طرح نکاح نہیں ہوتا اسی طرح اس سے متد  
بھی نہیں ہوتا اور جو سنی مولانا یہ فرماتا ہے کہ شیعہ مذہب میں شوہر دار عورت سے  
متد جائز ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا صاحب جھوٹا ہے بلکہ اس نے زنا کے  
تمام جھوٹوں پر ٹانگ بھیر دیا ہے۔

سنی علماء کا شیعوں کے خلاف ایک اچھا جھوٹ ملاحظہ ہو

مولوی خالد محمود سیالکوٹی اور مفتی بشیر پوری نے رسالہ تحقیق متد صلیبی  
شیعوں کے خلاف جھوٹ بول کر اپنے پنجس منہ کو مزید کس طرح گندہ فرمایا ہے کہ شیعوں  
کی فروع کافی جلد منویشیم ۲۵۲ میں لکھا ہے کہ شیعوں کے ہاں من اور بیٹوں سے نکاح  
حلال ہے۔

جواب سنی علماء کا شیعوں کے خلاف یہ سراسر مہبتان ہے

شیعوں کی تمام کتب حاضر ہیں اور تمام میں صاف لکھا ہے کہ ماں رچی  
اور دیگر تمام خواتین جس کے بھر پارہ نیر کی آخری آیات میں مگوہ حرام ہیں  
اور ان سے نکاح حرام ہے خود فروع کافی میں لکھا ہے حرام نکاح حرام ہے

جواب نمبر ۲۲ فقہ میں امام اعظم کا فتویٰ ہے کہ محارم سے نکاح

کے بعد جماع کرے تو کوئی سزا نہیں ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قادی قاضی خان جلد ۱۲۲ کتاب الحدود

والتزویج بذات رحمہم صدم نحو البنت والاخت والام  
والعصۃ والخالۃ لیسوا جاعلاً للاحد علیہ فی القول الی حقیقہ

ترجمہ اگر کوئی شخص ایسی عورت سے نکاح کرے جس سے نکاح کرنا حرام ہے

مثلاً ماں بیٹی بہن اور اس کے بعد بہتری بھی کرے اور یہ بھی کہے کہ میں

جانتا ہوں کہ یہ عورتیں مجھ پر حرام ہیں تو امام اعظم فرماتے ہیں کہ ایسے شخص

پر کوئی حد یعنی سزائے شرعی نہیں ہے۔ نیز اگر کوئی شخص شوہر یا عورت سے

نکاح کرے اور پھر بہتری کرے تو اس پر کوئی سزا نہیں ہے نیز اگر کوئی

شخص کسی عورت کو کرایہ پر لائے اور اس سے نکاح کرے امام اعظم فرماتے

ہیں کہ اس پر بھی سزا نہیں ہے نیز اگر کوئی شخص کسین بچی سے نکاح

کرے جو بہتری کے قابل نہ تھی اس پر بھی سزا نہیں ہے

نوٹ یہ اگرچہ حوالہ غلط ہو تو بے شک نہیں کسی چرچا ہے پر بھانسی چھائے

جواب نمبر ۲۲ ادا کین سپاہ صحابہ کا چٹا امام یزید بن معاویہ حرام قرار دیا تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ مولانا عبدالحی صفحہ ۱۹ ذکر عقیدہ در یزید

میں لکھا ہے کہ جب صحابہ کرام کو یزید کی شراب خوری اور ترک نماز

اور زلزلے محارم کی حالت معلوم ہوئی تو انہوں نے یزید کی بیعت توڑ

دی۔ نوٹ یہ نقل کفر کفر بنام شامی شریف کتاب النکاح میں لکھا ہے

کہ زمانہ جاہلیت کے چار نکاح بی بی عائشہ نے بیان کیے ہیں۔ یا قرآن میں نکاح

کے عقائد کا ذکر ہے اسی طرح کافی شریف میں راوی نے جہوسی مذہب کا غلط

طریقہ بیان کیا ہے۔





# مفتی بشیر پٹری کی کاشیوں کیلئے خاص نسخہ مقوی ذکر

اس ملا نے اپنے رسالہ تحقیق متعصبات میں شیعوں کو نسخہ مقوی ذکر شیعہ کتب سے تلاش کر کے پیش کیا ہے کہ کتاب شیعہ فروغ کافی ہے کتاب الذی والتجمل میں لکھا ہے کہ زبرد جوتا پہنوں اس سے بنیاتی تیز اور ذکر سخت ہوتا ہے اور کالے جوتے پہنے سے ذکر سست ہوتا ہے۔ پھر لکھا ہے کہ یہ بیماری طرفے تحفہ ہے۔

”مگر قبول افتد نہ ہے عز و شرف“  
شیعوں کی طرف سے پٹری کے پیر بھائیوں کیلئے

## خاص نسخہ مقوی دہر

اہل سنت کی معتبر کتاب علاج الامراض ص ۳۹۹ تلی و صوا شافی دوائے کہ صاحب علت ابنہ رافع و ہید و شافع اکثر ایت دوا استعمال می فرمودند کہ عیس آدمی کو مردانے کی بیماری ہو اور وہ دوا جو اس کے لیے مفید ہے اور شافع کرام زیادہ تر جس دوا کو استعمال فرماتے تھے وہ یہ ہے حکیم امین خان دہلی کے والد حکیم شریف خان نے اپنی خاص بیاض علاج الامراض فصل ہفتم مقام چہار و ہم میں لکھا ہے کہ گمل نیو فر خشک و ورم کشنیر و ورم و نیم تخم کاسنی و تخم خرفہ ہر ایک تین ورم اور گمل سرخ پانی ورم اور نیم اوقیہ سرکہ ان سب دواؤں کو کوٹ چھان کر ان میں سرکہ اور کچھ پانی ملائے اور ابنہ کے مریض کو عفت کجائے انشاء اللہ ناکام نہ ہوگا۔ مگر قبول افتد نہ ہے عز و شرف۔ نوٹ مفتی بشیر پٹری کے پیر بھائیوں کو دعوت انصاف ہے کہ شیعوں کو ان کے بزرگوں نے ذکر مضبوط کرنے کا نسخہ عطا فرمایا ہے اور شیعوں کو ان کے بزرگوں نے دہر مضبوط کر سکنا نہ ہوا۔



اعتراض: شیعوں میں ہے کہ مرد اپنی عورت کی شرمگاہ کو چوم سکتا ہے۔  
 - نوٹ: بقول اولیٰسی یہ شرمگاہ نہ ہوتی یہ تو پھر پیر کی زیارت گاہ ہوتی  
 جواب: سنی مذہب میں ہے۔ حوالہ ابھی فتویٰ برمنہ سے گزرا ہے۔ کہ مرد اپنی  
 عورت کے فتنہ میں اپنی شرمگاہ داخل کر سکتا ہے۔

نوٹ: جو متے کو دوستے ہیں سنی مذہب میں بہت کچھ حلال ہے۔  
 اعتراض: شیعوں میں عاریۃ الفرج حلال ہے۔ یعنی شرمگاہ دو مردوں  
 کو دنیا حلال ہے۔

یہ فرقہ کا صحیح مسئلہ ہے کہ کینز جس طرح کہہ رہے ہیں وہ حلال  
 ہوتی ہے اس طرح کینز سے بھی حلال ہوتی ہے۔ اور اس میں کیا قباحت  
 برائی ہے مسائل فقہ میں خود اہنت کا آپس میں بہت اختلاف ہے۔  
 اعتراض: متعدد مٹھی پر گندم پر بھی ہو سکتا ہے اور یہ بڑا سستا سودا ہے  
 جواب: صحابہ کرام مٹھی بھر کر بھڑو دیکر اور پاؤ بھر سونو دیکر متوزن تھے  
 اور مٹھی پر گندم پر نکاح بھی ہو سکتا ہے

اعتراض: متعدد بڑی بے حیائی اور بے عزتی ہے اور بے شرمی ہے

جواب: صحابہ کرام متوزن کے لئے اسلام میں متعدد کیوں حلال ہوا۔  
 اس میں شک نہیں بلکہ یہ اسلام میں متعدد حلال تھا۔ پس ہمارے  
 اہنت بھائی انصاف کی گسرون کو گند چھری سے ذبح نہ فرمائی۔  
 اور اس بات کا جواب دیں کہ تمام منکرات منہ کے خود  
 صحابہ کرام پر وارد ہوتے ہیں۔ اگر متعدد میں مقبول آپ کے  
 بے عزتی ہے تو اس چیز کو خدا تعالیٰ اور رسول پاک نے صحابہ کرام  
 کی ماں بہن کے لئے کس طرح جائز فرمایا تھا۔

# مؤلف رسالہ حذا کی مسئلہ مستند کے بارے عالم اسلام گزشتہ

ارباب انصاف بشیعہ مذہب حق اور سچا مذہب ہے۔ اور شیعہ قوم ایک غیور قوم ہے۔ اور اللہ پاک کی رحمت اور مولا حسنی کی نظرِ کرم سے باعزت طور پر دنیا میں زندہ ہے۔ اور زندہ رہیگی۔ اور چودہ سو سال سے بڑی دیر سے اختلافی مسائل میں اپنے عقیدہ پر قائم ہے۔ ورجب بھی کسی سنی عالم نے شیعہوں کے خلاف کوئی کتاب لکھی ہے۔ تو علماء شیعہ نے اس کا جواب لکھا ہے۔ تاکہ کوئی جو با جواب میں اپنے اچکھو اونٹ نہ سمجھ بیٹھے۔ اور کوئی سنی عالم یہ نہ سمجھے کہ ہماری اس کتاب کا شیعہ علماء جواب نہیں دے سکے۔ مسئلہ متعہ پر سنی علماء نے اپنی کتب مناظرہ میں خوب تبصرہ فرماتے ہیں۔ اور مسئلہ متعہ پر سنی علماء نے مشعلِ رسالہ اور کتابچے اور کتابیں بھی لکھی ہیں۔ اور اس کتاب کے مقدمہ میں دس عدد ان سنی علماء کی میں نے نشاندہی کی ہے۔ کہ جنہوں نے مسئلہ متعہ میں شیعہ کے خلاف خوب زہر افگنا ہے۔ اور مذہب شیعہ کے خلاف اس مسئلہ میں اتنا جھوٹ بولا ہے۔ کہ دنیا بھر کے جھوٹوں کے پستان نظر آتے ہیں۔ میں نے حدود انصاف میں ردِ مکر قرآن و سنت کی روشنی میں نکاح متعہ کی اباحت اور حجاز کو ثابت کیا ہے۔ اور سنی علماء کو دعوت لکھ ہے۔ کہ بے شک میرے اس رسالہ کا حرفِ بکرب جواب لکھیں۔ تاکہ تصویر کے دونوں رخوں پر غور و فکر کر کے مسلمان صحیح بات کو اپنا لیں۔

۱۹ ستمبر ۱۹۹۵ بروز منگل اس رسالہ کے مستودہ سے فراغت حاصل ہوئی۔  
خادمِ علماء شیعہ وکیل آل محمد علامہ غلام حسین نجفی، فاضلِ فہرہ رشیدیہ